وقف من المحشي للمكتبة الاسعدية آدامها الله وادام سلطانها آمين ثم آمين

بسم الله الرحمن الرحيم

قال الله تعالى حسنت مستقرا ومقاما

مقامات حریری محشی

بحاشیہ جدیدہ

از تالیف محمد ادریس کاندھلوی مدرس دار العلوم دیوبند

کان اللہ لہ ولوالدیہ

[illegible]

حاشیہ کے کل حقوق محشی کیلئے محفوظ ہیں

قیمت فی نسخہ [illegible]

ايضاح الرموز والعلامات وتصريح الاسماء والاشارات التي وقعت في اثناء التعليق على المقامات

ل	اشارة الى لسان العرب للامام الافريقي رحمه الله تعالى
مف	ايماء الى مفردات القران للامام الراغب رحمه الله تعالى
ق	تلويح الى القاموس
ن	اشارة الى النهاية للامام الجزري رحمه الله تعالى
ص	تلميح الى الصحاح للامام الجوهري رحمه الله تعالى
ج	كناية عن المنجد المختصر عن لسان العرب بوضع الرموز والعلامات للابواب والجموع والمفردات
ف	رمز الى فرائد اللغة فى الفروق الماخوذة من فقه اللغة للامام الثعالبى وكتاب السيد الجرجانى وغيرهما
س	اشارة الى السرتشى
ع	ايماء الى العبد الضعيف عفا الله عنه
مل	ايماض الى الملخص من ذلك كله

محمد ادريس كاندهلوى غفر الله له ولاهله

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي بيده الابداع والانشاء مالك الملك يؤتي الملك من يشاء وينزع الملك ممن يشاء والصلوة

والسلام على افضل الرسل وخاتم الانبياء

اما بعد

فلا يخفى على كافة الانام من الخواص والعوام ان مولنا نظام الملة والدين ظل الله في الارضين غياث الاسلام والمسلمين محي ملة خاتم الانبياء والمرسلين السلطان بن السلطان مير عثمان عليخان خلد الله ملكه وجعل الدنيا باسرها ملكه وشيد اركان دولته واطال بقاءه لاحياء دين نبيه وملته قد جمع الله فيه من اشتات الفضائل ما لم يوجد في الاواخر والاوائل وجعل يده الميمونة يد الايادي وكعبة امال العاكف والبادي حتى تواتر حديث فواضله في الامصار واشتهر خبر مكارمه في الاقطار اشتهار الشمس في نصف النهار وانتشر نشر افضاله التي لا تعد ولا تحصى انتشار العبير والمسك الاذفر فتعطرت منه مشام اهل العرب والعجم ومعاطس سكنة الحل والحرم واضحت بايامه رياض العلوم مزهرة وحدائق الدين ذات بهجة ونضرة ولما وصلت بلدة حيدرآباد صانها الله تعالى عن كل شر وفساد وعمرها الى يوم التناد وجدتها محط رحال الاماثل وملجأ الاجلة والافاضل يقصدون سلطانها من كل بلد سحيق ويأتون اليه من كل فج عميق فاحببت ان اهدي الى مجلسه الشريف وجنابه المنيف هدية التصنيف وتحفة التاليف فلم اجد شيئا سوى العلم الذي قد شغفني حبا والحكمة التي لم ازل بهما مذ ولدت صبيا فاهديت الى حضرة رفيع الجناب منيع الاعتاب هذا التطهير والعلق الوجيز المسمى

بالتعليقات العربية على المقامات الحريرية وعلم الكلام فيما يتعلق
بعقائد الاسلام ولطائف الحكم في اسرار نزول عيسى بن مريم صلى الله على نبينا و
عليه وسلم وكلمة الله في حياة روح الله وقصيدة لامية مسماة بعقد الجمان في
مدح نظام الملة وخير الاديان السلطان بن السلطان مير عثمان عليخان
ادام الله تعالى ظله ما كر الجديدان وتعاقب الملوان التي انشأتها قريحتي الجامدة و
فطنتي الخامدة فاكتسبت من حضرته شرف القبول فوق المتمنى والمامول وصدر
المنشور من حضرة العلية وسدته السنية باجراء الاربعين ما دمت حيا فنشكر الجزيل
عطائه وجميل حبائه وجزاه في الدارين احسن جزائه وجعل له لسان صدق عليا
امين ثم امين) وان هذا المملوك معترف بالبر والاحسان شاكر للتطول والامتنان ولا يزال يدعو
لكم بصميم القلب وخلوص الجنان كيف لا ولا تزال عوارفك تنطقني وفواضلك تذكرني
وتحرضني وانعم ما قيل

واحسن وجه في الورى وجه محسن ... وايمن كف فيهم كف منعم

واما انا فهكذا اقول

واحسن وجه وجه عثمان مفضل ... وايمن كف كف عثمان منعم

ايها الملك الجليل قد اطلق لساني برك الجزيل فقلت شاكرا لنوالكم وافضالكم
قصيدة ميمية اهديها مع اختها اللامية الى جنابكم فان رفعتموها الى سماء القبول
فهو عين المتمنى وغاية المامول

والسلام

الداعي محمد ادريس الكاندهلوي المدرس بدار العلوم الديوبندية كان الله له

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سَلَامٌ عَلٰی مَلِکٍ جَلِیْلِ الْمَکَارِمِ ۔۔۔ فَوَاضِلُہٗ مَعْرُوْفَۃٌ فِی الْعَوَالِمِ

سلام ہے ایسے عظیم اور محترم بادشاہ پر ۔۔۔ جس کے افضال و الطاف تمام جہانوں میں معروف و معلوم ہیں

وَیُدْعٰی لَہٗ فِیْ کُلِّ دَارٍ بِطَیْبَۃٍ ۔۔۔ وَقِبْلَتِ اِسْلَامٍ رَفِیْعِ الدَّعَائِمِ

اور جس کے لئے مدینہ طیبہ کے ہر گھر میں دُعا کیجاتی ہے ۔۔۔ اور علی ہذا مکہ معظمہ میں جو اسلام کا محترم قبلہ ہے

وَمَعْدَنِہٖ اُمِّ الْقُرٰی وَاِمَامِھَا ۔۔۔ وَاَوَّلِ بَیْتٍ مِّنْ بِنَاءٍ لِاٰدَمٍ

اور سلام کا معدن ہی اور تمام بستیوں کی اصل ہی اور جو سب سے پہلا گھر ہے جسکو حضرت آدم ؑ نے تعمیر فرمایا ہی اسمیں بھی حضور کیلئے دعا کیجاتی ہے

سَرٰی جُوْدُ عُثْمَانَ الْغَنِیِّ وَفَضْلُہٗ ۔۔۔ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی وَکُلِّ الْاَقَالِمِ

ہمارے اِس عثمان غنی کا جود و احسان مسجد اقصیٰ بلکہ ہر اقلیم تک پہونچ چکا ہے

وَیُدْعٰی لَہٗ فَوْقَ الْمَنَابِرِ جَھْرَۃً ۔۔۔ یُغَرِّدُ فِیْ اٰثَارِہٖ کَالْحَمَائِمِ

اور جسکے لئے ممبروں پر علی الاعلان دعا کیجاتی ہے اور ترنم کیساتھ خوش الحان کبوتروں کی طرح اسکے آثار کو گایا جاتا ہے

وَیُدْعٰی لَہٗ فِیْ کُلِّ مِحْرَابِ مَسْجِدٍ ۔۔۔ وَکَمْ ھٰکَذَا مِنْ زَاھِدٍ ثُمَّ عَالِمٍ

اور اُس کے لئے ہر مسجد کے محراب میں دعا کیجاتی ہے اور کتنے ہی زاہد اور عالم اُس کے لئے دعا کرنیوالے ہیں

وَکَاَیِّنْ یُرٰی کَدَاعٍ لِعُثْمَانَ مَلْکِنَا ۔۔۔ وَکَمْ صَائِمٍ بِالْیَوْمِ بِاللَّیْلِ قَائِمٍ

اور ہمارے بادشاہ عثمان علیخان کیلئے بہت سے دعا کرنیوالے نظر آئیں گے اور بہت سے روزہ دار اور قیام لیل کرنے والے دعا کرتے ہیں

وصار الثناء من قريش وهاشم

يمينا لقد فاق الملوك تكرما	فلله ذاك البر بحر المكارم

میں قسم کھاتا ہوں کہ یہ بادشاہ تمام بادشاہوں سے جود و احسان میں بڑھ گیا ہے گویا یہ بادشاہ دریائے مکارم ہے

شهيد لافضال المليك وجوده	اباطح بيت الله قبلة عالم

بیت اللہ جو کہ قبلہ عالم ہے اس کی وادیں بادشاہ کے افضال اور جود و سخا کی شاہد ہیں

مقام وبيت والحطيم وزمزم	وطيبة ختم المرسلين الاكارم

اور علی ہذا مقام ابراہیم اور بیت اللہ اور حطیم اور بیر زمزم اور مدینہ طیبہ بھی شاہد ہیں

ومیقات حج ذات عرق يلملم	وموضع اهلال السراة الهواشم

اور مواقیت حج بھی شاہد ہیں مثلاً ذات عرق اور یلملم اور وہ مقام جس جگہ سے بنی ہاشم احرام باندھتے ہیں

وجحفة شام ذو الحليفة بعدها	وتنعيم اعراب وقرن الاعاجم

اور جحفہ جو اہل شام کا میقات ہے اور ذو الحلیفہ اور تنعیم جہاں سے اہل مکہ اور قرن جہاں سے اہل نجد احرام باندھتے ہیں یہ بھی شاہد ہیں

وهذا اختصاص للمليك مسلم	فهل من مبار او فهل من مزاحم

یہ اس بادشاہ کی خصوصیت ہے جو سب کو مسلم ہے پس کیا کوئی بادشاہ مقابل اور مزاحم ہے۔ ہرگز نہیں

وعثمان ملك فاقد لنظيره	جواد كريم ما لهم من مساهم

حضور عثمان علیخان خود بھی اپنی کوئی نظیر نہ دیکھیں گے اسلئے کہ وہ ایسے جواد و کریم ہیں کہ کوئی اُن کا مماثل نہیں

وكل جميل من عطاياه ناسخ	لما شاع عن كسرى الملوك وحاتم

اس بادشاہ کی ہر عطا کسریٰ اور حاتم کی تمام عطاؤں کے لئے ناسخ ہے

	[illegible]	
فواضله اخجلن افضال وابل		فحسد كفيه ثقال الغمائم

بادشاہ کے احسانات نے بارش کے افضال کو شرمندہ کر دیا ہے حتی کہ بادل بادشاہ کے ان دو ہاتھوں پر حسد کرنے لگے ہیں کہ جن سے بادشاہ عطا کرتا ہے

ف ذات عرق اور یلملم اور جحفہ اور ذوالحلیفہ اور تنعیم اور قرن یہ سب مقامات ہیں جہاں سے حاجی حج کے لئے احرام باندھتے ہیں ۱۲

لَهُ الْجُوْدُ وَالْاِعْطَاءُ فِیْ کُلِّ سَاعَةٍ　　جَمَالُ الدُّنْیَا وَالدِّیْنِ جَمُّ الْمَکَارِمِ

بادشاہ ہر وقت جود و عطا میں مشغول ہے دنیا اور دین کے لئے جمال اور زینت ہے اور کثیر المکارم ہے

وَهَلْ یُدْرِكُ الْبَحْرُ الْعَظِیْمُ لِفَضْلِهٖ　　وَمَوْجُ الْعَطَایَا دَائِمًا بِالتَّلَاطُمِ

اور کیا دریا بادشاہ کے جود کا مقابلہ کر سکتا ہے ہرگز نہیں اسلئے کہ دریا میں کبھی کبھی تلاطم ہوتا ہے اور دریائے عطا شاہی ہمیشہ موجزن ہے

وَهَلْ یُدْرِكُ الْجُوْدُ الْغَزِیْرُ بِجُوْدِهٖ　　اِذَا مَا بَدَا مُسْتَمْطِرٌ بِالسَّوَاجِمِ

اور کیا عظیم بارش اس کے جود کا مقابلہ کر سکتی ہے کہ جب کوئی بارش طلب کرے

اِذَا مَا جَدَا عُثْمَانُ وَالْقَطْرُ هَامِرٌ　　یَدُوْمُ النَّدٰی وَالْقَطْرُ لَیْسَ بِدَائِمِ

جب عثمان علیخان مدظلہ بخشش کریں اور بارش ہو رہی ہو بارش منقطع ہو جائیگی اور عطا کا سلسلہ برابر جاری رہیگا

یُصَدِّقُ آمَالَ الْاَنَامِ بِجُوْدِهٖ　　وَهَلْ کُلُّ مُزْنٍ فِیْهِ جُوْدٌ لِشَائِمِ

اُمیدواران جود کی اپنے کرم سے تصدیق کرتا ہے اور کیا ہر بادل جب اس سے بارش کی امید کیجاتی ہے برستا ہے

وَلَا یَحْرِمُ الرَّاجِیْنَ مِنْ فَیْضِ فَضْلِهٖ　　وَلَا یَحْرِمُ الْاٰمَالَ نَیْلَ الْمَغَانِمِ

اُمیدواروں کو اپنے فیض عطا اور نوال عظیم سے محروم نہیں فرماتے

وَمُسْتَوْجِبٌ لِلشُّکْرِ مِنْ کُلِّ اٰمِلٍ　　بِاَفْضَالِهٖ کَالْهَاطِلَاتِ السَّوَاجِمِ

یہ بادشاہ اپنے ابرہائے کرم کے بارش کی وجہ سے ہر امیدوار سے شکر کا مستحق ہے

وَمَنْ یَحْتَرِثْ حَرْثًا مِنَ الْبِرِّ یَصْرِمْ　　دُعَاءً بِاِخْلَاصٍ وَّشُکْرَ الْمَبَاسِمِ

جو شخص احسان کی کاشت کرتا ہے تو دعاء مخلصانہ اور شکر دندانِ تبسم کنان کا ثمرہ حاصل کرتا ہے

وَحَقًّا عَلَیْنَا شُکْرُ عُثْمَانَ مُفْضِلٍ　　وَکُفْرَانُهٗ کُفْرَانُ رَبِّ الْعَوَالِمِ

اور ہمارے ذمہ حضور عثمان علیخان کا شکر واجب ہے اور آپ کی ناشکری خدا کی ناشکری ہے

ولم يشكر الله الذي ليس شاكرا | لمنعمه داب الكفور المراغم

جو اپنے محسن کا شکر گزار نہو وہ خدا کا بھی شکر گذار نہیں یہ طریق اُس ناسپاس کا ہے جو سب کے نزدیک ذلیل ہے

ولا خيل عندي ثم لا مال في يدي | فما الشكر الا بالدعاء لكارم

میرے پاس کوئی مال وغیرہ تو ہے نہیں جو شکریہ میں پیش کروں میرا شکر اپنے محسن بادشاہ کیلئے دعا ہے

دعاء من الداعي اذا كان غائبا | مجاب رواه مسلم عن اعالم

اور دعائے غائبانہ بہت جلد مقبول ہوتی ہے جیسا کہ صحیح مسلم میں حدیث موجود ہے

فوالله ما قصرت يوما بدعوة | باخلاص قلب ثم صدق التراجم

واللہ میں نے خالص قلب اور صدق لسان سے حضور کے لئے دعا کرنے میں تقصیر نہیں کی

ووالله ما اليت في شكر فضلكم | (ایلاء قسم عرف العرب ۱۲) وتلك يمين لست فيها باثم

اور واللہ شکر میں کوئی کمی نہیں کی   اور اس قسم میں میں حانث نہیں ہوں

دعاء محي الدين اية دعوة | دعاء باجماع الانام لعالم

حضور محی الملۃ والدین کے لئے دعا کرنا بالاتفاق تمام عالم کے لئے دعا کرنا ہے

دعاء لاحياء الكتاب وسنة | ونشر لاحكام لاحكم حاكم

اور حضور کے لئے دعا کرنا درحقیقۃ احیاء کتاب و سنت اور احکام خداوندی کے نشر کیلئے دعا کرنا ہے

واذلال كفر ثم اعزاز ملة | واعلاء حق ثم جم المكارم

اور تذلیل کفر اور اعزاز دین اور حق کے بلند کرنے کے لئے اور پھر تمام خوبیوں کے لئے دعا ہے

فلا زال في عز وتاييد ربه | بخمسة الاف وبيض العمائم

خدا کرے یہ بادشاہ ہمیشہ پانچ ہزار فرشتے سفید عماموں والوں سے خدا کی تائید میں رہے

عـه نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حق تعالیٰ نے مقام بدر میں پانچ ہزار فرشتوں سے مدد فرمائی تھی کما قال تعالیٰ یمددکم ربکم بخمسة آلاف من الملائكة مسومين اس شعر میں اسی قسم کی تائید الٰہی کی جانب اشارہ ہے

عـه اقتباس من قوله صلى الله عليه وسلم من لم يشكر الناس لم يشكر الله ۱۲

ولازال منصوراً بنصرٍ مؤزرٍ	شديداً على الحسّاد صعب الشكائم

اور خدا کرے یہ بادشاہ ہمیشہ مظفر و منصور رہے اور اپنے حاسدین کے حق میں نہایت شدید ہو

ولازال في حفظٍ بمشكورِ سعيه	شعائرُ دينِ الله كلُّ المعالم

اور خدا کرے اِس بادشاہ کی سعی مشکور سے تمام شعائر اسلام اور مآثر محفوظ اور سربلند رہیں

ولازال في ازهاقِ كفرٍ وبدعةٍ	وظلمةِ اشراكٍ على رغمِ راغمِ

اور کفر اور بدعت اور شرک کی ظلمت ہمیشہ زایل ہوتی رہے

وانفاذِ سهمٍ نافذٍ في نحورها	وتفليق هامِ الحاسدين بصارمِ

اور حق کے تیر باطل امور کے سینوں کو چھانتے رہیں اور حاسدین یک لخت فنا ہوتے رہیں

ولازال عثمانُ الغنيُّ برفعةٍ	واجنادُهُ ما انهلَّ وبلُ الغمائم

اور خدا کرے حضور عثمان غنی، اور آپ کے تمام لشکر قیامت تک سربلند رہیں آمین

وازكى سلامٍ ثم ازكى تحيةٍ	على خيرِ خلقِ الله افضلِ عالمِ

اور بہترین صلوۃ و سلام ہو اس ذات پر کہ جو برگزیدۂ عالم ہے

وآلٍ كرامٍ ثم صحبٍ اعاظمٍ	واتباعهم ما انهلَّ وبلُ السواجمِ

اور تمام آل کرام اور صحابۂ عظام اور تابعین پر جب تک بادلوں سے بارش برستی رہے یعنی قیامت تک

الداعي محمد ادريس كان الله له

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِذَا قِیْلَ اَیُّ النَّاسِ اَسْمٰی تَفَضُّلًا ۔۔۔ نَوَالًا وَّ فَیْضًا فَوْقَ وَبْلٍ مُّهَطَّلِ

جب یہ کہا جائے کہ کون شخص فضل اور بخشش اور فیض رسانی میں تیز بارش سے بڑھا ہوا ہے

اِذَا قِیْلَ اَیُّ النَّاسِ اَعْلٰی تَکَرُّمًا ۔۔۔ وَ فَضْلًا وَّ جُوْدًا فَوْقَ جُوْدٍ مُّسَلْسَلِ

جب یہ کہا جائے کہ کون شخص کرم اور فضل اور جود میں باران مسلسل سے بڑھا ہوا ہے

اِذَا قِیْلَ اَیُّ النَّاسِ کَعْبَةُ اٰمِلٍ ۔۔۔ مَطَافًا وَّ طَیْفًا عِنْدَ مَسْعًی وَّ مَرْمَلِ

جب یہ کہا جائے کہ کون شخص کعبہ امید ہے کہ جس کا امیدین طواف اور سعی اور رمل کرتی ہوں

اِذَا قِیْلَ اَیُّ النَّاسِ مَدْیَنُ مَاْرَبٍ ۔۔۔ فَیَسْقِیْ اُنَاسًا مِّنْ رِوَاءٍ مُّعَلَّلِ

جب یہ کہا جائے کہ مدین حاجات کون ہے کہ جو لوگوں کو آب کرم سے مکرر سہ کرر سیراب کرتا ہو

اِذَا قِیْلَ اَیُّ النَّاسِ اَمْضٰی عَزِیْمَةً ۔۔۔ کَنَبْلٍ بَرِیٍّ اَوْ حُسَامٍ مُّصَقَّلِ

جب یہ کہا جائے وہ کون ہے کہ جو اپنے ارادوں میں تیر اور صیقل کردہ تلوار سے بھی جلد گذرتا ہو

اِذَا قِیْلَ اَیُّ النَّاسِ اَمْضٰی عَزِیْمَةً ۔۔۔ کَسَهْمٍ یُّکَ فِیْ اَعْشَارِ قَلْبٍ مُّقَتَّلِ

جب یہ کہا جائے کہ وہ کون ہے کہ جو اپنے ارادوں میں اس طرح گذرتا ہو جیسے تیر نگاہ عاشق کے جگر میں پار ہوتا ہے

اِذَا قِیْلَ اَیُّ النَّاسِ اَنْکٰی نِکَایَةً ۔۔۔ اِذَا مَا بَدَا جَیْشُ الْهُمُوْمِ بِجَحْفَلِ

جب یہ کہا جائے کہ غموں کے لشکر کو سب سے زیادہ شکست دینے والا کون ہے

اِذَا قِیْلَ اَیُّ النَّاسِ اَرْجٰی تَحَصُّنًا ۔۔۔ اِذَا اَجْلَبَتْ خَیْلُ الْغُمُوْمِ بِرَجْلِ

جب یہ کہا جائے کہ وہ کون ہے کہ جس سے سب سے زیادہ پناہ کی اُمید ہو جبکہ غم اپنے سوار اور پیادوں کو لیکر کسی پر حملہ آور ہوتا ہے

اِذَا قِیْلَ اَیُّ النَّاسِ اَوْلٰی هَزِیْمَةً ۔۔۔ اِذَا مَا بَدَا وَجْهُ الرَّجَاءِ لِاٰمِلِ

جب یہ کہا جائے کہ وہ کون ہے جو سب سے پہلے امیدوار کے چہرے سے مغلوب ہوتا ہو

To: www.al-mostafa.com

اِذَا قِیْلَ اَیُّ النَّاسِ اَسْنٰی تَهَلُّلًا ۔ رَحِیْبٌ طَلِیْقٌ عِنْدَ تَسَآلِ سُؤَّلِ

جب یہ کہا جائے کہ وہ کون ہے کہ جسکے چہرہ پر چمک اور قلب میں انشراح سب سے زائد سائل کے سوال کے وقت ہوتا ہی

اِذَا قِیْلَ اَیُّ النَّاسِ اَوْفٰی بَشَاشَةً ۔ جَوَادٌ کَرِیْمٌ عِنْدَ تَهْطَالِ هُطَّلِ

جب یہ کہا جائے کہ وہ کون ہے کہ جب اس کا ابرِ کرم برستا ہو تو سب سے زیادہ بشاشت کے آثار اُس پر ظاہر ہوتے ہوں

اِذَا قِیْلَ اَیُّ النَّاسِ اَرْجٰی اِعَانَةً ۔ لِمُصْطَبِرٍ قَیْدِ الْمَصَائِبِ هَیْکَلِ

جب یہ کہا جائے کہ وہ کون ہے کہ جس سے گرفتار مصائب کی سب سے زیادہ اعانت کی اُمید ہو

اِذَا قِیْلَ اَیُّ النَّاسِ اَدْنٰی اِغَاثَةً ۔ اَسِیْرًا بِاَیْدِیْ کُلِّ غَمٍّ مُمَلْمِلِ

جب یہ کہا جائے کہ وہ کون ہے کہ جس سے ایسا اسیرِ غم کہ جسکو غموں نے مضطرب بنا رکھا ہو سب سے زیادہ فریاد رسی کی امید رکھتا ہو

اِذَا قِیْلَ اَیُّ النَّاسِ اَعْلٰی جَلَالَةً ۔ (اَسْنٰی) ۔ فَاِنْ یَّبْدُ لِلْاَبْطَالِ فِی الْحُلْمِ تَغُوْلِ

جب کہا جائے کہ وہ کون ہے کہ جسکی جلالت و ہیبت اسد جیسی ہو کہ دشمن اگر اس کو خواب میں بھی دیکھ لیں تو ہیبت اور جلال کی وجہ سے چلا اٹھیں

اِذَا قِیْلَ اَیُّ النَّاسِ اَعْلٰی شَهَامَةً ۔ فَفَاقَ الْعُلٰی بَلْ کُلَّ مَجْدٍ مُؤَثَّلِ

جب یہ کہا جائے کہ وہ کون ہے کہ علوِ منزلت اور رفعتِ شان میں معالی اور مراتبِ علیا سے بھی بڑھ گیا ہو

اِذَا قِیْلَ اَیُّ النَّاسِ اَوْلٰی رِوَایَةً ۔ رِوَایَةُ جُوْدٍ عَنْهُ تُرْوٰی بِاَوَّلِ

جب یہ کہا جائے کہ وہ کون ہے کہ جس کے جود و کرم کی روایت سب سے اوّل بیان کیجاتی ہو

اِذَا قِیْلَ اَیُّ النَّاسِ اَوْلٰی تَوَاتُرًا ۔ فَوَاضِلُهٗ مَرْوِیَّةٌ بِالتَّسَلْسُلِ

جب یہ کہا جائے کہ وہ کون ہے کہ جس کے احسانات تواتر کے ساتھ روایت کئے جاتے ہوں

اَشَارَتْ بِحَارٌ ثُمَّ وَبْلٌ مُّهَطَّلٌ ۔ لِمَلْكٍ بِاِجْمَاعِ الْاَنَامِ مُفَضَّلِ

تمام دریا اور بارشیں ایسے بادشاہ کی طرف اشارہ کریں گے کہ جو بالاجماع احسان کرنیوالا یا بہتر ہے

اَشَارَتْ غَمَامَاتٌ اِلٰی خَیْرِ وَابِلٍ ۔ جَوَادٍ وَّبِالْجُوْدِ الْغَزِیْرِ مُخَجِّلِ

اور تمام ابر ایسے ابرِ کرم کی طرف اشارہ کریں گے کہ جس کی فیاضی نے بارش کی سیلانی کو بھی شرمندہ کر دیا ہے

اَشَارَتْ رِمَاحٌ ثُمَّ سَیْفٌ مُّهَنَّدٌ ۔ لِسَیْفٍ عَلٰی هَامِ الضَّلَالِ مُسَلَّلِ

اور نیزے اور تلواریں ایسی تلوار کی طرف اشارہ کرینگی جو کہ منجانب اللہ گمراہی کے سر پر سونتی رہتی ہے

[illegible] ۱۲

أَشَارَتْ شُمُوسٌ ثُمَّ بَدْرٌ وَكَوكَبٌ ۔۔۔ اِلَى غُرَّةِ الْمَلْكِ الْأَغَرِّ الْمُحَجَّلِ

اور شمس و قمر اور کواکب تمامتر مبارک بادشاہ کی پیشانی کی طرف اشارہ کریں گے

لَقَدْ صِرْتُ مُشْتَاقاً لِتَصْرِيحِ اِسْمِهِ ۔۔۔ اِلَى مَا اصْطِبَارٌ لِلْفُؤَادِ الْمُسَلْسَلِ

میں اُس بادشاہ کے نام کی تصریح کا بیحد مشتاق ہوگیا ہوں، جلد تصریح کرو یہ قلب مضطرب کبتک صبر کرے

لَقَدْ هِمْتُ هَيْمَاناً لِتَشْرِيحِ وَصْفِهِ ۔۔۔ فَيَمْضِي آوَانٌ فَوْقَ حَقْبٍ مُطَوَّلِ

اُس کے نام کی تصریح کا اِسدرجہ مشتاق ہوگیا کہ تھوڑا سا وقت بھی اسّی سال سے زائد معلوم ہورہا ہے

وَقَالُوا لَكَ الْوَيْلَاتُ اِنَّكَ جَازِعٌ ۔۔۔ تشطیر علی بیت امرء القیس ۔۔۔ فَصَبْراً وَلَا تَهْلِكْ أَسىً وَتَجَمَّلِ

لوگوں نے مجھ سے کہا کہ افسوس تو گھبرا اٹھا، صبر کر، غم میں ہلاک مت ہو

فَذَاكَ نِظَامُ الْمُلْكِ عُثْمَانُ مَلْكُنَا ۔۔۔ لِوَاءٌ لِدِيْنٍ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ عَلٍ

وہ بادشاہ نظام الملک میر عثمان علیخان مدظلہ ہیں جو دین الٰہی کے ایک جھنڈے ہیں۔

وَعُثْمَانُ مَلْكٌ يَعْرِفُونَ سَنَاءَهُ ۔۔۔ كَبَدْرٍ مُنِيرٍ لَيْسَ يَخْفَى لِمُجْتَلِي

اُس بادشاہ کی رفعتِ شان کو لوگ ایسا پہچانتے ہیں جیسے بدر منیر کو،

وَعُثْمَانُ مَحْبُوبُ الْخَلَائِقِ كُلِّهِمْ ۔۔۔ تخمیس مجمل آخری مصرع ۔۔۔ مَلِيكٌ غَزِيرُ الدَّرِّ مَحْمُودُ شَمْأَلِ

حضور عثمان علیخان مدظلہ محبوب خلائق ہیں اور ایسے بادشاہ ہیں کہ جنکی عطا بھی نہایت کثیر اور اخلاق بھی نہایت شیریں

اِمَامُ الْهُدٰى مَلْكٌ أَجَلُّ وَاَجْلَلُ ۔۔۔ غَزِيرُ الْعَطَايَا مُسْتَغَاثٌ لِمُحِلِ

امام ہدایت ہیں معظم و محترم بادشاہ ہیں کثیر العطا ہیں۔ قحط زدہ کے لئے فریادرس ہیں۔

اِمَامُ الْوَرٰى لِلدِّيْنِ مَاوٰى وَمَلْجَأٌ ۔۔۔ مُكِبٌّ عَلٰى اِحْيَائِهِ غَيْرُ مُؤْتَلِي

امام الخلائق ہیں۔ دین کے ماوی و ملجا ہیں، احیاء دین وملت کی طرف پورے متوجہ ہیں۔

مِكَرٌّ مِسَحٌّ ثُمَّ عَذْبُ الْمَوَارِدِ ۔۔۔ وَمَلْكٌ مَتٰى يَسْتَرْفِدُ الْقَوْمُ يُجْزِلِ

نہایت شجاع۔ نہایت کریم۔ چشمہائے کرم نہایت شیریں، کوئی تھوڑا مانگتا ہے تو بہت دیتے ہیں۔

سَحَابٌ اِذَا مَا سَحَّ جُوْداً وَنَائِلاً ۔۔۔ وَمُزْنٌ مَتٰى يَسْتَقْطِرِ النَّاسُ يَهْطِلِ

عطا کیوقت حضور کی شان بادل جیسی ہوتی اگر کوئی قطرہ ہی طلب کرے تو کرم کی مسلسل بارش شروع ہوجاتی ہے

عزیز العطایا واعلیٰ بہ معول

عہ حضور کے لقب محی الملۃ والدین کی طرف اشارہ ہے ۱۲ منہ

إِذَا نَزَلَ الْإِنْسَانُ أَهْلًا وَرَاءَهُ	عسہ اجازہ علی مصراع ابی الطیب	وَيَمَّمَ عُثْمَانًا فَلَمْ يَتَرَحَّلِ

جب کوئی اپنے اہل کو پیچھے چھوڑ آئے اور حضور عثمان علیخان کا قصد کرے تو وہ مسافر نہیں ہوتا اسلئے کہ مسافر وہی ہے جو کسی اجنبی کا قصد کرے

وَقُلْتَ لَهُ لَمَّا نَزَلْتَ بِدَارِهِ	عسہ اجازہ علی مصراع البہاء زہیر	كَأَنِّي فِي أَهْلِي مُقِيمٌ وَمَنْزِلِي

اور اگر وہ شخص حضور کے پاس آکر اترے تو یقیناً یہ کہے گا کہ گویا میں گھر ہی میں مقیم ہوں۔

وَفِي النَّفْسِ حَاجَاتٌ وَفِيكَ فَطَانَةٌ	عسہ اجازہ علی مصراع ابی الطیب	سُكُوتِي بَيَانٌ عِنْدَ عُثْمَانَ مَفْضَلِ

میرے دل میں حاجتیں ہیں اور حضور کے قلب میں فہم و ادراک ہے حضور کے سامنے میرا سکوت ہی کافی بیان ہے

أَقَامَ بِنَاءَ الْآصِفِيَّةِ مَلْكُنَا		لِعُشَّاقِ تَنْزِيلٍ وَأَنْفَاسِ مُرْسَلِ

ہمارے بادشاہ نے کتبخانہ آصفیہ عاشقین قرآن اور عاشقین انفاس قدسیہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے قائم فرمایا ہے

بِهَا نُورُ قُرْآنٍ مَصَابِيحُ سُنَّةٍ		لَمِشْكٰوةُ مِصْبَاحٍ بِالْأَنْوَارِ تَنْجَلِي

اس کتبخانہ میں قرآن کا نور اور سنت کے چراغ موجود ہیں یہ کتبخانہ بمنزلہ ایک طاق کے ہے کہ جو کتب تفسیر حدیث کے انوار سے روشن ہے

وَإِرْشَادُ سَارٍ ثُمَّ عُمْدَةُ قَارِئٍ		مَشَارِقُ أَنْوَارٍ لَدَى كُلِّ أَمْثَلِ

اور یہ کتبخانہ اندھیری رات میں چلنے والے کیلئے رہنمائی اور پڑھنے والے کیلئے عمدہ ذخیرہ ہے کتب دینیہ پر مشتمل ہونیکی وجہ سے گویا یہ کتبخانہ مشارق الانوار ہے

خَرَجْتُ لَهَا أَمْشِي أَهُزُّ مَنَاكِبِي		تَمَتَّعْتُ مِنْ كُتُبٍ بِهَا غَيْرَ مُعْجَلِ

میں کتبخانہ کی طرف نہایت فرحت و مسرت کے ساتھ چلا اور اسکی کتابوں سے اطمینان کیساتھ نفع اٹھایا۔

فَأَوْضَحْتُ مِشْكٰوةً بِعِلْقٍ مُفَصَّلِ		صِحَابًا لِأَنْفَاسِ النَّبِيِّ الْمُبَجَّلِ

پس میں نے مشکوۃ شریف کا ایک مفصل حاشیہ سے حل کیا تاکہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے انفاس قدسیہ کی صحبت سے برکت حاصل کروں

جَزَى اللّٰهُ عَنَّا ذَا الْمَلِيكِ مَثُوبَةً		بِأَفْضَالِهِ فِي عَاجِلٍ وَمُؤَجَّلِ

خدائے تعالی اس بادشاہ کو دنیا اور آخرت دونوں میں جزائے خیر دے (آمین ثُمَّ آمین)

جَزَى اللّٰهُ عَنَّا مَلْكَ عُثْمَانَ دَائِمًا		مَثُوبَةَ خَيْرٍ دَائِمٍ لَمْ يُحَوَّلِ

اور خدائے تعالی ہمارے بادشاہ کو ہمیشہ ہمیشہ اس کا اجر عظیم عطا فرمائے (آمین ثم آمین)

وَلَا زِلْتَ لِلْإِسْلَامِ حِصْنًا مُحَصَّنًا	تشطیر	وَسَهْمُكَ فِي أَعْشَارِ كُفْرٍ مُقَتَّلِ

اور خدا کرے حضور اسلام کے لئے ہمیشہ حصن حصین رہیں اور کفر کے قلب میں حضور کے تیر ہمیشہ پار ہوتے رہیں

عسہ ارشاد الساری اور عمدۃ القاری یہ دونوں کتابیں صحیح بخاری کی شرح اور مشارق الانوار اور مصابیح السنۃ اور مشکوۃ حدیث کی نہایت مہتم بالشان کتابیں ہیں ان اشعار میں ان کتابوں کی طرف بھی اشارہ ہے جن سے مشکوۃ کے حاشیہ میں امداد لی گئی ۱۲

وَلَا زِلْتَ لِلْاِسْلَامِ يُمْنًا وَبَهْجَةً   بِعِزِّ عَزِيْزٍ ثُمَّ ذُلِّ الاسافلِ

اور خدا کرے جناب ہمیشہ اسلام کے لئے باعث برکت رہیں اور خدا کرے جو شخص آپکا باعث برکت ہونا تسلیم کرے وہ عزیز ہو اور جو...

وَلَا زِلْتَ لِلْاِسْلَامِ عِزًّا وَرِفْعَةً   عَلٰى كُلِّ حَالٍ رَغْمَ اَنْفِ الْمُنَكِّلِ

اور خدا کرے آپ اسلام کیلئے ہمیشہ باعث عزت و رفعت ہوں اور آپ کے دشمن اور اس کے منکر خاک آلود ہوتے رہیں

وَلَا زِلْتَ لِلْاِسْلَامِ حُسْنًا وَنَضْرَةً   كَاَنَّكَ لِلْاِسْلَامِ زِيُّ التَّجَمُّلِ

اور خدا کرے آپ ہمیشہ اسلام کے لئے حسن و جمال کا باعث رہیں گویا کہ آپ اسلام کے لئے ایک لباس فاخرہ ہیں

وَلَا زَالَ عُثْمَانُ الْغَنِيُّ بِرِفْعَةٍ   وَلَا زَالَ فِيْ عِزٍّ يَسُوْدُ وَيَعْتَلِيْ

اور خدا کرے حضور عثمان علیخان مدظلہ ہمیشہ رفعت اور عزت اور سیادت اور علو میں رہیں

وَلَا زَالَ فِيْ جَاهٍ قَوِيْمٍ وَشَوْكَةٍ   شَهِيْدٌ عَلَى الْاِخْلَاصِ قَلْبِيْ وَمِقْوَلِيْ

اور ہمیشہ جاہ و جلال اور شوکت کے ساتھ رہیں اس مخلصانہ دعا پر میری زبان اور قلب دونوں شاہد ہیں

وَصَلّٰى عَلٰى خَيْرِ الْاَنَامِ شَمَائِلًا   خِتَامٍ لِرُسُلِ اللّٰهِ اَوَّلِ مُرْسَلِ

اور خدائے تعالی افضل الخلائق پر رحمت نازل فرمائے جو کہ خاتم الانبیا بھی ہیں اور اوّل رسول بھی ہیں

وَصَلّٰى عَلٰى اَصْلِ الْكِرَامِ فَضَائِلًا   خِتَامٍ لِقَصْرِ الْوَحْيِ خَيْرِ مُكَمِّلِ

اور حق تعالی اس ذات پر رحمت نازل فرمائیں کہ جو تمام کمالات اور فضائل کا سرچشمہ ہیں اور قصر نبوت و وحی کیلئے بہترین مکمل ہیں

وَصَلّٰى عَلٰى نُوْرِ الْاَنَامِ مُحَمَّدٍ   اِذَا مَا سَرٰى بِاللَّيْلِ فَالطُّرْقُ تَنْجَلِيْ

اور خدا رحمت نازل کرے اس ذات پر کہ جو تمام مخلوق کیلئے نور ہے کہ رات میں راستے اس کے نور کی وجہ سے روشن ہو جاتے تھے

وَآلٍ وَاَصْحَابٍ كِرَامٍ اَجِلَّةٍ   مَدَى الدَّهْرِ مَا جَاءَ الصَّبَاحُ بِشَمْاَلِ

اور آپ کے آل اطہار اور اصحاب کرام پر قیامت تک رحمت نازل ہوتی رہے

الداعي

محمد ادريس الكاندهلوي المدرس بدار العلوم

الديوبندية كان الله له آمين

جید برقی پریس دھلی بلیماران میں چھپا

دیباچہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لله الذی خصّص بحسن البیان لسان العرب ۔ واودعها اسرار البلاغة ودلائل الاعجاز ولطائف الادب ۔ احمده وکیف احمده وقد اعجز عن وصف الآئه اللسان والجنان ۔ وعن کتابة نعمائه الاقلام والبنان ۔ واشکره وکیف اشکره وقد اعجز عن وصف افضاله ناظماً وناثراً ۔

وکیف لا احمده وله الحمد اولاً وآخراً ۔ وکیف لا اشکره وقد اسبغ علینا انعامه باطناً وظاهراً ۔ جعلتنا حائرین فی اشکر نعمائه نیطقنا ۔ واجلاله معجز لسننا ۔ وان اردنا ان نشکر فای آلائک نشکر ۔ وای نعمائک نذکر ۔ فقد لجئنا الی الاقرار بالتقصیر اعلاناً واسراراً ونرجو ان یغفر لنا ربنا انه کان غفاراً ۔

فیارب اوزعنی ان اشکر نعمتک التی انعمت علیّ وعلی والدیّ وان اعمل صالحاً ترضاه واصلح لی فی ذریتی انی تبت الیک وانی من المسلمین ۔

فایاک نستعین فی حمدک وایاک نستنصر فی شکرک ربنا انک تعلم ان باعنا قصیر ولو ان بعضنا لبعض ظهیر وانت المیسر لکل عسیر ونعم المولیٰ ونعم النصیر ۔

فالحمد لله الاکرم الذی علمنا بالقلم وعلمنا من البیان ما لم نعلم ومنحنا بفضله العظیم وجزیل الاکرام ۔ ما وصف به السفرة الکرام ان علیکم لحافظین کراماً کاتبین ۔ ووهبنا ما اکد شرفه بالاقسام لاسباغ الانعام علی سید الانام علیه افضل الصلاة والسلام ۔

ن والقلم وما یسطرون ما انت بنعمة ربک بمجنون ۔

نفحات الازهار علی نسمات الاسحار فی مدح النبی المختار فیارب صل وسلم علی مجمع بحار الفصاحة واساس البلاغة الفائق بخصائصه ودینه المحکم ۔ علی جمیع الانبیاء والمرسلین اولی العزم ۔ وعلی آله الطیبین الطاهرین ۔ وخلفائه الراشدین ۔ وصحابته المهتدین ۔ والذین اتبعوهم باحسان الی یوم الدین رضی الله تعالیٰ عنا وعنهم اجمعین ۔

اما بعد فان علم العربیۃ من اجلّ العلوم مقداراً وارفعہا منارا واکفاہ شرفا ان اللہ قد اصطفیٰ ہذہ اللسان لاشرف کتاب۔ وافضل من اوتی الحکمۃ وفصل الخطاب +

وبہا یکشف عن وجوہ عرائس القرآن الکریم وبہا یرفع اللثام عن المقصورات فی خیام اعجازہ الفخیم۔ وبہا یکشف القناع عن جمال جملات الذکر الحکیم۔ وبہا یبرز جمالہ ای ابراز وبہا یسفر عن وجوہ البلاغۃ والاعجاز۔ وہو الکشاف عن حقائق التنزیل۔ وہو الہادی الی اسرار التاویل ومدارک النظم الجلیل وبہ تیسیر الاتقان فی علوم القرآن۔ وہو الاساس لقصر احکام الاسلام وہو المناط لاستنباط الحلال والحرام وبہ یتوصل الی احادیث سید العرب والعجم۔ المبعوث الی کافۃ الامم بجوامع الکلم ومجامع الحکم۔ وبہ یتوسل الی شریعۃ الغراء وملتہ الحنیفیۃ الزہراء +

فلعمری من احبّ تنزیلہ وحدیث رسولہ الکریم فعلیہ ان یحبّ لسانہ بقلب صمیم +

وناہیک شرفا انہ قد اوحی بہا الی سید الانس والجان۔ وجعلت لسان الملائکۃ ولغۃ اہل الجنان +

فیا معشر الاخوان والخلان مالکم قد اعرضتم عن ہذہ اللسان ومالکم قد صدفتم عن علوم السنۃ والقرآن وعلوم الصحابۃ والذین اتبعوہم باحسان ومالکم قد اُشرب فی قلوبکم حبّ زمزمۃ البرطانیۃ ورطانتہا۔ والاغلوطات المنطقیۃ وتلمیعاتہا وتمویہات فلسفۃ الیونان ان ہی الا اسماء سمیتموہا انتم وآباؤکم ما انزل اللہ بہا من سلطان۔ وما احسن قول الحافظ ابن القیم رحمہ اللہ تعالیٰ +

واعجبا لمنطق الیونان ++ کم فیہ من افک ومن بہتان
مخبط لجید الاذہان ومفسد لفطرۃ الانسان
مضطرب الاصول والمبانی علی شفا ہار بناہ البانی
متصل العثار والتوانی کانہ السراب بالقیعان
بدا لعین الظمئ الحیران فامّہ بالظن والحسبان
یرجو شفاء غلۃ الظمآن فلم یجد ثمّ سوی الحرمان
فعاد بالخیبۃ والخسران یقرع سنّ نادم حیران
قد ضاع منہ العمر فی الامان وعاین الخفۃ فی المیزان

الم یاتکم کتاب من ربکم باظہر بینات واکبر حجج قرآن عربیّ غیر ذی عوج۔ الم یوخذ علیکم المیثاق بدراسۃ القرآن وتبیینہ للناس وعدم الکتمان۔ الم یاتکم مثل الذین نبذوہ وراء ظہورہم واشتروا بہ الاثمان الم یاتکم مثل الذین خلوا من قبلکم لیعتبر الم یضرب لکم الامثال لیتدبر۔

فلمثل هٰذا فليعمل العاملون - وفي ذٰلك فليتنافس المتنافسون - ثم لمّا رأيت كتاب المقامات لعمدة البلغاء وقدوة الخطباء وسحبان اوانه وبديع زمانه والاديب الاريب والمفلق اللبيب ابي محمد القاسم بن علي بن محمد بن عثمان الحريري البصري طاب الله ثراه وجعل الجنة مثواه - كتابا في صناعة الانشاء اي كتاب لا يوازيه ما صنّفه المفلقون والكُتّاب شهيرا في العالم كاشتهار الشمس في نصف النهار مسترا ولا بايدي الطالبين واولي الابصار -

شمّرت عن ساعد الجد واقتعدت غارب الجهد في حلّ مشكلاته وفتح مغلقاته وتحشيته وكشف عويصاته - واقتصرت هذا ابن ثلثين - في تعليق الكتاب + على ثلثين مقامة على قدر النصاب + وقصدت ترصيعه بجواهر آيات القرآن ذي الذكر - بتيسيره القرآن للذكر فهل من مدكر والتزمت ذكر المصادر والصلات والابواب والجموع والمفردات مع تحقيق مناسبة بين المعاني الاصلية والمجازية واشارةٍ الى الفروق بين المترادفات وعند تكرر اللغاتِ اقتصرت على حل الكتاب مخافة الاسهاب وسآمة الاحباب -

وها انا معترف باني ما جئت الا ببضاعة مزجاة فاوفوا لي الكيل من القبول - وتصدقوا عليّ بالصفح الجميل والغفران - والعفو عن زلل السهو والخطأ والنسيان - ان الله يجزي المتصدقين وانّ اغضاء الجفون على القذى وسحب الذيول على الاذى سُنّة اولي الاحلام والنهى - واقالة العثرات وجعلها تحت الاقدام - من شيم الاحرار والكرام + وها انا قد عرضت بضاعتي مع ازجائها وكسادها - ومع معرفتي بانها من سقط المتاع حقيق ان لا يُبَاع في سوق الادب ولا يبتاع - وحريٌّ ان لا يشترى بضفير + ولا يؤخذ بقطمير ولا نقير - وجدير ان يقرأ له ولستم بآخذيه الا ان تغمضوا فيه * ثم انّ هٰذا المنتظم في سلك العبيد والحاشية[ع] + والخدام والغاشية يلتمس في جنابكم ان لا تنسوه في استغفاركم بالاسحار وفي دعائكم بالعشي والابكار -

والله الكريم اسأل وبسيد انبيائه اتوسل ان يغفر لي خطيئتي يوم الدين رب هب لي حكما والحقني بالصالحين واجعل لي لسان صدق في الآخرين واجعلني من ورثة جنة النعيم ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم - وارجو من كرمه الجزيل ان يكون هذا التعليق من الثلاث

ع اي عبيد العلماء وحاشيتهم الخ ١٢

التی لا ینقطع عمل ابن آدم منها بعد الرحیل وان یجعلہ خالصا لوجہہ الجلیل وہو حسبی ونعم الوکیل

سبحان ربک رب العزة عما یصفون وسلام علی

المرسلین والحمد للہ رب

العالمین

بیراع العبد الضعیف المدعو محمد ادریس غفر اللہ لہ ولاھلہ امین +

نوطة

حدّ علم الادب

(عن الزمخشري والجرجاني)

علمُ الادبِ علمٌ يحترز به عن جميع انواع الخطأ في كلام العرب لفظاً وكتابةً وذلك انّ فائدة التخاطب والمحاورات في افادة العلوم واستفادتها لمّا لم تتبيّن للطالبين الّا بالالفاظ والكتابة واحوالهما كان ضبطُ احوالهما مما اعتنى به العلماء فاستخرجوا من احوالهما علوماً سمّوها بالعلوم الادبية تتعرّف منها التفاهم عمّا في الضمائر۔

تقسيم الادب وانواع العلوم الادبيّة

الادب نوعان نفسيٌّ وكسبيٌّ - فالنفسيُّ بتوفيق الله تعالىٰ يهبه لمن يريد وهو ما كان من محاسن الافعال الدالّة على كرم الطباع۔

والكسبيُّ ما استفادته الانفس من احاسن الاقوال الآخذة باعنّة القلوب والاسماع وهو الذي ترجمتُ في هذا الموضع ليقع ذكرهُ في النفوس احسن موقعٍ لترمقهُ لاجله العيونَ بالاجلال وتحمل النفوسُ به ميلهما اليه بتتابع الادلال۔

واما تقسيم الادب الكسبيّ فانهم اختلفوا في اقسامه فذكر ابن الانباري انها ثمانية وقسّمهُ العلامة الجرجاني الى اثنى عشر قسماً قال لعلم الادب اصولٌ وفروعٌ امّا الاصول فالبحث فيها اما (عن المفردات) من حيث جواهرها

عـــ كذا في كتاب علم الادب ١٢

ومواد ہا وہیآتہا فعلم اللغۃ - او من حیث صور ہا وہیآتہا فقط فعلم التصرف او من حیث انتساب بعضہا ببعض بالاصالۃ والفرعیۃ فعلم الاشتقاق - واما عن المرکبات علی الاطلاق) فاما باعتبار ہیأتہا الترکیبیۃ وتادیتہا المعانیہا الاصلیۃ فعلم النحو - واما باعتبار افادتہا المعانی مغایرۃ لاصل المعنی فعلم المعانی - واما باعتبار کیفیۃ تلک الافادۃ - فی مراتب الوضوح فعلم البیان - وعلم البدیع ذیل لعلمی المعانی والبیان وانمل تحتہما واما (عن المرکبات الموزونۃ) فاما من حیث وزنہا فعلم العروض او من حیث اواخرہا فعلم القوافی - واما الفروع فمنہا البحث فیہا اما ان یتعلق بنقوش الکتابۃ فعلم الخط او یختص بالمنظوم فالعلم المسمی بقرض الشعر او بالنثر فعلم الانشاء او لایختص بشیٔ فعلم المحاضرات ومنہ التواریخ -

موضوع علم الادب وارکانہ

(مقدمہ ابن خلدون راجع ص ۳ من تمہید علم الادب)

ہذا العلم لاموضوع لہ ینظر فی اثبات عوارضہ او نفیہا - وانما المقصود منہ عند اہل اللسان ثمرتہ وہی الاجادۃ فی فنی المنظوم والمنثور علی اسالیب العرب ومناحیہم فیجمعون لذالک من کلام العرب ما عساہ تحصل بہ الملکۃ من شعر عالی الطبقۃ وسجع متساو فی الاجادۃ ومسائل من اللغۃ والنحو مبثوثۃ اثناء ذلک متفرقۃ یستقری منہا الناظر فی الغالب معظم قوانین العربیۃ مع ذکر بعض من ایام العرب یفہم بہ مایقع فی اشعارہم منہا - وکذلک ذکر المہم من الانساب الشہیرۃ والاخبار العامۃ - والمقصود بذلک کلہ ان لایخفی علی الناظر فیہ شیٔ من کلام العرب ومناحی بلاغتہم اذا تصفحہ لانہ لاتحصل الملکۃ من حفظہ الابعد فہمہ فیحتاج الی تقدیم جمیع مایتوقف علیہ فہمہ - ثم انہم اذا ارادوا حد ہذا الفن - قالوا الادب ہو حفظ اشعار العرب واخبارہا والاخذ من کل علم بطرف یریدون من علوم اللسان او العلوم الشرعیۃ من حیث متونہا فقط اذ لامدخل بغیر ذلک من العلوم فی کلام العرب الا ماذہب الیہ المتاخرون عند کلفہم بصناعۃ البدیع فاحتاج صاحب ہذا الفن الی اصطلاحات العلوم لیکون قائما علی فہمہا -

وسمعنا من شیوخنا فی مجالس التعلیم ان اصول ہذا الفن وارکانہ اربعۃ دواوین وہی ادب الکاتب لابن قتیبۃ وکتاب الکامل للمبرد وکتاب البیان والتبیین للجاحظ وکتاب النوادر لابی علی القالی البغدادی وماسوی ہذہ الاربعۃ فتبع لہا - وفرع عنہا - وکتب المحدثین فی ذلک کثیرۃ - وقد الف القاضی ابو الفرج الاصبہانی کتابہ فی الاغانی - جمع فیہ اخبار العرب واشعارہم وانسابہم وایامہم ودولہم - ولعمری انہ دیوان العرب وجامع اشتات المحاسن والتاریخ والغناء وسائر الاحوال - ولایعدل بہ کتاب

في ذلك فيما نعلمه وهو الغاية التي يسمو اليها الادب ويقف عندها - والله اعلم ١٢

شرف الادب ومنافعه

قال تعالى لسان الذي يلحدون اليه اعجمي وهذا لسان عربي مبين - انا انزلناه قرآنا عربيا - وغير ذلك من الايات -

وروى ابن عباس رضي الله تعالى عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم احبوا العرب لثلاث لاني عربي والقرآن عربي وكلام اهل الجنة عربي - ذكره ابن عساكر في ترجمة زهير بن محمد بن يعقوب وقال شيخ الاسلام الحافظ ابن تيمية رحمه الله تعالى - قد روى السلفي من حديث سعيد بن العلا البردعي حدثنا اسحق بن ابراهيم البلخي حدثنا اسامة بن زيد عن نافع عن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما - قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من يحسن ان يتكلم بالعربية فلا يتكلم بالعجمية فانه يورث النفاق وروى ابو بكر بن ابي شيبة حدثنا عيسى بن يونس عن ثور عن عمر بن يزيد قال كتب عمر الى ابي موسى الاشعري رضي الله تعالى عنهما اما بعد فتفقهوا في السنة وتفقهوا في العربية وفي رواية عن عمر رضي الله تعالى عنه انه قال تعلموا العربية فانها من دينكم -

وروى البيهقي باسناد صحيح عن عطاء بن دينار قال قال عمر لا تعلموا رطانة الاعاجم وروى ابو بكر بن ابي شيبة حدثنا اسماعيل بن علية عن داود بن ابي هند ان محمد بن سعد بن ابي وقاص سمع قوما يتكلمون بالفارسية فقال ما بال المجوسية بعد الحنيفية - اه -

قال اكثم بن صيفي - الرجل بلا ادب شخص بغير آلة وجسد بلا روح - وقيل الادب اكرم الجواهر طبيعة وانفسها قيمة فاطلبوه فانه زيادة في الفضل والنباهة - ومادة للعقل ودليل على المروءة ونبهة للرأي وصاحب في الغربة وانيس في الوحدة وجمال في المحافل - واذا اكرمك الناس لمال او سلطان فلا يعجبك ذلك فان الكرامة تزول بزوالهما - وليعجبك اذا اكرموك لدين او ادب قال الشاعر ؎

اذا الفتى فاته مال يجمله ففي التأدب مما فاته خلف
هو اللباس الذي لا شيء يعدله والمفخر الذي فيه الفضل والشرف

قال عبد الملك لبنيه تأدبوا فان كنتم ملوكا برزتم وان كنتم اوساطا فقتم وان اعوزكم المعاش عشتم وقال بزرجمهر من كثر ادبه كثر شرفه وان كان وضيعا وبعد صيته وان كان خاملا وساد وان كان غريبا - وكثرت حوائج الناس اليه وان كان فقيرا - وقال الشاعر ؎

كم من حسيب وضيع القدر ليس له ... في العز بيت ولا ينمي الى نسب
قد صار بالادب المحمود ذا شرف ... غال وذا حسب محض وذا نشب
بحلي التأدب اقواما ذوي فهم ... حتى يساووا ذوي علياء في الرتب

ولآخر ؎

كن ابن من شئت واكتسب ادبا ... يغنيك محموده عن النسب
ان الفتى من يقول ها انا ذا ... ليس الفتى من يقول كان ابي

؎

لكل شيء زينة في الورى ... وزينة المرء تمام الادب
قد يشرف المرء بآدابه ... فينا وان كان وضيع النسب

؎

ليس الجمال باثواب تزيننا ... ان الجمال جمال العلم والادب
ليس اليتيم الذي قد مات والده ... بل اليتيم يتيم العلم والحسب

ترجمة صاحب المقامات

اعلم ان الحريري القاسم بن علي بن محمد بن عثمان البصري الامام ابو محمد الحريري ولد في حدود سنة ست واربعين واربع مائة. وكان في غاية في الذكاء والفطنة والفصاحة والبلاغة وتصانيفه تشهد بفضله وتقر بنبله وكفى بفضله شاهد المقامات التي فاق بها الاوائل واعجز الاواخر. وقد قال الزمخشري في مدحه ؎

اقسم بالله وآياته. ومشعر الحج وميقاته. ان الحريري حري بان. نكتب بالتبر مقاماته. قال ابن خلدون كان سبب وضعها ان ابا زيد السروجي ورد البصرة وكان شيخا ذا بليغا فصيحا فوقف في مسجد بني حرام فسلم ثم سأل الناس وفي المسجد عاص بالفضلاء فاعجبهم فصاحته وحسن صياغة كلامه وذكر اسر الروم ولده كما ذكر في المقامة الحرامية قال الحريري فاجتمع عندي عشية ذلك اليوم فضلاء فحكيت لهم ما شاهدت من ذلك السائل فحكى كل واحد انه سمع من هذا السائل في مسجد في معنى آخر فصلا احسن مما سمعت وكان يغير في كل مسجد زيه وشكله ويظهر في فنون الحيلة فضله فتعجبوا منه فانشأت المقامة الحرامية ثم بنيت عليها سائر المقامات وكانت اول شيء صنعه وذكر ابن الجوزي بعد هذا الكلام انه عرض الحرامية على الوزير انوشروان فاستحسنها وامره ان يضيف اليها ما شاكلها فتممها خمسين وقال ابن خلكان رأيت على ظهر نسخة المقامات بخطه انه صنفها للوزير جلال الدين عميد الدولة وهو ايضا وزير للمسترشد بالله والاصح هذه الرواية لانها بخطه انتهى وقيل رجع الى البصرة فصنع اربعين مقامة ثم عرضها عليه فاتهمه من حسده وقالوا ان كان صادقا فليصنع مقامة اخرى فقال نعم وجلس ببغداد اربعين ليلة وسود كثيرا فلم يصنع شيئا فعاد الى البصرة وعمل عشر مقامات فتبين فضله ومات بالبصرة في سادس رجب سنة ست عشرة وخمس مائة سنة ٥١٦ﻫ كذا في كشف الظنون ومفتاح السعادة والله اعلم.

ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذين سبقونا بالايمان ولا تجعل في قلوبنا غلا للذين آمنوا ربنا انك رؤف رحيم. آمين يا رب العلمين

وانا العبد الضعيف ابو الحسن محمد ادريس الكاندهلوي غفر الله له احد خدام دار العلوم الديوبند

قال عز وجل إن المتقين في مقام أمين

الحمد لله الذي وفقنا بفضله - ثم ببركة سيد رسله لطبع

[illegible]

المزينة بالحواشي والطرر الكافلة بحل عباراتها الغرر المسماة ب

[illegible]

[illegible]

وسقاهم رحيق الكرامة من عليه ونهله - وأحلهم دار المقامة من فضله

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم

اللهم إنا نحمدك على ما علمت من البيان

وَالْهَمْتَ مِنَ التِّبْيَانِ كَمَا نَحْمَدُكَ عَلَى مَا أَسْبَغْتَ

مِنَ الْعَطَاءِ وَأَسْبَلْتَ مِنَ الْغِطَاءِ وَنَعُوذُ بِكَ

مِنْ شِرَّةِ اللَّسَنِ وَفُضُولِ الْهَذَرِ كَمَا نَعُوذُ بِكَ مِنْ مَعَرَّةِ

اللكن وفضوح الحصر ونستكفي بك الافتتان باطراء

المادح واغضاء المسامح كما نستكفي بك الانتصاب

لازراء القادح وهتك الفاضح ونستغفرك من سوق

الشهوات الى سوق الشبهات كما نستغفرك

من نقل الخطوات الى خطط الخطيئات ونستوهب

منك توفيقا قائدا الى الرشد * وقلبا متقلبا مع الحق

ولسانا متحليا بالصدق ونطقا مؤيدا بالحجة واصابة

** ازاغ الله قلوبهم بالزاغ ابصر من اجد ما كادت تزيغ قلوب فريق منهم واذ زاغت الابصار ربنا لا تزغ قلوبنا والله اعلم

ذائدة عن الزيغ وعزيمة قاهرة عن هوى النفس

وبصيرة ندرك بها عرفان القدر وان تسعدنا

بالهداية الى الدراية وتعضدنا بالاعانة على

الابانة وتعصمنا من الغواية في الرواية

وَتَصرِفنا عَنِ السَّفاهَةِ فِي الفُكاهَةِ حَتّى نَأمَنَ حَصائِدَ

الأَلسِنَةِ وَنُكفَى غَوائِلَ الزَّخرَفَةِ فَلا نَرِدَ مَوارِدَ

مَأثَمَةٍ وَلا نَقِفَ مَوقِفَ مَندَمَةٍ وَلا نُرهَقَ

بِتَبِعَةٍ وَلا مَعتَبَةٍ وَلا نُلجَأَ إِلى مَعذِرَةٍ عَن بادِرَةٍ

اللّٰهُمَّ حَقِّق لَنا هٰذِهِ المُنيَةَ وَأَنِلنا هٰذِهِ

يقال بدرت اليه وبادرت اليه من باب نصر قال تعالى لا تاكلوها اسرافا وبدارا اي مسارعة وجمع

البغية ولا تضحنا عن ظلك السابغ ولا تجعلنا

مضغة للماضغ فقد مددنا اليك يد المسئلة

وبخعنا بالاستكانة لك والمسكنة واستنزلنا

كرمك الجم وفضلك الذي عم بضراعة الطلب

٨

الجميع والذكر والانثى وقد يثنى ويجمع على بشائر قال تعالى [illegible] والتشفيع يقال شفع له شفاعة طلب له.

وبضاعة الامل ثم بالتوسل بمحمد سيد البشر و
الشفيع المشفع في المحشر الذي ختمت به النبيين واعليت
درجته في عليين ووصفته في كتابك المبين
فقلت وانت اصدق القائلين وما ارسلناك
الا رحمة للعالمين اللهم فصل عليه وعلى آله الهادين
واصحابه الذين شادوا الدين واجعلنا لهديه وهديهم

٩

مُتَّبِعِينَ وَانْفَعْنَا بِمَحَبَّتِهِ وَمَحَبَّتِهِمْ أَجْمَعِينَ. إِنَّكَ

عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. وَبِالْإِجَابَةِ جَدِيرٌ. وَبَعْدُ فَإِنَّهُ

قَدْ جَرَى بِبَعْضِ أَنْدِيَةِ الْأَدَبِ الَّذِي رَكَدَتْ

فِي هٰذَا الْعَصْرِ رِيحُهُ. وَخَبَتْ مَصَابِيحُهُ. ذِكْرُ

الْمَقَامَاتِ الَّتِي ابْتَدَعَهَا بَدِيعُ الزَّمَانِ وَعَلَّامَةُ

هَمَذَانَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالَى وَعَزَا إِلَى أَبِي الْفَتْحِ الْإِسْكَنْدَرِيِّ

نَشْأَتَهَا وَإِلَى عِيسَى بْنِ هِشَامٍ رِوَايَتَهَا وَكِلَاهُمَا

مَجْهُولٌ لَا يُعْرَفُ وَنَكِرَةٌ لَا تَتَعَرَّفُ فَأَشَارَ مَنْ إِشَارَتُهُ حُكْمٌ

١١

وَطَاعَةٍ عَنَّتْ اِلٰی اَنْ اُنْشِیَ مَقَامَاتٍ اَتْلُو فِیهَا تِلْوَ الْبَدِیعِ

وَاِنْ لَمْ یُدْرِکِ الظَّالِعُ شَاْوَ الضَّلِیعِ فَذَکَرْتُهٗ بِمَا قِیْلَ

فِیْمَنْ اَلَّفَ بَیْنَ کَلِمَتَیْنِ وَنَظَمَ بَیْتًا اَوْ بَیْتَیْنِ وَ

اسْتَقَلْتُ مِنْ هٰذَا الْمَقَامِ الَّذِیْ یَحَارُ الْفَهْمُ وَیُفْرِطُ

الْوَهْمُ وَیُسْبَرُ غَوْرُ الْعَقْلِ وَتَتَبَیَّنُ قِیْمَةُ الْمَرْءِ فِی

الْفَضْلِ وَیَضْطَرُّ صَاحِبُهٗ اِلٰی اَنْ یَّکُوْنَ

کَحَاطِبِ لَیْلٍ اَوْ جَالِبِ رَجْلٍ وَخَیْلٍ وَقَلَّمَا سَلِمَ

مكثارٌ او اُقيل له عثارٌ فلمّا لم يُسعف بالاقالة ولا

اُعفي من المقالة لبّيت دعوته تلبية المطيع وبذلت

في مطاوعته جهد المستطيع وانشأتُ على ما اُعانيه

من قريحةٍ جامدةٍ وفطنةٍ خامدةٍ ورويّةٍ ناضبةٍ

وهمومٍ ناصبةٍ خمسين مقامةً تحتوي على جدّ

القول وهزله ورقيق اللفظ وجزله وغرر البيان

ودرره وملح الادب ونوادره الى ما وشّحتها به

من الآيات ومحاسن الكنايات ورصّعته فيها

To: www.al-mostafa.com

مِنَ الأَمْثَالِ العَرَبِيَّةِ وَاللَّطَائِفِ الأَدَبِيَّةِ وَالأَحَاجِيِّ
النَّحْوِيَّةِ وَالفَتَاوَى اللُّغَوِيَّةِ وَالرَّسَائِلِ المُبْتَكَرَةِ
وَالخُطَبِ المُحَبَّرَةِ وَالمَوَاعِظِ المُبْكِيَةِ ◆ وَالأَضَاحِيكِ
المُلْهِيَةِ ◆ مِمَّا أَمْلَيْتُ جَمِيعَهُ عَلَى لِسَانِ أَبِي زَيْدٍ
السَّرُوجِيِّ ◆ وَأَسْنَدْتُ رِوَايَتَهُ إِلَى الحَارِثِ بْنِ
هَمَّامٍ البَصْرِيِّ ◆ وَمَا قَصَدْتُ بِالإِحْمَاضِ فِيهِ

الا تنشيط قارئيه + وتكثير سواد طالبيه + ولم

اودعه من الاشعار الاجنبية الا بيتين فذين +

اسست عليهما بنية المقامة الحلوانية + واخرين

توأمين ضمنتهما خواتم المقامة الكرجية + وما

عدا ذلك فخاطري ابو عذره + ومقتضب حلوه ومره

١٥

وهذا مع اعترافي بأنّ البديع رحمه الله سبّاق

غاياتٍ + وصاحب آياتٍ + وأنّ المتصدّي بعده

لإنشاء مقامة + ولو أوتي بلاغة قدامة + لا يغترف

إلّا من فضالته + ولا يسري ذلك المسرى إلّا بدلالته

ولله درّ القائل ـ فلو قبل مبكاها بكيت صبابةً

بسعدى شفيت النفس قبل التندّمِ + ولكن بكت

قبلي فهيّج لي البكا + بكاها فقلت الفضل للمتقدّمِ

وأرجو أن لا أكون في هذا الهذر الذي أوردته +

والمورد الذي توردته + كالباحث عن حتفه بظلفه

والجادع مارن أنفه بكفه + فالحق بالأخسرين أعمالا

وفي حديث الزكوة ليس في العوامل شيء جمع عاملة وهي البقرة التي يستقى عليها ويحرث والله اعلم ١٢ ل-

١٧

الذين ضل سعيهم في الحياة الدنيا وهم يحسبون أنهم

يحسنون صنعا * على أني وإن أغضى لي الفطن المتغابي

ونضح عني المحب المحابي * لا أكاد أخلص من غمر جاهل

قوله غمر بالضم وسكون الميم الذي لم يجرب الأمور الجمع أغمار وفي حديث ابن عباس رضي الله تعالى عنه ان اليهود قالوا للنبي صلى الله عليه وسلم لا يغرنك ان قتلت

أَوْ ذِي غِمْرٍ مُتَجَاهِلٍ + يَضَعُ مَتَى لِهَذَا الْوَضْعِ + وَيَلُدُّ دَمُ

بِأَنَّهُ مِنْ مَنَاهِي الشَّرْعِ + وَمَنْ نَقَدَ الْأَشْيَاءَ بِعَيْنِ

الْمَعْقُولِ + وَأَنْعَمَ النَّظَرَ فِي مَبَانِي الْأُصُولِ + نَظَمَ

هَذِهِ الْمَقَامَاتِ + فِي سِلْكِ الْإِفَادَاتِ وَسَلَكَهَا مَسْلَكَ

الْمَوْضُوعَاتِ + عَنِ الْعَجْمَاوَاتِ وَالْجَمَادَاتِ + وَلَمْ

١٨

يُسْمَعُ مَنْ نَبَا سَمْعُهُ عَنْ تِلْكَ الْحِكَايَاتِ + أَوْ
أَلَمْ يَرْوِهَا فِي وَقْتٍ مِنَ الْأَوْقَاتِ + ثُمَّ إِذَا
كَانَتِ الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ + وَبِهَا انْعِقَادُ
الْعُقُودِ الدِّينِيَّاتِ + فَأَيُّ حَرَجٍ عَلَى مَنْ أَنْشَأَ
مُلَحًا لِلتَّنْبِيهِ + لَا لِلتَّمْوِيهِ + وَنَحَا بِهَا مَنْحَى التَّهْذِيبِ
لَا الْأَكَاذِيبِ + وَهَلْ هُوَ فِي ذٰلِكَ إِلَّا بِمَنْزِلَةِ مَنِ
انْتَدَبَ لِتَعْلِيمٍ + أَوْ هَدَى إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ
شِعْرٌ + عَلَى أَنِّي رَاضٍ بِأَنْ أَحْمِلَ الْهَوَى + وَأَخْلُصَ

معه لا على ولا ليا * وبالله اعتضد * فيما
اعتمد * واعتصم مما يصم واسترشد * الى ما
يرشد * فما المفزع الا اليه * ولا الاستعانة
الا به * ولا التوفيق الا منه * ولا الموئل الا هو
عليه توكلت واليه انيب * وبه نستعين وهو
نعم المعين

٣٠

المقامة الاولى الصنعانية

حدث الحارث بن همام قال لما اقتعدت غارب الاغتراب . وانأتني المتربة عن الاتراب . طوحت بي طوائح الزمن . الى صنعاء

إلى صنعاءِ اليمن + قد خلتها خاوي الوفاض +

بادي الانفاض + لا أملكُ بُلغةً + ولا أجدُ

في جرابي مُضغةً فطفقتُ أجوبُ طُرقاتها مثلَ

٢٢

٢٣

قوله مسارح اعلم ان المسرح ... الواحدة ... ثم جعل لكل رسال قال

الهائم • واجول في حومة تهاجي لأن الحائم و

آرود في مسارح لمحاتي • ومسايح غدواتي

وروحاتي • كريماً أخلق له ديباجتي • وأبوح

قوله كريما - اعلم ان الجواد هو الذي يعطي مع السؤال والكريم بلا سؤال - والليثا الكريم الذي يفعل الفعل ينفع غيره بلا نفع يعود اليه ...

إِلَيْهِ بِحَاجَتِي + أَوْ أُدْنِيَا لِفَرْجِ رُؤْيَتِهِ غُمَّتِي +

وَتَرْوِي رِوَايَتُهُ غُلَّتِي حَتَّى أَدَّتْنِي خَاتِمَةُ الْمَطَافِ +

وَهَدَتْنِي فَاتِحَةُ الْأَلْطَافِ إِلَى نَادٍ رَحِيبٍ +

يَحُومُ على زِحامٍ ونَحِيبٍ . فوَلَجْتُ غابةَ الجَمْعِ

لأَسْبُرَ مَجْلَبَةَ الدَّمْعِ . فرأيتُ في بُهْرةِ الحَلْقةِ

شَخْصًا شَخْتَ الخِلْقةِ عليهِ أُهْبةُ السِّياحةِ

وَلَهُ رَنَّةُ النِّيَاحَةِ . وَهُوَ يَطْبَعُ الأَسْجَاعَ

بِجَوَاهِرِ لَفْظِهِ . وَيَقْرَعُ الأَسْمَاعَ بِزَوَاجِرِ وَعْظِهِ

وَقَدْ أَحَاطَتْ بِهِ أَخْلَاطُ الزُّمَرِ . إِحَاطَةَ الهَالَةِ

بِالقَمَرِ . وَالأَكْمَامِ بِالثَّمَرِ . فَدَلَفْتُ إِلَيْهِ لِأَقْتَبِسَ

مِن فوائدِهِ * والتقطَ بعضَ فرائدِه * فسمعتهُ

يقولُ حينَ خبَّ في مجالِه * وهدرت

شقاشقُ ارتجالِه * ايُّها السادرُ في غُلوائِهِ

السادلُ ثوبَ خُيلائِهِ الجامحُ في جهالاتِهِ الجانحُ

الى خُزعبلاتِهِ الامَ تستمرُّ على غيِّكَ وتستمرئُ

مرعى بغيك وحمام تتناهى في زهوك ولا

تنتهي عن لهوك تبارز بمعصيتك مالك

ناصيتك وتجتري بقبح سيرتك على عالم

سريرتك وتتوارى عن قريبك وانت بمرأى

رقيبك وتستخفي من مملوكك وما تخفى خافية

٢٩

عَلى مُدلّك أتظنّ أن ستنفعك حالك إذا آن

ارتحالك أو ينقذك مالك حين توبقك

أعمالك أو يغني عنك ندمك إذا زلّت قدمك

أو يعطف عليك معشرك يوم يضمّك محشرك

هلّا انتهجت محجّة اهتدائك + وعجّلت معالجة

دائك وفللت شباة اعدائك وقد عتت

نفسك فهي اكبر اعدائك اما الحمام ميعادك

فما اعدادك وبالمشيب انذارك فما اعذارك

وفي اللحد مقيلك فما قيلك والى الله مصيرك

فمن نصيرك طالما ايقظك الدهر فتناعست

٣١

وَجَذَبَكَ الوَعْظُ فَتَقَاعَسْتَ وَتَجَلَّتْ لَكَ العِبَرُ

فَتَعَامَيْتَ وَحَصْحَصَ لَكَ الحَقُّ فَتَمَارَيْتَ وَ

أَذْكَرَكَ المَوْتُ فَتَنَاسَيْتَ وَأَمْكَنَكَ أَنْ تُوَاسِي

فَمَا آسَيْتَ تُؤْثِرُ فَلْسًا تُوعِيهِ عَلَى ذِكْرٍ تَعِيهِ

وَتَخْتَارُ قَصْرًا تُعْلِيهِ عَلَى بِرٍّ تُولِيهِ وَتَرْغَبُ

عن هادٍ تستهدِيه إلى زادٍ تستهدِيه وتغلّب

حبّ ثوبٍ تشتهيه على ثوابٍ تشتريه

يواقيت الصّلات أعلق بقلبك من مواقيت

الصّلوة ومغالاة الصّدقات آثر عندك

من موالاة الصّدقات + وصحاف الألوان

أشهى إليك من صحائف الأديان ودعابة

الأقران آنس لك من تلاوة القرآن تأمر

بالعرف وتنتهك حماه وتحمي عن النكر ولا

تَحَامَاهُ وَتَزَحْزَحَ عَنِ الظُّلْمِ ثُمَّ تَغْشَاهُ وَتَخْشَى

النَّاسَ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَاهُ ثُمَّ اَنْشَدَ

تَبًّا لِطَالِبِ دُنْيَا + ثَنَى اِلَيْهَا انْصِبَابَهْ

مَا يَسْتَفِيقُ غَرَامًا بِهَا + وَفَرْطَ صَبَابَهْ وَلَوْ دَرَى

لَكَفَاهُ + مِمَّا يَرُومُ صُبَابَهْ + ثُمَّ اِنَّهُ لَبَدَ

...بقية الشرب في القصعة او الجفنة والصبابة بقية الماء وغيره في الاناء...

عَجَاجَتَهُ وَغَيْضِ مُجَاجَتِهِ وَاعْتَضَدَ بِشَكْوَتِهِ

وَتَأَبَّطَ هِرَاوَتَهُ فَلَمَّا رَنَتِ الْجَمَاعَةُ إِلَى تَحَفُّزِهِ وَرَأَتْ

تَأَهُّبَهُ لِمُزَايَلَةِ مَرْكَزِهِ أَدْخَلَ كُلٌّ مِنْهُمْ يَدَهُ

فِي جَيْبِهِ فَأَفْعَمَ لَهُ سَجْلًا مِنْ سَيْبِهِ وَقَالَ اصْرِفْ

هٰذَا فِي نَفَقَتِكَ أَوْ فَرِّقْهُ عَلَى رُفْقَتِكَ فَقَبِلَهُ

مِنهُم مُغضِبًا + وَانثنى عَنهُم مُثنيًا وَجعَل يُوهِمُ

مَن يُشَيِّعُهُ + يَخفَى عَلَيهِ مَهيَعُهُ وَيُسَرِّبُ مَن

يَتبَعُهُ لِكَي يَجهَلَ مَربَعَهُ (قَالَ الحَارِثُ بنُ هَمَّامٍ)

فَاتبَعتُهُ مُوَارِيًا عَنهُ عَيَانِي + وَقَفَوتُ اثَرَهُ

مِن حَيثُ لَا يَرَانِي حَتَّى انتَهَى اِلَى مَغَارَةٍ

٣٥

فانسابت فيها على غرارة فامهلته ريثما خلع نعليه وغسل

رجليه ثم هجمت عليه فوجدته مثافنا

لتلميذ على خبز سميذ وجدي حنيذ وقبالتهما

خابية نبيذ فقلت له يا هذا ايكون ذاك

خبرك وهذا مخبرك فزفر زفرة القيظ وكاد يتميز

مِنَ الْغَيْظِ وَلَمْ يَزَلْ يُحَمْلِقُ إِلَيَّ حَتَّى خِفْتُ أَنْ يَسْطُوَ

عَلَيَّ فَلَمَّا أَنْ خَبَتْ نَارُهُ وَتَوَارَى أُوَارُهُ أَنْشَدَ

لَبِسْتُ الْخَمِيصَةَ أَبْغِي الْخَبِيصَهْ ✦ وَأَنْشَبْتُ شِصِّي

فِي كُلِّ شِيصَهْ ✦ وَصَيَّرْتُ وَعْظِي أُحْبُولَةً ✦

أُرِيغُ الْقَنِيصَ بِهَا وَالْقَنِيصَهْ ✦ وَأَلْجَأَنِي الدَّهْرُ

حتّى وجدتُ ❊ بلطفِ احتيالي على اللّيثِ غيصة

على انّني لم اهب صرفه ❊ ولا نبضت لي منه

فريصة ❊ ولا شرعت لي على موردٍ ❊ يدانس

عرضي نفس حريصة ❊ ولو انصفت الدّهر

في حكمه ❊ لما ملكَ الحكمَ اهلُ النقيصة ❊ ثمّ

قال لي ادنُ فكُل وان شئتَ فقم وقل فالتفتُّ

٣٢

إلى تلميذه وقلت عزمت عليك بمن يستدفع

به الأذى لتخبرني من ذا فقال هذا أبو زيد

السروجي سراج الغرباء وتاج الأدباء فانصرفت

من حيث أتيت وقضيت العجب مما رأيت

سائل لما يقال بحث عن الشيء وبحثه بحثا سأل وبابه فتح وابحث الكشف والطلب قال الله تعالى فبعث الله غرابا يبحث في الارض ١٢ صف

المقامة الثانية الحلوانية

حكى الحارث بن همام قال كلفت مذ ميطت عني
التمائم ونيطت بي العمائم بأن أغشى معان الأدب
وانضي اليه ركاب الطلب لأعلق منه بما يكون لي زينة
بين الأنام ومزنة عند الأوام وكنت لفرط
اللهج باقتباسه والطمع في تقمص لباسه أباحث

٤٠

كلَّ من جلَّ وقلَّ واستسقي الوبلَ والطلَّ وأتعلّلُ

بعسى ولعلَّ فلما حللتُ حلوانَ وقد بلوتُ

الاخوانَ وسبرتُ الاوزانَ وخبرتُ ما شانَ

وزانَ ألفيتُ بها أبا زيدٍ السروجيَّ يتقلبُ في

وطاع له طوعاً بالنصر قال تعالى وله أسلم من في السموات والأرض طوعاً وكرهاً وفي الحديث قال بهم طاعوا لك فيه الطاعة وفي الحديث لا طاعة في معصية الله ١٢ ل

قَوَالِبَ الْانْتِسَابِ وَيَخْبِطُ فِي أَسَالِيبِ الْاكْتِسَابِ

فَيَدَّعِي تَارَةً أَنَّهُ مِنْ آلِ سَاسَانَ وَيَعْتَزِي مَرَّةً إِلَى

أَقْيَالِ غَسَّانَ وَيَبْرُزُ طَوْرًا فِي شِعَارِ الشُّعَرَاءِ وَيَلْبَسُ

حِينًا كِبْرَ الْكُبَرَاءِ بَيْدَ أَنَّهُ مَعَ تَلَوُّنِ حَالِهِ وَتَبَيُّنِ

مُحَالِهِ يَتَحَلَّى بِرُوَاءٍ وَرِوَايَةٍ × وَمُدَارَاةٍ وَدِرَايَةٍ +

وَبَلَاغَةٍ رَائِعَةٍ + وَبَدِيهَةٍ مُطَاوِعَةٍ وَآدَابٍ

بارعة وقدم لاعلام العلوم فارعة فكان بمحاسن

الا انه يلبس على علاته ولسعة روايته يصبى الى

رؤيته ولحلاوة عارضته يرغب عن معارضته

ولعذوبة ايراده يسعف بمراده فتعلقت باهدابه

لخصائص آدابه ونافست فى مصافاته لنفائس

صفاته * شعر * فكنت به اجلو همومى واجتلى *

٣٣

اللهم عنه باستاذنك نهشا عظم مسروق اذا القى عنه لحمه قال الجوهري والعرق والمعرق مصدر كبابه نصر وفي الحديث ان النبي صلى الله عليه وسلم دخل على ام سلمة وتناول عرقا

زمانی طلقُ الوجهِ ملتمعُ الضیا + أری قریةً قربی ومغنا

غنیةً + ورؤیتهُ ریّاً ومحیاهُ لی حیا + ولبثنا علی

ذلك برهةً + ینشئ لی کلَّ یومٍ نزهةً + ویدرأ

عن قلبی شبهةً - إلی أن جدحت له یدُ الإملاقِ -

کأسَ الفراقِ - وأغراه عدمُ العراقِ بتطلیقِ العراقِ

٣٣

٤٥

ولفظتهُ معاوزُ الارفاقِ الى مفاوزِ الآفاقِ ونظمني

في سلكِ الرفاقِ خفوقُ رايةِ الاخفاقِ فشحذ للرحلةِ

غرارَ عزمتهِ وظعن يقتادُ القلبَ بازمّتهِ فما

رقني من لا رقي بعدَ بعدهِ ولا شاقني من ساقني

علی انها من دارة الکفر بحثت ... قوله منتدی ای مجلس الادبا وموضع اجتماعهم ... القوم ...

وِصَالِهِ + وَلاَ أَخٌ مُدَنْدِنٌ بِفَضْلِهِ + وَلاَذُو

خِلاَلٍ حَازَ مِثْلَ خِلاَلِهِ + وَاسْتَسَرَّ عَنِّي حِينًا لاَأَعْرِفُ

لَهُ عَرِينًا وَلاَ أَجِدُ عَنْهُ مُبِينًا فَلَمَّا أُبْتُ مِنْ غُرْبَتِي

إِلَى مَنْبِتِ شُعْبَتِي حَضَرْتُ دَارَ كُتُبِهَا الَّتِي هِيَ مُنْتَدَى

٤٦

المُتأدّبين وملتقى القاطنين منهم والمتغرّبين فدخل
ذو لحيةٍ كثّةٍ وهيئةٍ رثّةٍ فسلّم على الجُلّاس و
جلس في أُخريات الناس ثم أخذ يُبدي ما في
وِطابه ويُعجب الحاضرين بفصل خطابه فقال
لمن يليه ما الكتاب الذي تنظر فيه فقال ديوان أبي
عبادة المشهود له بالإجادة فقال هل عثرت له فيما

قوله فقال نعم استملحته على بديع لمحة

كأنما تبسم عن لؤلؤ منضد او برد او اقاح

فانه ابدع في التشبيه المودع فيه فقال له يا للعجب

ولضيعة الادب لقد استسمنت يا هذا ذا ورم

ونفخت في غير ضرم اين انت عن البيت النادر

الجامع مشبهات الثغر واشد ــه نفسي الفداء

لثغر راق مبسمه + وزانه شنب ناهيك من

شنب يفتر عن لؤلؤ رطب وعن برد + وعن

اقاح وعن طلع وعن حبب + فاستجاده من حضر

واستجاده واستعاده منه واستملاه وسئل

لمن هذا البيت وهل حي قائله او ميت فقال ايم

الله للحق احق ان يتبع وللصدق حقيق بان

قرضت الشعر اذا قلته والشعر قريض بابه ضرب ١٢ ل قوله الاساة اى الاطباء واصله أسات الجرح أسا وأسوا داواه بابه نصر ١٢ ل

يُسْمِعُ إِنَّهُ يَا قَوْمِ لَنَجِيُّكُمْ مُنْذُ الْيَوْمِ قَالَ فَكَأَنَّ الْجَمَاعَةَ

ارْتَابَتْ بِعَزْوَتِهِ وَأَبَتْ تَصْدِيقَ دَعْوَتِهِ فَوَجَسَ

مَا هَجَسَ فِي أَفْكَارِهِمْ وَفَطِنَ لِمَا بَطَنَ مِنِ اسْتِنْكَارِهِمْ

وَحَاذَرَ أَنْ يَفْرُطَ إِلَيْهِ ذَمٌّ فَقَرَأَ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ

إِثْمٌ ثُمَّ قَالَ يَا رُوَاةَ الْقَرِيضِ وَأُسَاةَ الْقَوْلِ

المريض إنّ خُلاصةَ الجوهرِ تظهرُ بالسَّبكِ ويدُ الحقِّ
تَصدعُ رِداءَ الشكِّ وقد قيل فيما غبرَ من الزّمانِ
عند الامتحانِ يُكرمُ الرجلُ أو يُهانُ وها أنا قد عرضتُ
خبيئتي للاختبارِ وعرضتُ حقيبتي على الاعتبارِ
فابتدرَ أحدُ من حضرَ وقال أعرفُ بيتًا لم يُنسجْ
على مِنوالِه ولا سمحتْ قريحةٌ بمثالِه فإن آثرتَ

اختلاب القلوب فانظم على هذا الاسلوب

وانشد فامطرت لؤلؤا من نرجس وسقت

وردا وعضت على العناب بالبرد * فلم يكن

الا كلمح البصر او هو اقرب حتى انشد فاغرب

سألتها حين زارت نضو برقعها القاني وايداع

سمعي اطيب الخبر * فزحزحت شفقا غشى سنا قمر

وساقطت لؤلؤا من خاتم عطر بمخار الحاضرين

قال تعالى تساقط عليك رطبا جنيا ١٢

لبداهته واعترفوا بنزاهته فلما آنس استئناسهم

أي أقروا ١٢ — أي براءته من الريبة ١٢ — أي علم الوزيد ١٢

بكلامه وانصبابهم إلى شعب إكرامه أطرق

كطرفة العين ثم قال دونكم بيتين آخرين و

أنشد ـ وأقبلت يوم جد البين في حلل

أي قرب ١٢

سوّدٍ تعضّ بنانَ النادمِ الحصِرِ * فلاح ليلٌ على

صبحٍ اقلّهما غصنٌ وضرّستِ البلّورَ بالدّررِ

فحينئذٍ استسنى القومُ قيمتَه واستغزروا ديمتَه

واجملوا عشرتَه وجمّلوا قشرتَه قال المخبرُ بهذه

الحكايةِ فلمّا رأيتُ تلهّبَ جذوتِه وتألّقَ

جلوتِه امعنتُ النظرَ في توسّمِه وسرّحتُ

الطَّرْفَ فِي مِيسَمِهِ فَإِذَا هُوَ شَيْخُنَا السَّرُوجِيُّ وَقَدْ

أَقْمَرَ لَيْلُهُ الدَّجُوجِيُّ فَهَنَّأْتُ نَفْسِي بِمَوْرِدِهِ وَابْتَدَرْتُ

اسْتِلَامَ يَدِهِ وَقُلْتُ لَهُ مَا الَّذِي أَحَالَ

صِفَتَكَ حَتَّى جَهِلْتُ مَعْرِفَتَكَ وَأَيُّ شَيْءٍ شَيَّبَ

لِحْيَتَكَ حَتَّى أَنْكَرْتُ حِلْيَتَكَ فَأَنْشَأَ يَقُولُ ع

وَقْعُ الشَّوَائِبِ شَيَّبْ * وَالدَّهْرُ بِالنَّاسِ قُلَّبْ

إِنْ دَانَ يَوْمًا لِشَخْصٍ * فَفِي غَدٍ يَتَغَلَّبْ

فَلَا تَثِقْ بِوَمِيضٍ * مِنْ بَرْقِهِ فَهُوَ خُلَّبْ

واصبر اذا هو اضرى ... بك الخطوب والب

فما على التبر عار ... في النار حين يقلب

ثم نهض مفارقا موضعه ومستصحبا القلوب معه

المقامة الثالثة الدينارية

روى الحارث بن همام قال نظمني واخدانا لي

نادٍ لم يخب فيه منادٍ ولا كبا قدح زنادٍ ولا ذكت

نار عناد فبينا نحن نتجاذب اطراف الاناشيد

ونتوارد طرف الاسانيد اذ وقف بنا شخص

عليه سمل وفي مشيته قزل فقال يا اخاير

الذخاير وبشائر العشاير عموا صباحا وانعموا

اصطباحا وانظروا الى من كان ذا ندي وندى

وَجِدَةٍ وَّجَدًى وَعَقَارٍ وَّقِرًى وَمَقَارٍ وَّقِرًى

فَمَا زَالَ بِهٖ قُطُوْبُ الْخُطُوْبِ وَحُرُوْبُ الْكُرُوْبِ

وَشَرُّ شَرِّ الْحَسُوْدِ وَانْتِيَابُ النُّوَبِ السُّوْدِ حَتّٰى

صَفِرَتِ الرَّاحَةُ وَقَرِعَتِ السَّاحَةُ وَغَارَ الْمَنْبَعُ

والشره الغني الحميد قال الليث الفقر بالضم لغة رديئة ١٢ ل

وَنَبَا الْمَرْبَعُ وَأَقْوَى الْمَجْمَعُ وَأَقَضَّ الْمَضْجَعُ وَاسْتَحَالَتِ
الْحَالُ وَأَعْوَلَ الْعِيَالُ وَخَلَتِ الْمَرَابِطُ وَرَحِمَ
الْغَابِطُ وَأَوْدَى النَّاطِقُ وَالصَّامِتُ وَرَثَى لَنَا
الْحَاسِدُ وَالشَّامِتُ وَآلَ بِنَا الدَّهْرُ الْمُوقِعُ وَالْفَقْرُ

المدقع الى ان احتذينا الوجى واغتذينا

الشجى واستبطنا الجوى وطوينا الاحشاء على

الطوى واكتحلنا السهاد واستوطنا الوهاد

واستوطأنا القتاد وتناسينا الاقتاد

واستطبنا الحين المجتاح واستبطأنا اليوم المتاح

فهل من خراس او سمح مواس فو الذي استخرجني

من قيلة لقد امسيت اخا عيلة لا املك

بيت ليلة (قال الحارث بن همام) فاويت

لمفاقره ولويت الى استنباط فقره فابرزت

دينارًا وقلتُ له اختبارًا ان مدحته نظمًا فهو لك

حتمًا فانبرى يُنشد في الحال من غير انتحال

اكرِمْ به اصفرَ راقت صُفرته	جوّاب آفاقٍ ترامت سُفرته
مأثورةٍ سُمعته وشُهرته	قد اودعت سرّ الغنى اسرّته
وقارنت نُجحَ المساعي خطرته	وحُبّبت الى الانام غرّته
كانّما من القلوب نقرته	به يصول من حوته صرّته

٦٣

وإن تفانت أو توانت عترته ... يا حبذا نضاره ونضرته

وحبذا مغناته ونصرته ... كم آمرٍ به استتبت إمرته

ومترف لولاه دامت حسرته ... وجيش همٍّ هزمته كرته

وبدر تمٍّ أنزلته بدرته ... ومستشيط تتلظى جمرته

أسر نجواه فلانت شرته ... وكم أسير أسلمته أسرته

انقذه حتى صفت مسرته ۞ وحق مولى ابدعته فطرته

لولا التقى لقلت جلت قدرته

ثم بسط يده بعد ما انشده وقال انجز حر ما وعد وسح

خال اذا رعد فنبذت الدينار اليه وقلت

خذه غير ماسوف عليه فوضعه في فيه وقال بارك

اللهم فيه ثم شمر للانثناء بعد توفية الثناء

فنشأت لي من فكاهته نشوة غرام سهلت

على ائتناف اغترام فجردت له دينارا آخر

وقلت له هل لك في ان تذمه ثم تضمه

فانشد مرتجلا وشدا عجلا + الاشعار

تبا له من خادع مماذق ۞ اصفر ذي وجهين كالمنافق

يدومُ بوصفيهِ لعينِ الوامقِ ۝ زينةَ معشوقٍ ولونَ عاشقِ

وحبُّهُ عندَ ذوي الحقائقِ ۝ يدعو إلى ارتكابِ سخطِ الخالقِ

لولاهُ لم تقطعْ يمينُ سارقِ ۝ ولا بدتْ مظلمةٌ من فاسقِ

ولا اشمأزَّ باخلٌ من طارقِ ۝ ولا شكا الممطولُ مطلَ العائقِ

ولا استعيذَ من حسودٍ راشقِ ۝ وشرُّ ما فيهِ من الخلائقِ

إن ليس يغني عنك في المضائق ... إلا إذا فر فرار الآبق

وأيما من يقذفه من حالق ... ومن إذا ناجاه نجوى الوامق

قال له قول المحق الصادق ... لا رأي في وصلك لي ففارق

فقلت له ما أغزر وبلك فقال والشرط أملك

فنفحته بالدينار الثاني وقلت له عوذهما

بالمثاني فألقاه في فمه وقرنه بتوأمه وانكفأ

يَحمَدُ مَغداهُ وَيَمدَحُ النّادِي وَنَداهُ قالَ

الحارِثُ بنُ هَمّامٍ فَناجاني قَلبي بِأَنَّهُ أَبو زَيدٍ

وَأَنَّ تَعارُجَهُ لِكَيدٍ فَاستَعَدتُهُ وَقُلتُ لَهُ

قَد عَرَفتُ بِوَشيِكَ فَاستَقِم في مَشيِكَ

فَقالَ إِن كُنتَ ابنَ هَمّامٍ فَحُيِّيتَ بِإِكرامٍ وَحَيِيتَ

بَينَ كِرامٍ فَقُلتُ أَنا الحارِثُ فَكَيفَ حالُكَ

وَالحَوادِثُ فَقالَ أَتَقَلَّبُ فِي الحالَينِ بُؤسٍ

وَرَخاءٍ وَأَنقَلِبُ مَعَ الرِّيحَينِ زَعزَعٍ وَرُخاءٍ

فقلت كيف ادعيت القول وما مثلك من هول

فاستتر بشره الذي كان تجلى ثم انشد حين

ولى

تعارجت لا رغبة في العرج	ولكن لاقرع باب الفرج
والقي حبلي على غاربي	واسلك مسلك من قد مرج
فان لامني القوم قلت اعذروا	فليس على اعرج من حرج

المقامة الرابعة الدمياطية

أخبر الحارث بن همام قال ظعنت إلى دمياط

عام هياط ومياط وأنا يومئذ موموق الرخاء

موموق الإخاء أسحب مطارف الثراء وأجتلي

معارف السراء فرافقت صحبا قد شقوا عصا

الشقاق وارتضعوا أفاويق الوفاق حتى لاحوا

٧٠

كأسنان المشط في الاستواء وكالنفس الواحدة

جمع سن صوت قال تعالى السن بالسن ١٢

في التئام الأهواء وكنا مع ذلك تسير النجاء ولا

اي في اجتماع المشتهيات والاغراض ١٢

نرحل إلا كل هوجاء وإذا نزلنا منزلا أو وردنا

اي ناقة سريعة السير ١٢

منهلا اختلسنا اللبث ولم نطل المكث

اي الاقامة ١٢

فعن لنا اعمال الركاب في ليلة فتية الشباب

اي عرض ١٢

غدا فيه الإهاب فاسرينا الى ان نضا الليل

اى سرنا ليلا قال تعالى سبحان الذى اسرى بعبده ١٢

شبابه وسلت الصبح خضابه فحين ملنا

السرى وملنا الى الكرى صادفنا ارضا مخضلة

اى وافقنا جواب حين ١٢

الربا معتلة الصبا فتخيرناها مناخا للعيس و

اى اخترنا تلك الارض للاناخة ١٢

محطا للتعريس فلما حلها الخليط وهدأ بها

اى اخترناها للنزول فى آخر الليل ١٢

الأطيط والغطيط * سمعت صيتا من الرجال

يقول لسميره في الرحال * كيف حكم سيرتك

مع جيلك وجيرتك فقال أرعى الجار ولو جار

وابذل الوصال لمن صال * واحتمل الخليط

ولو ابدى التخليط واود الحميم ولو جرعني الحميم

وافضل الشفيق على الشقيق وافي للعشير

٤٣

قوله جرعني الحميم - اي الماء الشديد الحرارة قال تعالى وسقوا ماء حميما يصب من فوق رؤسهم الحميم فليذوقوه حميم وغساق - والحميم يعني الصديق المخلص سمي به لانه

وإن لم يكافئ بالعشير واستقل الجزيل للنزيل

واغمر الزميل بالجميل وأنزل سميري منزلة

أميري وأحل أنيسي محل رئيسي وأودع معارفي

عوارفي وأولي مرافقي مرافقي وألين مقالي

للقالي وأديم تسآلي عن السالي وأرضى من الوفاء

باللفاء وأقنع من الجزاء بأقل الأجزاء ولا

أتظلم حين أظلم ولا أنقم ولو لدغني الأرقم

فقال له صاحبه ويك يا بنيّ إنما يضن بالضنين

وينافس في الثمين لكن لا آبى غير المواتي ولا أ

العاتي بمراماتي + ولا أصافي من يأبى انصافي

ولا أواخي من يلغي الأواخي ولا أمالي من يخيّب

آمالي ولا أبالي من صرم حبالي ولا أداري من

جهل مقداري + ولا أعطي زمامي + من يخفر

ذِمامي ولا أبذُلُ ودادي لأضدادي ولا أدَعُ

إيعادي للمعادي ولا أغرِسُ الأيادي في أرضِ

الأعادي ولا أسمحُ بمواساتي لمن يفرحُ بمساءتي

ولا أرى التفاتي إلى من شمِتَ بوفاتي ولا أخصُّ

بحِبائي إلا أحبائي ولا أستطِبُّ لدائي غيرَ أودّائي

ولا أُملِّكُ خُلَّتي من لا يسُدُّ خَلَّتي ولا أُصفي نيّتي

لمن يتمنّى منيّتي ولا أُخلِصُ دعائي لمن لا يُنعِمُ

وعائي ولا أفرغ ثنائي على من يفرغ إنائي ومن

حكم بأن أبذل وتخزن وألين وتخشن و

أذوب وتجمد وأذكو وتخمد لا والله بل

نتوازن في المقال وزن المثقال ونتحاذى

في الفعال حذو النعال حتى نأمن التغابن و

نكفي التضاغن وإلا فلم أعلك وتعلني و

أقلك وتستقلني وأجترح لك وتجرحني و

أسرح إليك وتسرحني وكيف تجتلب إنصاف

بضيمٍ * وأيّ تشرق شمسٌ مع غيمٍ ومتى صحب

ودٌّ يعسف وأيّ حرضٍ يحطّه خسفٌ وبلا

أبوك حيث يقول

جزيت من أعلق بي ودّه ... جزاء من يبني على أسّه

وكلت للخلّ كما كال لي ... على وفاء الكيل أو بخسه

ولم أخسّره وشرّ الورى ... من يومه أخسر من أمسه

وكل من يطلب عندي جنى ... فما له إلا جنى غرسه

لا أبتغي الغبن ولا أنثني ... بصفقة المغبون في حسه

ولست بالموجب حقاً لمن ... لا يوجب الحق على نفسه

ورب مذاق الهوى خالني ... أصدقه الود على لبسه

وما درى من جهله أنني ... أقضي غريم الدين من جنسه

فاهجر من استغناك هجر القلى ... وهبه كالملحود في رمسه

وَالْبَسْ لِمَنْ فِي وَصْلِهِ لُبْسَةٌ ... لِبَاسَ مَنْ يَرْغَبُ عَنْ أُنْسِهِ

وَلَا تُرَجِّ الْوُدَّ مِمَّنْ يَرَى ... أَنَّكَ مُحْتَاجٌ إِلَى فَلْسِهِ

قَالَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ فَلَمَّا وَعَيْتُ مَا دَارَ بَيْنَهُمَا تُقْتُ إِلَى أَنْ أَعْرِفَ عَيْنَهُمَا فَلَمَّا لَاحَ ابْنُ ذُكَاءَ وَأَلْحَفَ الْجَوَّ الضِّيَاءُ غَدَوْتُ قَبْلَ اسْتِقْلَالِ الرِّكَابِ وَلَا اغْتِدَاءِ الْغُرَابِ وَجَعَلْتُ أَسْتَقْرِي صَوْبَ الصَّوْتِ اللَّيْلِيِّ وَأَتَوَسَّمُ الْوُجُوهَ بِالنَّظَرِ الْجَلِيِّ إِلَى أَنْ لَمَحْتُ أَبَا زَيْدٍ وَابْنَهُ يَتَحَادَثَانِ وَعَلَيْهِمَا بُرْدَانِ

رِبّانِ فعلمتُ انّهما نَجِيّا ليلتي وصاحبا روايتي

فقصدتُهما قصدَ كَلِفٍ بِدَماثتِهما

راثٍ لِرثاثتِهما وابتغيتُهما التحوّلَ الى حُلِيّ والتحكّمَ

في كُثري وقُلّي وطفقتُ أُسيِّرُ بين السيّارة

فضلَهما وأهُزُّ الأعوادَ المُثمِرةَ لهما الى ان غَمَرا

بالخَلاقِ واتّخذا من الخُلّانِ وكنّا بمُعرَّسٍ

نتبيّنُ منه بُنيانَ القُرى ونتنوّرُ نيرانَ

القِرى فلمّا رأى أبو زيدٍ امتلاءَ كيسِه و

انجلاءِ بؤسِهِ قالَ لي انَّ بدَني قد استحرَّ ودرَني

قد رسخَ أفتأذنُ لي في قصدِ قريةٍ لأستحمَّ وأقضي

هذا المهمَّ فقلتُ إذا شئتَ فالسرعةَ السرعةَ

والرجعةَ الرجعةَ فقالَ ستجدُ مطلعي عليكَ أسرعَ

من ارتدادِ طرفِكَ اليكَ ثمَّ استنَّ استنانَ

الجوادِ في المضمارِ وقالَ لابنِهِ بدارِ بدارِ

ولم نخلْ انَّهُ غرَّ وطلبَ المفرَّ فلبثنا نرقبُهُ

رِقْبَةَ الأَعْيادِ وَنَسْتَطْلِعُهُ بِالطَّلائِعِ وَالرُّوّادِ

إِلى أَنْ هَرِمَ النَّهارُ وَكادَ يَجْرِمُ اليَوْمُ بِنَهارٍ فَلَمّا

طالَ أَمَدُ الانْتِظارِ وَلاحَتِ الشَّمْسُ في الأَطْمارِ

قُلْتُ لِأَصْحابي قَدْ تَناهَيْنا في المُهْلَةِ وَ

تَمادَيْنا في الرِّحْلَةِ إِلى أَنْ أَضَعْنا الزَّمانَ وَبانَ

أَنَّ الرَّجُلَ قَدْ مانَ فَتَأَهَّبُوا لِلظَّعْنِ وَلا تَلْوُوا

عَلى خَضْراءِ الدِّمَنِ وَنَهَضْتُ لِأَحْدِجَ راحِلَتي

وَأَحْتَمِلَ رَحْلَتي فَوَجَدْتُ أَبا زَيْدٍ قَدْ كَتَبَ

على القتب حين شمّر للهرب ـ

اى خشنت الرجل ١٢ س

يا من غدا لى سارعًا	ومساعدًا دون البشر
لا تحسبنّ انّى نابيتك عن ملال او اشر	
لكنّنى مذ لم ازل	ممّن اذا طعم انتشر

قال فاقرأت الجماعة القتب ليعذره من كان عتب فاعجبوا بخرافته وتعوّذوا من آفته ثم انّا ظعنّا ولم ندر من اعتاض عنّا ـ

المقامة الثالثة الكوفية

حكى الحرث بن همام قال سمرت بالكوفة في ليلة

اديمها ذو لونين وقمرها كتعويذ من لجين

مع رفقة غذوا بلبان البيان وسحبوا على

سحبان ذيل النسيان ما فيهم الا من يحفظ

عنه ولا يتحفظ منه ويميل الرفيق اليه ولا يميل

عنه فاستهوانا السمر الى ان غرب القمر وغلب

السهر فلما روق الليل البهيم ولم يبق الا

التهويم سمعنا من الباب نبأة مستنبح ثم تلتها صكة مستفتح فقلنا من الملم في الليل المدلهم

فقال

يا أهل ذا المغنى وقيتم شرا | ولا لقيتم ما بقيتم ضرا

قد دفع الليل الذي اكفهرا | إلى ذراكم شعثا مغبرا

أخا سفارٍ طالَ واسبطرّا ... حتى انثنى مُحقوقفاً مُصفرّا

مثلَ هلالِ الأفقِ حين افترّا ... وقد عرا أفناءَكم مُعترّا

وأمّكم دونَ الأنامِ طُرّا ... يبغي قِرىً منكم ومُستقرّا

فدونكم ضيفاً فتىً غُلَحرّا ... يرضى بما احلولى وما أمرّا

قوله الأفق ... نواحي الفلك وأطراف الأرض والجمع آفاق قال تعالى سنريهم آياتنا في الآفاق ... والكلم باب سمع ونصر

... عليك ضيفاً ... الرجل ضيفاً ... جمع زائر وصائم ... ضيفان ...

وينثني عنكم ينث البرا

قال الحارث بن همام فلما خلبنا بعذوبة

نطقه وعلمنا ما وراء برقه ابتدرنا فتح

الباب وتلقيناه بالترحاب وقلنا للغلام

هيا هيا وهلم ما تهيا فقال الضيف والذي

احلني ذراكم لا تلمظت بقراكم او

تضمنوا لي ان لا تتخذوني كلا ولا تتجشموا

لاجلي اكلا فرب اكلة هاضت الاكل

وحرمته ما كل وشر الاضياف من سام

التكليف واذى المضيف خصوصا

اذى يتعلق بالاجسام ويفضي الى الاسقام

وما قيل في المثل الذي سار سائره خير

العشاء سوافره الا يعجل التعشي ويجتنب

اكل الليل الذي يعشي البصر الا ان تقد نار

الجوع وتحول دون الهجوع

(قال)

فكأنها اطلع على ارادتنا فرمى عن قوس
عقيدتنا لاجرم انا آنسناه بالتزام الشرط
واثنينا على خلقه السبط ولما
احضر الغلام ما راج واذكى بيننا
السراج تأملته فاذا هو ابو زيد فقلت
لصحبي ليهنئكم الضيف الوارد

٩١

بل المغنم البارد + فان يكن افل قمر الشعرى فقد

يعنى الغنيمة الباردة التى تغنم بلا قتال وتعب ١٢ — اى غاب يقال افلت الشمس افلا و افولا اى غربت باب ضرب ونصر قال تعالى لا احب الآفلين فلما افلت ١٢

طلع قمر الشعر او استسر بدر النثرة فقد تبلج بدر

اختفى ١٢ — اى اضاء و ظهر و طلع ١٢

النثر فسرت حميا المسرة فيهم وطارت السنة

اى جرت شدة الفرح والسرور فيهم ١٢

عن مآقيهم ورفضوا الدعة التى كانوا نووها وثابوا

جمع ماق على وزن فعلى لا مفعل — اى تركوا يقال رفضت الشئ رفضا ورفضا

الى نشر الفكاهة بعد ما طووها وابو زيد مكب على

اى لبسط المزاح ١٢

اعمال يديه حتى اذا استرقع ما لديه قلنا له اطرفنا

اى امر برفعه ١٢

بغريبة من غرائب أسمارك أو عجيبة من عجائب أسفارك

جمع السمر بمعنى حديث الليل ١٢ س

فقال لقد بلوت من العجائب ما لم يره الراؤون ولا رواه

اى امتحنت واختبرت ١٢ — اى الناظرون ١٢

الراوون وإن من أعجبها ما عاينته الليلة قبيل انتيابكم و

اى من اعجب العجائب ١٢ — اى شاهدته ورأيته بعينى ١٢ س

مصيري إلى بابكم فاستخبرناه عن طرفة مراه

اى رجوعى ١٢ س — اى استعلمناه ١٢

في مسرح مسراه فقال إن مرامي الغربة لفظتني إلى

هذه التربة وأنا ذو مجاعة وبوسى وجراب كفؤاد أم موسى

فنهضت حين سجا الدجى على ما بي من الوجى

لأرتاد مضيفا أو أقتاد رغيفا فساقني حادي

السغب والقضاء المكنى أبا العجب إلى أن وقفت على

أي أجوع مع التعب ١٢ ل — أي القدر والتقدير والجمع أقضية بابه ضرب والله أعلم ١٢ ل

باب دار فقلت على بدار شعر

أي على عجلة وسرعة ١٢

حييتم يا أهل هذا المنزل	وعشتم في خفض عيش خضل
ما عندكم لابن سبيل مرمل	نضو سرى خابط ليل أليل
جوى الحشا على الطوى مشتمل	ما ذاق مذ يومين طعم مأكل
ولا له في أرضكم من موئل	وقد دجا جنح الظلام المسبل

٩٣

وهو من الحيرة في عملس	فهل بهذا الربع عذب المنهل
اي مضطرب ١٢	قال ١٢

يقول لي ألق عصاك وادخل	وابشر ببشر وقرى معجل
قال تعالى وابشروا بالجنة التي كنتم توعدون ١٢

قال فبرز إليّ جوذر * عليه شوذر وقال شعر

اي خرج ١٢ — اي غلام حسن ١٢ — اي ثوب قصير ١٢ اي قال الجوذر ١٢

وحرمة الشيخ الذي سن القرى	وأسس المحجوج في أم القرى
اي الكعبة الحرام ١٢ — اي مكة المكرمة ١٢

ما عندنا لطارق إذا عرا	سوى الحديث والمناخ في الذرى
اي ضيف يأتي ليلا ١٢

وكيف يقري من نفى عنه الكرى	طوى برى أعظمه لما انبرى
اي كيف يضيف من طرد عنه النوم جوع برى	موصوف ١٢ صفت ١٢

فما ترى فيما ذكرت ما ترى

اي قال ايك في النزول او غيب ام لا ١٢

فقلت ما اصنع بمنزل قفر ومنزل حلف فقر ولكن

اى ملازم الفقر والاحتياج ١٢ — اى قال — لا نبات به ١٢

يا فتى ما اسمك فقد فتنني فهمك فقال اسمي زيد

اے اوقعني في الفتنة ١٢

ومنشئي فيد ووردت هذه المدرة امس مع اخوالي

منزل بطريق مكة شرفها الله تعالى ١٢ ل

من بني عبس فقلت له زدني ايضاحا زادك الله

يقال اوضحته ايضاحا فاتضح

اے ابتشة فاستان ١٢ ل

صلاحا عشت وتعشت فقال اخبرتني امي برة

الصلاح ضد الفساد يقال صلح صلوحا وصلاحا وصلاحية باب كرم وفتح ونصر ١٢ ل ج — اسمها برة ١٢

وهي كاسمها برة انها نكحت عام الغارة بماوان

اے صادقة وبارة ١٢ ل — وفي التنزيل العزيز الاحسنين عاما ١٢ ع

رجلا من سراة سروج وغسان فلما آنس منها الاثقال

اى ساداتهم وخيارهم ١٢ — اى الحمل والثقل ١٢

وكان بأقعة على ما يقال ظعن عنها سرًّا وهلم جرًّا

فما يعرف أحيٌّ هو فيتوقّع أم أودع اللحد البلقع قال

الحي ضد الميت وفي التنزيل العزيز ولا تحسبن الذين قتلوا في سبيل الله أمواتا بل أحياء ١٢ ع

أبو زيد فعلمت بصحّة العلامات أنه ولدي وصدفني

جمع علامة علامات ويجمع على علام أيضا بحذف التاء ١٢ ل

عن التعرّف إليه صفر يدي ففصلت عنه بكبد

اي ان يعرفه انه ابوه ١٢ س — فاعل صدفني ١٢

مرضوضة ودموع مفضوضة فهل سمعتم

مدقوقة ١٢ — منثورة ومصبوبة ١٢

يا أولي الألباب بأعجب من هذا العجاب فقلنا

اي يا ذوي العقول قال تعالى وما يذكر الا اولوا الالباب ١٢

لا ومن عنده علم الكتاب فقال أثبتوها في عجائب

الاتفاق وخلدوها بطون الاوراق فما سير مثلها في

كناية عن الحفظ والكتابة في الاوراق ١٢ — اسم اشتهر ١٢

الآفاق فاحضرنا الدواة واساودها ورقشنا الحكاية

اي البلدان وجهات الارض جميعا ١٢ س — اي ما يكتب منه ١٢ — اي اقلامها ١٢ — اي كتبنا ونقشنا ١٢

على ما سردها ثم استبطناه عن مرتآه في استضمام فتاه

اي سألنا وطلبنا — اي رايه وغرضه ١٢ س — معرفة باطنه ١٢

فقال اذا ثقل ردني خف على ان اكفل ابني فقلنا

الردن الكم وثقله كناية عن كثرة المال ١٢ س

ان كان يكفيك نصاب من المال الفناه لك في الحال

فقال وكيف لا يقنعني نصاب وهل يحتقر قدره الا

مُصابٌ قال الراوي فالتزم كلٌّ منّا قسطًا وكتب له

به قِطًّا فشكر عند ذلك الصنيع واستنفد في الثناء

الوُسع حتى أنّا استطلنا القول واستقللنا الطَّول

ثم إنّه نشر من وشي السمر ما أزرى بالحبر إلى أن أظلّ

التنوير وجشر الصبح المنير فقضيناها ليلةً غابت

شوائبها إلى أن شابت ذوائبها وكمل سعودها إلى أن

انفطر عودها ولمّا ذرّ قرن الغزالة طمر طمور الغزالة و

قَالَ انْهَضْ بِنَا لِنَقْبِضَ الصِّلَاتِ وَلِنَسْتَنِضَّ

الْإِحَالَاتِ فَقُلْتُ اسْتَطَارَتْ صُدُوعُ كَبِدِي مِنَ الْحَيْنِ

إِلَى وَلَدِي فَوَصَلْتُ جَنَاحَهُ حَتَّى سَنَّيْتُ نَجَاحَهُ فَحِينَ

أَحْرَزَ الْعَيْنَ فِي صُرَّتِهِ بَرَقَتْ أَسَارِيرُ مَسَرَّتِهِ وَقَالَ

لِي جُزِيتَ خَيْرًا عَنْ خُطَا قَدَمَيْكَ فَاللّٰهُ خَلِيفَتِي عَلَيْكَ

فَقُلْتُ أُرِيدُ أَنْ أَتْبَعَكَ لِأُشَاهِدَ وَلَدَكَ النَّجِيبَ وَأُنَافِثَهُ

لِكَيْ يُجِيبَ فَنَظَرَ إِلَيَّ نَظْرَةَ الْخَادِعِ إِلَى الْمَخْدُوعِ وَضَحِكَ

حَتَّى تَغَرْغَرَتْ مُقْلَتَاهُ بِالدُّمُوعِ ثُمَّ أَنْشَدَ

يَا مَنْ تَظُنُّ السَّرَابَ مَاءً — لَمَّا رَوَيْتُ الَّذِي رَوَيْتُ

مَا خِلْتُ أَنْ يَسْتَسِرَّ مَكْرِي — وَأَنْ يُخِيلَ الَّذِي عَنَيْتُ

وَاللهِ مَا بَرَّةٌ بِعِرْسِي — وَلَا لِيَ ابْنٌ بِهِ اكْتَنَيْتُ

وَإِنَّمَا لِي فُنُونُ سِحْرٍ — أَبْدَعْتُ فِيهَا وَمَا اقْتَدَيْتُ

لَمْ يَحْكِهَا الْأَصْمَعِيُّ فِيمَا — حَكَى وَلَا حَاكَهَا الْكُمَيْتُ

تَخِذْتُهَا وُصْلَةً إِلَى مَا — تَجْنِيهِ كَفِّي مَتَى اشْتَهَيْتُ

وَلَوْ تَعَافَيْتُهَا لَحَالَتْ — حَالِي وَلَمْ أَحْوِ مَا حَوَيْتُ

فَمَهِّدِ الْعُذْرَ أَوْ فَسَامِحْ — إِنْ كُنْتُ أَجْرَمْتُ أَوْ جَنَيْتُ

ثُمَّ اِنَّهُ وَدَّعَنِي وَمَضَى وَاَوْدَعَ قَلْبِي جَمْرَ الْغَضَا

اى شيعنى عند الرحيل ١٢

اَلْمَقَامَةُ السَّادِسَةُ الْمَرَاغِيَّةُ

رَوَى الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ قَالَ حَضَرْتُ دِيْوَانَ النَّظَرِ بِالْمَرَاغَةِ وَقَدْ جَرَى ذِكْرُ الْبَلَاغَةِ فَاَجْمَعَ مَنْ حَضَرَ مِنْ فُرْسَانِ الْيَرَاعَةِ وَاَرْبَابِ الْبَرَاعَةِ عَلَى اَنَّهُ لَمْ يَبْقَ مَنْ يُنَقِّحُ الْاِنْشَاءَ وَيَتَصَرَّفُ فِيهِ كَيْفَ يَشَاءُ وَلَا خَلَفَ بَعْدَ

السَّلَفِ مَن يَبتَدِعُ طَرِيقَةً غَرَّاءَ أَوْ يَفتَرِعُ رِسَالَةً

عَذرَاءَ وَأَنَّ المُفلِقَ مِن كُتَّابِ هٰذَا الأَوَانِ المُتَمَكِّنَ

اى القاعد ١٢ — اى وا عجب من حضر على ان المفلق الخ ١٢ جمع كاتب ١٢

مِن أَزِمَّةِ البَيَانِ كَالعِيَالِ عَلَى الأَوَائِلِ وَلَو مَلَكَ

فَصَاحَةَ سَحبَانَ بنِ وَائِلٍ وَكَانَ بِالمَجلِسِ كَهلٌ جَالِسٌ

فِي الحَاشِيَةِ عِندَ مَوَاقِفِ الحَاشِيَةِ فَكَانَ كُلَّمَا نَشِطَ

القَومُ فِي شَوطِهِم وَنَثَرُوا العَجوَةَ وَالنَّجوَةَ مِن نَوطِهِم يُنبِئُ

والمراد بنثر العجوة والنجوة تحدثهم بكلام جيد وردي وجد وهزل ١٢

تجاوز طرفه وتشامخ أنفه أنه مخرنق ليثباع و

مجرمز ليسمو الباع ونابض يبري النبال ورابض

كناية عن الرغبة ١٢

يبغي النضال فلما نثلت الكنائن وفاءت السكائن

أي يطلب ١٢ أي مراماة النبال ١٢ يقال نثلت الكنانة مثلا استخرج نبالها فنثرها

باب ضرب ونصر ١٢ ج

وركدت الزعازع وكف المنازع وسكنت الزماجر

أي سكنت يقال ركد الماء ركودا

الأصوات الشديدة ١٢

سكن باب نصر ١٢ ج

سكت المزجور والزاجر أقبل على الجماعة وقال لقد

١٠٣

جئتم شيئاً إدّاً وجزتم عن القصد جدّاً وعظّمتم العظام

الرُّفات وافتتم في الميل إلى من فات وغمصتم

جيلكم الذين فيهم لكم اللِّدات وفي معهم انعقدت

المودّات + أنسيتم يا جهابذة النقد وموابذة

الحلّ والعقد + ما أبرزته طوارف القرائح وبرّز فيه

الجذع على القارح من العبارات المهذّبة وا

الاستعارات المستعذبة والرسائل الموشحة و

الاساجيع المستملحة وهل للقدماء اذا انتحم

النظر من حضر غير المعاني المطروقة الموارد

المعقولة الشوارد المأثورة عنهم لتقادم الموالد لا

لتقدم الصادر على الوارد واني لاعرف الآن من اذا

انشأ وشى واذا عبر حبر وان اسهب اذهب واذا

أو جزا أعجز، وإن بدّه شدّه، ومتى اخترع خرع

فقال له ناظورة الديوان، وعين أولئك

الأعيان، من قارع هذه الصفاة وقريع

هذه الصفات، فقال إنه قرن مجالك، و

قرين جدالك، وإذا شئت ذاك فرض نجيبا

وادع مجيبا، لترى عجيبا، فقال له ياهذا

إِنَّ الْبُغَاثَ بِأَرْضِنَا لَا يَسْتَنْسِرُ، وَالتَّمْيِيزُ عِنْدَنَا
بَيْنَ الْفِضَّةِ وَالْقِضَّةِ مُتَيَسِّرٌ، وَقَلَّ مَنِ اسْتَهْدَفَ
لِلنِّضَالِ، فَخَلَصَ مِنَ الدَّاءِ الْعُضَالِ، أَوِ
اسْتَثَارَ نَقْعَ الْامْتِحَانِ، فَلَمْ يُقْذَ بِالْامْتِهَانِ
فَلَا تُعَرِّضْ عِرْضَكَ لِلْمَفَاضِحِ، وَلَا تُعْرِضْ
عَنْ نَصَاحَةِ النَّاصِحِ، فَقَالَ كُلُّ امْرِئٍ أَعْرَفُ

يُوسِمُ قِدْحَهُ + وَسَيَتَفَرَّى اللَّيْلُ عَنْ صُبْحِهِ +

اي علامة ١٢ — مثل يضرب في وضوح الامر ١٢

فَتَنَاجَتِ الْجَمَاعَةُ فِيمَا يَسْبُرُ بِهِ قَلِيبَهُ + وَ

يَعْمِدُ فِيهِ تَقْلِيبَهُ + فَقَالَ أَحَدُهُمْ ذَرُوهُ فِي

حِصَّتِي + لِأَرْمِيَهُ بِحَجَرِ قِصَّتِي + فَإِنَّهَا عُضْلَةُ

الْعُقَدِ + وَمِحَكُّ الْمُنْتَقِدِ + فَقَلَّدُوهُ فِي هَذَا

الْأَمْرِ الزَّعَامَةَ + تَقْلِيدَ الْخَوَارِجِ أَبَا نَعَامَةَ +

فَاَقْبَلَ عَلَى الْكَهْلِ وَقَالَ اِعْلَمْ اَنِّىْ اُوَالِىْ + هٰذَا

الْوَالِىْ وَاُرَفِّهُ حَالِىْ بِالْبَيَانِ الْحَالِىْ + وَكُنْتُ

اَسْتَعِيْنُ عَلٰى تَقْوِيْمِ اَوَدِىْ فِىْ بَلَدِىْ +

بِسَعَةِ ذَاتِ يَدِىْ مَعَ قِلَّةِ عَدَدِىْ فَلَمَّا

ثَقُلَ حَاذِىْ + وَنَفِدَ رَذَاذِىْ + اَمَّتُّهٗ مِنْ اَجَالِىْ +

وَدَعَوْتُهٗ لِاِعَادَةِ رُوَائِىْ + وَاِرْوَائِىْ فَهَشَّ لِلْوِفَادَةِ

وَرَاحَ وَغَدَا بِالْإِفَادَةِ وَرَاحَ فَلَمَّا اسْتَأْذَنْتُهُ فِي الْمَرَاحِ

إِلَى الْمُرَاحِ عَلَى كَاهِلِ الْبَرَاحِ قَالَ قَدْ أَزْمَعْتُ أَنْ لَا أُزَوِّدَكَ

بَتَاتًا وَلَا أَجْمَعَ لَكَ شَتَاتًا أَوْ تُنْشِئَ لِي أَمَامَ رِحْلَتِكَ

رِسَالَةً تُودِعُهَا شَرْحَ حَالِكَ حُرُوفُ إِحْدَى كَلِمَتَيْهَا

يَعُمُّهَا النَّقْطُ وَحُرُوفُ الْأُخْرَى لَمْ يُعْجَمْنَ قَطُّ وَقَدِ

اسْتَأْنَيْتُ بَيَانِي حَوْلًا فَمَا أَحَارَ قَوْلًا وَنَبَّهْتُ فِكْرِي سَنَةً

فَمَا ازْدَادَ إِلَّا سِنَةً وَاسْتَعَنْتُ بِقَاطِبَةِ الْكُتَّابِ فَكُلٌّ

مِنْهُمْ قُطِّبَ وَتَابَ فَإِنْ كُنْتَ صَدَعْتَ عَنْ

وَصْفِكَ بِالْيَقِينِ فَأْتِ بِآيَةٍ إِنْ كُنْتَ مِنَ

الصَّادِقِينَ فَقَالَ لَهُ لَقَدِ اسْتَسْعَيْتَ يَعْبُوبًا

وَاسْتَسْقَيْتَ أُسْكُوبًا وَأَعْطَيْتَ الْقَوْسَ

بَارِيهَا وَأَنْزَلْتَ الدَّارَ أَرْبَابَهَا ثُمَّ فَكَّرَ رَيْثَمَا

اسْتَجَمَّ قَرِيحَتَهُ وَاسْتَدَرَّ لِقْحَتَهُ وَأَلْقَى دَوَاتَكَ وَ

أقربُ وخذا دأبك واكتب أكبر مُثبت الله جيش

للاداة الآلة والمراد ههنا القلم والجمع أدوات

سعودك يزين واللؤم مغض لهم جفن حسودك

يشين والأروع يثيب والمعوز يخيب والحلاحل

يضيف والماحل يجيف والسمح يجزى المجتدي

أي البخيل — أو المكار

يقذى والعطاء ينجي والمطال يشجي والدعاء يقي

تعالى وكذلك نُنجي المؤمنين يقال نجاه من كذا تنجية ونجاة خلصه ... قوله والمطال المطالة وهو التسويف بوعد الوفاء مرة بعد أخرى

والمدح يُنقي + والجرح يُجري + والألطاط يُخزي + و

اے يبس العيب ۱۲ ش

اطّراح ذي الحرمة غيّ + ومحرمة بني الآمال بغي

اى ضلال ۱۲ اى حرمان اصحاب الآمال ظلم ۱۲

وما ضنّ الا غبين + ولا غبن الا ضنين +

اى بخل ۱۲ س اى ضعيف الرأى ۱۲ ومنه قوله تعالى يوم التغابن ۱۲ مفردات

ولا خزن الا شقي + ولا قبض راحة

تقي + وما فتئ وعدك يقي + وآراؤك تشفي +

يعني رزقك الله رأيا يكون فيه نفع ۔ اى ما زال وعدك يقي ۱۲

وهلالك يضي + وحلمك يغضي + وآلاؤك تغني

اے يسارع ۱۲ اے جمالك ودولتك يشرق العالم ۱۲

۱۱۳

وَأَعْدَاؤُكَ تُثْنِي + وَحُسَامُكَ يُفْنِي + وَسُؤْدُدُكَ

جمع عدو وفی التنزیل العزیز ... اعداء الله الی النار ۱۲ مفردات — یعنی سیفک یفنی اعدائک ۱۲ ای یعدم یقال فنی الشیء فناء ۱۲ — عدم بابه سمع ۱۲

يُقْنِي + وَمُوَاصِلُكَ يَجْتَنِي + وَمَادِحُكَ يَقْتَنِي + وَسَمَاحُكَ

ای من یزارک ۱۲ — یقال جنیت الثمرة واجتنیتها ای اخذتها منه — قوله تعالی وجنا الجنتین دان ای ثمرتهما قریب ۱۲ مفردات — جودک ۱۲

يُغِيثُ + وَسَمَاؤُكَ تُغِيثُ + وَدَرُّكَ يَفِيضُ + وَرَدُّكَ

یزیل الکرب — ای سحاب کرمک ۱۲ — ای خیرک ۱۲ — ای ردک السائلین ۱۲

يَغِيضُ + وَمُؤَمِّلُكَ شَيْخٌ حَكَاهُ فِيٌّ +

ینقص ۱۲ — ای راجیک ۱۲

وَلَمْ يَبْقَ لَهُ شَيْءٌ + أَمَّكَ يَظُنُّ حِرْصَهُ

يَثِبُ + وَمَرْحَلُكَ يَخِبُّ مُهُورُهَا تَجِبُ + وَمَرَامُهُ يَخِفُّ +

۴۴ وضرب ۱۲ ال قوله صدره - والجمع صدور قال تعالى رب اشرح لي صدري - وحصّل ما في الصدور يقال صَدَرَهُ صَدْرًا اصاب صدره

وَاَوَاصِرُهُ تَشِفُّ وَاِطْرَاؤُهُ يُجْتَذَبُ وَمَلَامُهُ يُجْتَنَبُ

وَوَرَاءَهُ ضَعَفٌ مَسُّهُمْ شَظَفٌ وَحَظُّهُمْ جَنَفٌ وَعَمُّهُمْ

قَشَفٌ وَهُوَ فِي دَمْعٍ يُجِيبُ وَلَهُ يُذِيبُ وَهَمٌّ

تَضَيُّفٌ وَكَمِدٌ يَيْفُ لِمَأْمُولٍ خَيَّبُوا اِهْمَالٌ

شَيْبٌ وَعَدٌ نَيِّبٌ وَهُنْ وَتَغَيُّبٌ وَلَمْ يَرْعَ وُدَّهُ

فَيَغْضَبُ وَاَخْبَثُ عُودَهُ فَيَقْضَبُ لَا نَفَثَ صَدْرُهُ

فينفض ولا نشر وصله فيبغض وما يقتضي كرمك

نبذ حرمة فيض أمله بتخفيف ألمه بنت حمك

بين عالم يقينه لا ماطة شجب وإعطاء نشب و

مداواة شجن ومراعاة يقن موصولا بخفض و

سرور غض ما غشي مهد غني أو خشي وهم غبي و

السلام فلما فرغ من إملاء رسالته وجلى في هيجاء البلاغة

عن بسالته أرضى الجماعة فعالاً وقولاً وأوسعهم حفاوة وطولاً

ثم سُئل من أيّ الشعوب نجاره وفي أيّ الشعاب وجاره فقال

غسّان أسرتي الصميمه	وسروج تربتي القديمه
فالبيت مثل الشمس إشـ	ـراقاً ومنزلة جسيمه
والربع كالفردوس مطـ	ـيبةً ومنزهةً وقيمه
واهاً لعيش كان لي	فيها ولذّات عميمه

أيام أسحب مطرفي — في روضها ماضي العزيمة

أختال في برد الشبا — ب أجتلي النعم الوسيمة

لا أتقي نوب الزما — ن ولا حوادثه الملمة

فلو ان كربا متلف — لتلفت من كربي المقيمة

أو يفتدى عيش مضى — لفديته بمهجتي الكريمة

فالموت خير للفتى — من عيشة عيش البهيمة

تقتاده برة الصغا — ر إلى العظيمة والهضيمة

وترى السباع تنوشها — أيدي الضباع المستضيمة

معناه الاول بمعنى غطاء العين والجفن الثاني بمعنى غمد السيف وجمعهما اجفان وجفون واجفن والجفنة القصعة والجمع جفان وجفنات وفى التنزيل العزيز

والذنب للأيام لو لا شؤمها لم تنب شيمه

ولو استقامت كانت الـ احوال فيها مستقيمه

اى لو استقامت الشيم والطباع لكانت احوال الناس مستقيمة والله اعلم ١٢ س

ثم ان خبره نما الى الوالي فملأ فاه باللآلي فسامه

اى حديث ابى زيد ١٢ — اى الحاكم والجمع ولاة ١٢ — اى فم ابى زيد ١٢

ان ينضوي الى احشائه ويلي ديوان انشائه

اى ينضم ويجتمع ١٢ — اى الى خاصته ١٢ ش — اى يتولى دار كتابته ١٢

فاحسبه الحباء وظلفه عن الولاية الإباء قال

اى كفاه عن ذلك التقليد العطاء ١٢

الراوي وكنت عرفت عود شجرته قبل ايناع

كناية عن معرفة اصله ١٢

ثمرته وكدت انبه على علو قدره قبل استنارة بدره

كناية عن ظهور فضله والمعنى انه كان عرفه قبل ان تيكلم ١٢ — اى قبل اضاءة وجهه ١٢

فاوحى الى بايماض جفنه ان لا اجرد عضبه من

اى اشار الى وفى التنزيل العزيز فاوحى اليهم ان سبحوا بكرة وعشيا ١٢ مفردات يقال جرد السيف جردا وجردة

جفنيه فلما خرج بطين الخرج وفصل فائزا بالفلج

شيعته قاضيا حق الرعاية واحيا له على

اي خرجت معه للتوديع عند الرحيل ١٢ع · اي مؤديا ١٢ع — اي لاما له على ترك الولاية ١٢

رفض الولاية فاعرض متبسما وانشد مترنما

قال تعالى فتبسم ضاحكا ١٢

لجوب البلاد مع المتربه	احب الي من المرتبه
لان الولاة لهم نبوة	ومعتبة يا لها معتبة
وما فيهم من يرب الصنيع	ولا من يشيد ما رتبه
فلا يخدعنك لموع السراب	ولا تأت امرا اذا ما اشتبه

اي لقطع البلاد مع الفقر احسن الي من مرتبة الولاية ١٢

فكم حال بي سرّه حلمه | وأدركه الروع لما انتبه

يقال ادركه الشيء لحقه وفي التنزيل العزيز حتى اذا ادركه الغرق ١٢ مل

المقامة السابعة البرقعيدية

حكى الحارث بن همام قال أزمعت الشخوص من

اي قصدت وعزمت ١٢

برقعيد وقد شمت برق عيد فكرهت الرحلة عن تلك

اي الارتحال ١٢ ع

المدينة وأن أشهد بها يوم الزينة فلما أظل بفرضه

اي الان احضر ١٢ — تلك المدينة يوم العيد ١٢ — اي اقبل ١٢

ونفله وأجلب بخيله ورجله اتبعت السنة في

اي جمع رجلة جمع راجل ضد الفارس بمعنى الماشي على رجليه ١٢

لبس الجديد وبرزت مع من برز للتعييد وحين

يقال لبس الثوب لبسا باب سمع ١٢ ج — اي خرجت مع من خرج للتعييد يقال برز بروزا اي خرج باب نصر ١٢ ج

التأم جمع المصلى وانتظم وأخذ الزحام بالكظم

اي موضع صلوة العيد ١٢ س

طَلَعَ شَيْخٌ فِي شَمْلَتَيْنِ. مَحْجُوبُ الْمُقْلَتَيْنِ. وَقَدِ

واحدة شملة بمعنی کساء واسع والجمع شملات ۱۲ ج

اعْتَضَدَ شِبْهَ الْمِخْلَاةِ. وَاسْتَقَادَ لِعَجُوزٍ كَالسِّعْلَاةِ.

ای حمل علی عضده ۱۲ — الشبه المثل — ما یجعل فیه العلف ویعلق فی عنق الدابة ۱۲ ج — والجمع اشباه ۱۲ ج

فَوَقَفَ وُقْفَةَ مُتَهَافِتٍ. وَحَيَّا تَحِيَّةَ خَافِتٍ.

وَلَمَّا فَرَغَ مِنْ دُعَائِهِ. أَجَالَ خَمْسَهُ فِي وِعَائِهِ.

ای ادار ۱۲ — ای اصابعه الخمس ۱۲

فَأَبْرَزَ مِنْهُ رِقَاعًا قَدْ كُتِبْنَ بِأَلْوَانِ الْأَصْبَاغِ. فِي

أَوَانِ الْفَرَاغِ. فَنَاوَلَهُنَّ عَجُوزَهُ الْحَيْزَبُونَ. وَأَمَرَهَا

ای المسنة المنکرة ۱۲

بِأَنْ تَتَوَسَّمَ الزَّبُونَ. فَمَنْ آنَسَتْ نَدَى يَدَيْهِ.

أَلْقَتْ وَرَقَةً مِنْهُنَّ لَدَيْهِ. فَأَتَاحَ لِيَ الْقَدَرُ الْمَعْتُوبُ.

رُقعةٌ فيها مَكرٌ وقِتالٌ

لقد أصبحتُ موقوذاً ... بأوجاعٍ وأوجالِ

وممنوّاً بمحتالٍ ... ومختالٍ ومغتالِ

وخوّانٍ من الإخوا ... نِ قالٍ لي لإقلالي

وإعمالٍ من العمّا ... لِ في تضييعِ أعمالي

فكم أصلى بإذحالٍ ... وإمحالٍ وترحالِ

وكم أخطِرُ في بالٍ ... ولا أخطُرُ في بالِ

فليتَ الدهرَ لمّا جا ... رَ أطفالي أطفا لي

فَلَوْلَا أَنَّ أَشْبَالِي ... أَغْلَالِي وَأَغْلَالِي

لَمَا جَهَّزْتُ آمَالِي ... إِلَى آلٍ وَأَوْآلِ

وَلَا جَرَّرْتُ أَذْيَالِي ... عَلَى سَحْبِ إِذْلَالِي

فَمِحْرَابِي أَحْرَى بِي ... وَأَسْمَالِي أَسْمَالِي

فَهَلْ حُرٌّ يَرَى تَخْفِيفَ أَثْقَالِي بِمِثْقَالِ

وَيُطْفِي حَرَّ بَلْبَالِي ... بِسِرْبَالٍ وَسِرْوَالِ

قَالَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ فَلَمَّا اسْتَعْرَضْتُ حُلَّةَ الْأَبْيَاتِ

تُقْتُ إِلَى مَعْرِفَةِ مُلْحِمِهَا وَرَاقِمِ عَلَمِهَا فَنَاجَانِي الْفِكْرُ بِأَنَّ

الوصلة اليه العجوز وافتاني بان حلوان المعرف يجوز

فوصلتها وهي تستقري الصفوف صفا صفا وتستوكف

الاكف كفا كفا وما ان نجح لها عناء ولا رشح على يدها

اناء فلما الدى استعطاها وكدها مطاها عاذت

بالاسترجاع ومالت الى ارتجاع الرقاع وانساها الشيطان

ذكر رقعتي فلم تعج الى بقعتي وآبت الى الشيخ باكية

للحرمان شاكية تحامل الزمان فقال انا لله وافوض

امري الى الله ولا حول ولا قوة الا بالله ثم انشد

لم يسوَ صافٍ ولا مُصافٍ ... ولا مَعينٌ ولا مُعينُ

وفي المساوي بدا التساوي ... فلا أمينٌ ولا ثمينُ

ثم قال متّى النفس وعدها، وأجمعي الرقاع وعُدّيها. فقالت لقد عددتها لما استعدتها، فوجدت يد الضياع قد غالت إحدى الرقاع. فقال تعساً لك يا لكاع، أنُحرَمُ ويحكِ القنصَ والحبالة، والقبسَ والذبالة، إنها لضغثٌ على إبّالة. فانصاعت تقتصّ مدرجها، وتنشد مُدرجها. فلما دنت مني قرنت بالرقعة دِرهماً وقطعةً، وقلت لها إن رغبت في المشوف

المعلم واشرت الى الدرهم فبوحي بالسر المبهم وان ابيت

ان تشرحي فخذ القطعة واسرحي فمالت الى استخلاص

البدر التم ولا بلج الهم وقالت دع جد الك وسل

عما بدا لك فاستطلعتها طلع الشيخ وبلدته والشعر

وناسج بردته فقالت ان الشيخ من اهل سروج

وهو الذي وشى الشعر المنسوج ثم خطفت الدرهم

خطفة الباشق ومرقت مروق السهم الراشق فخالج

قلبي ان ابا زيد هو المشار اليه وتاجج كربي

لمصابه بناظريه وآثرت ان افاجيه وانا جيه

لاعجم عود فراستي فيه وما كنت لاصل اليه الا

بتخطي رقاب الجمع المنهي عنه في الشرع وعفت ان

يتاذى بي قوم او يسرى الي لوم فسددت بمكاني

وجعلت شخصه قيد عياني الى ان انقضت الخطبة

وحقت الوثبة فخففت اليه وتوسمته على التحام

جفنيه فاذا المعيتي المعية ابن عباس وفراستي

فراسة اياس فعرفته حينئذ شخصي وآثرته بالجد

١٢٩

قصتي واهبت به الى قرص فش تعارفي وعرفاني

ولبّى دعوة رغفاني وانطلق ويدي زمامه وظلّي

إمامه والعجوز ثالثة الأثافي والرقيب الذي لا يخفى

عليه خافي فلما استحلس وكنتي واحضرته عجالة

مكنتي قال لي يا حارث أمعنا ثالث فقلت ليس إلا

العجوز قال ما دونها سرّ محجوز ثم فتح كريمتيه ورأرأ

بتوأمتيه فإذا سراجا وجهه يتقدان كأنهما الفرقدان

فابتهجت بسلامة بصره وعجبت من غرائب سيره

ولم يلقني قرار ولا طاوعني اصطبار حتى سألته

ما دعاك الى التعامي مع سيرك في المعامي وجوبك

الموامي وايغالك في المرامي فتظاهر باللكنة وتشاغل

باللهنة حتى اذا قضى وطره اثار الى نظره وانشد

ولما تعامى الدهر وهو ابو الورى عن الرشد في انحائه ومقاصده

تعاميت حتى قيل اني اخو عمى ولا غرو ان يحذو الفتى حذو والده

ثم قال انهض الى المخدع فأتني بغسول يروق الطرف

وينقي الكف وينعم البشرة ويعطر النكهة ويشد

الظرف الوعاء والجمع ظروف

اللّٰهُ وَيُقَوِّي الْمَعِدَةَ وَلَيِّنٍ نَظِيفِ الظَّرْفِ أَرِيجِ

الْعَرْفِ فَتِيِّ الدَّقِّ نَاعِمِ السَّحْقِ يَحْسِبُهُ اللَّامِسُ ذَرُورًا

وَيَخَالُهُ النَّاشِقُ كَافُورًا وَأُوتِيَ بِهِ بِخِلَالَةٍ نَقِيَّةِ

الْأَصْلِ مَجْلُوَّةِ الْوَصْلِ أَنِيقَةِ الشَّكْلِ مَدْعَاةٍ إِلَى

الْأَكْلِ لَهَا نَحَافَةُ الصَّبِّ وَصَقَالَةُ الْعَضْبِ وَآلَةُ

الْحَرْبِ وَلُدُونَةُ الْغُصْنِ الرَّطْبِ قَالَ فَنَهَضْتُ فِيمَا

أُمِرْتُ لَا دَرَأَ عَنْهُ الْغِيَرَ وَلَمْ أَهِمْ إِلَى أَنَّهُ قَدْ مَدَّ أَنْ

يَخْدَعَ بِإِدْخَالِ الْمِخْدَعِ وَلَا تَظَنَّيْتُ أَنَّهُ سَخِرَ مِنَ الرَّسُولِ

فى استدعاء الخلالة والغسول فلما عدت بالملتمس

فى أقرب من رجع النفس وجدت الجو قد خلا والشيخ

والشيخة قد أجفلا فاستشطت من مكره غضبا

وأوغلت فى إثره طلبا فكان كمن قُمس فى الماء

أو عُرج به إلى عنان السماء

المقامة الثامنة المعرّية

أخبر الحارث بن همام قال رأيت من أعاجيب الزمان

أن تقدّم خصمان إلى قاضى معرّة النعمان أحدهما

قَدْ ذَهَبَ مِنْهُ الأَطْيَبَانِ وَالآخَرُ كَأَنَّهُ قَضِيبُ
البَانِ فَقَالَ الشَّيْخُ أَيَّدَ اللهُ القَاضِيَ كَمَا أَيَّدَ بِهِ
المُتَقَاضِيَ أَنَّهُ كَانَتْ لِي مَمْلُوكَةٌ رَشِيقَةُ القَدِّ أَسِيلَةُ
الخَدِّ صَبُورٌ عَلَى الكَدِّ تَخُبُّ أَحْيَانًا كَالنَّهْدِ وَتَرْقُدُ
أَطْوَارًا فِي المَهْدِ وَتَجِدُ فِي تَمُّوزَ مَسَّ البَرْدِ ذَاتُ
عَقْلٍ وَعِنَانٍ وَحَدٍّ وَسِنَانٍ وَكَفٍّ بِبَنَانٍ وَفَمٍ
بِلَا أَسْنَانٍ تَلْدَغُ بِلِسَانٍ نَضْنَاضٍ وَتَرْفُلُ فِي

شديد يابس ... في التنزيل العزيز فانتم تالمون كما تالمون ١٢ ل

ذيلٍ فضفاضٍ وتجلّى في سوادٍ وبياضٍ وتسقّي ولكن

من غيرِ حياضٍ ناصحةٌ خُدعةٌ خُباةٌ طُلعةٌ

مطبوعةٌ على المنفعة ومطواعةٌ في الضيق والسعة

اذا قطعت وصلت ومتى فصلتها عنك انفصلت و

طالما خدمتك فجمّلت وربّما جنت عليك فآلمت

وململت وانّ هذا الفتى استخذ منها الغرض فأخذ

اياها بلا عوضٍ على ان يجتني نفعها ولا يكلفها الا وسعها

فأولج فيها متاعه واطال بها استمتاعه ثمّ اعادها

إلى وقد أفضاها وبذل عنها قيمة لا أرضاها فقال

أي خرقها وقطع [illegible] وفي المرأة جعل سبيليها واحدا ١٢

الحدث أما السن فأصدق من القطا وأما الإفضاء

فقوط عن خطا وقد رهنته عن أرش ما أوهنته

مملوكا لي متناسب الطرفين منتسبا إلى القين نقيا

من الدرن والشين يقارن محله سواد العين يفشي

الإحسان وينشئ الاستحسان ويغذي الإنسان و

يتحامى اللسان إن سود جاد وإن وسم أجاد

وإذا زود وهب الزاد ومتى استزيد زاد لا يستقر

بمعنى وقلّ ما ينكح الّا متى يسخو بموجوده ويسمو عند مجوده

وينقاد مع قرينته وان لم تكن من طينته ويستشعر بزينته وان

لم يطمع في لينته فقال لهما القاضي امّا ان تبينا

والّا فبينا فابتدر الغلام وقال ٭

اعارني ابرة لارفو طمارا اعفاها البلى وسوّدها

فانخرمت في يدي على خطأ منّي لمّا جذبت مقودها

فلم ير الشيخ ان يسامحني بارشها اذ رأى تأوّدها

بل قال هات ابرة تماثلها او قيمة بعد ان تجوّدها

وَإعتاقُ مِيلِي رَهنًا لَدَيهِ وَنَا ... هِيكَ بِهَا سُبَّةً تَزَوَّدَهَا

فَالعَينُ قَرحَى لِرَهنِهِ وَيَدِي ... تَقصُرُ عَن أَن تَفُكَّ مِروَدَهَا

فَاسبُر بِذَا الشَّرحِ غَورَ مَسكَنَتِي ... وَارثِ لِمَن لَم يَكُن تَعَوَّدَهَا

فَأَقبَلَ القَاضِي عَلَى الشَّيخِ وَقَالَ إِيهٍ بِغَيرِ تَموِيهٍ فَقَالَ

أَقسَمتُ بِالمَشعَرِ الحَرَامِ وَمَن ... ضَمَّ مِنَ النَّاسِكِينَ خَيفُ مِنًى

لَو سَاعَفَتنِي الأَيَّامُ لَم تَرَنِي ... مُرتَهِنًا مِيلَهُ الَّذِي رَهَنَا

وَلَا تَصَدَّيتُ أَبتَغِي بَدَلًا ... مِن إِبرَةٍ غَالَهَا وَلَا ثَمَنَا

لَكِنَّ قَوسَ الخُطُوبِ تَرشُقُنِي ... بِمُصمِيَاتٍ مِن هَهُنَا وَهُنَا

٧

وخبرُ حالي كخبرِ حالتِهِ ... ضُرٌّ وبؤسٌ وغربةٌ وضنى

قد عدلَ الدهرُ بيننا فأنا ... نظيرُهُ في الشقاءِ وهو أنا

لا هو يسطيعُ فكَّ ربقتِهِ ... لمّا غدا في يديَّ مرتهَنا

ولا مجالي لضيقِ ذاتِ يدي ... فيهِ اتّساعٌ للعفوِ حينَ جنى

فهذه قصّتي وقصّتُهُ ... فانظرْ إلينا وبيننا ولنا

فلمّا وعى القاضي قصصَهما وتبيّنَ خصاصتَهما وخصَصَهما أبرزَ لهما ديناراً من تحتِ مُصلّاهُ وقالَ اقطعا بهِ الخصامَ وافصلاهُ فتلقّفهُ الشيخُ دونَ الحدثِ واستخلصَهُ

١٣٨

على وجه الجِدِّ لا العَبَث وقال للحدث نصفه لي

مبرّتي وسهمك لي عن أرش ابوّتي ولست عن الحقّ أميل

فقم وخذ الميل فعرا الحدث لما حدث اكتئاب

واكفهرّ على سمائه سحاب وجمّ له القاضي وهيّج

أسفه على الدينار الماضي إلّا أنّه جبر بال الفتى

وبلباله بدريهمات رضخ بها له وقال لهما اجتنبا

المعاملات وادرءا المخاصمات ولا تحضراني في المحاكمات

فما عندي كيس الغرامات فنهضا من عنده فرحين

بردفيه مقعصين بجمره والقاضي ما يحير ضجرة مذ بض
حجره ولا ينصل لمده مذ رشح جلمده حتى إذا أفاق من غشيته
أقبل على غاشيته وقال قد أشرب حسي ونبأني حدسي
أنهما صلا دهاء لا خصما ادعاء فكيف السبيل إلى سبرهما
واستنباط سرهما فقال له نحرير زمرته وشرارة جمرته
إنه لن يتم استخراج خبئهما إلا بهما فقفاهما عونا يرجعهما
إليه فلما مثلا بين يديه قال لهما أصدقاني سر نكركما
ولكما الأمان من تبعة مكركما فأحجم الحدث واستقال

وأقدم الشيخ وقال ه *

اي تقدم ١٢

أنا السروجي وهذا ولدي ... والشبل في المخبر مثل الأسد

وما تعدت يده ولا يدي ... في إبرة يوماً ولا في مرود

وإنما الدهر المسيء المعتدي ... مال بنا حتى غدونا نجتدي

كل ندي الراحة عذب المورد ... وكل جعد الكف مغلول اليد

بكل فن وبكل مقصد ... بالجد إن أجدى وإلا بالدد

نجتلب الرشح إلى الحظ الصدي ... ونتقد النعم بعيش أنكد

والموت من بعد لنا بالمرصد ... إن لم يفاجئ اليوم فاجئ في غد

فقال له القاضي لله درك فما اعذب نفثات فيك و
واها لك لولا خداع فيك واني لك لمن المنذرين وعليك
من الحذرين فلا تماكر بعدها الحاكمين واتق سطوة
المتحكمين فما كل مسيطر يقيل ولا كل اوان يسمع
القيل فعاهده الشيخ على اتباع مشورته والارتداع عن
تلبيس صورته وفصل عن حضرته والختر يلمع من جبهته
قال الحرث بن همام فلم ار اعجب منها في تصاريف
الاسفار ولا قرأت مثلها في تصانيف الاسفار

المقامة التاسعة الاسكندرية

قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ هَمَّامٍ طَحَا بِيْ مَرَحُ الشَّبَابِ - وَهَوَى الْاِكْتِسَابِ اِلٰى اَنْ جُبْتُ مَا بَيْنَ فَرْغَانَةَ وَغَانَةَ اَخُوْضُ الْغِمَارَ لِاَجْنِيَ الثِّمَارَ وَاَقْتَحِمُ الْاَخْطَارَ لِكَيْ اُدْرِكَ الْاَوْطَارَ وَكُنْتُ لَقِفْتُ مِنْ اَفْوَاهِ الْعُلَمَاءِ وَثَقِفْتُ مِنْ وَصَايَا الْحُكَمَاءِ اَنَّهُ يَلْزَمُ الْاَدِيْبَ اِذَا دَخَلَ الْبَلَدَ الْغَرِيْبَ اَنْ يَسْتَمِيْلَ قَاضِيَهُ وَيَسْتَخْلِصَ مَرَاضِيَهُ لِيَشْتَدَّ ظَهْرُهُ

عند الخصام ويأمن في الغربة جور الحكام فاتخذت

هذا الأدب إماما وجعلته لمصالحي زماما ثم ما دخلت مدينة

ولا ولجت عرينة إلا وامتزجت بحاكمها امتزاج الماء

بالراح وتقويت بعنايته تقوي الأجساد بالأرواح فبينما

أنا عند حاكم الإسكندرية في عشية عرية وقد أحضر

مال الصدقات ليفضه على ذوي الفاقات إذ دخل

شيخ عفرية تعتله امرأة مصبية فقالت أيد الله القاضي

وأدام به التراضي إني امرأة من أكرم جرثومة وأطهر أرومة

وَأَشْرَفِ خُؤُولَةٍ وَعُمُومَةٍ مِيسَمِي الصَّوْنُ وَشِيمَتِي الْهَوْنُ

وَخُلُقِي نِعْمَ الْعَوْنُ وَبَيْنِي وَبَيْنَ جَارَاتِي بَوْنٌ وَكَانَ

أَبِي إِذَا خَطَبَنِي بُنَاةُ الْمَجْدِ وَأَرْبَابُ الْجَدِّ سَكَّتَهُمْ وَبَكَّتَهُمْ

وَعَافَ وُصْلَتَهُمْ وَاحْتَجَّ بِأَنَّهُ عَاهَدَ اللَّهَ تَعَالَى

بِحِلْفَةٍ أَنْ لَا يُصَاهِرَ غَيْرَ ذِي حِرْفَةٍ فَقَيَّضَ الْقَدَرُ لِنَصَبِي

وَوَصَبِي أَنْ حَضَرَ هَذَا الْخُدَعَةُ نَادِيَ أَبِي فَأَقْسَمَ بَيْنَ

رَهْطِهِ أَنَّهُ وَفْقُ شَرْطِهِ وَادَّعَى أَنَّهُ طَالَمَا نَظَمَ دُرَّةً إِلَى

دُرَّةٍ فَبَاعَهُمَا بِبَدْرَةٍ فَاغْتَرَّ أَبِي بِزَخْرَفَةِ مُحَالِهِ فَزَوَّجَنِيهِ

١٤٥

قبل اختبار حاله فلما استخرجني من كناسي ورحّلني من
أُناسي ونقلني الى كِسره وحصّلني تحت أَسره وجدته قُعَدة
جُثَمة وألفيته ضُجعة نُوَمة وكنت صحبته برياش
وزيّ وأثاث ورِيّ فما برح يبيعه في سوق الهضم
ويُتلف ثمنه في الخضم والقضم الى ان مزّق مالي بأسره
وانفق مالي في عسره فلما أنساني طعم الراحة وغادر بيتي
انقى من الراحة قلت له يا هذا انه لا مَخبأ بعد بؤس
ولا عطر بعد عروس فانهض للاكتساب بصناعتك

واجتني ثمرة براعتك فزعم ان صناعته قد رميت

بالكساد لما انمحى في الارض من العباد وبي منه سلالة

كأنه خلالة وكلانا ما ينال معه شبعة ولا ترقأ له

من الطوى دمعة وقد قدته اليك واحضرته لديك

ليتضح عود دعواه وتحكم بيننا بما اراك الله فاقبل القاضي

عليه وقال له قد وعيت قصص عرسك فبرهن

الآن عن نفسك والا كشفت عن لبسك وامرت بحبسك

فاطرق اطراق الافعوان ثم شمر للحرب العوان وقال

اسمع حديثي فإنه عجب ... يضحك من شرحه وينتحب

أنا امرؤ ليس في خصائصه ... عيب ولا في فخاره ريب

سروج داري التي ولدت بها ... والأصل غسان حين أنتسب

وشغلي الدرس والتبحر في الـ ... ـعلم طلابي وحبذا الطلب

ورأس مالي سحر الكلام الذي ... منه يصاغ القريض والخطب

أغوص في لجة البيان فأختـ ... ـار اللآلي منها وأنتخب

وأجتني اليانع الجني من الـ ... ـقول وغيري للعود يحتطب

وآخذ اللفظ فضة فإذا ... ما صغته قيل إنه ذهب

وَكُنْتُ مِنْ قَبْلُ مُتْرِي نَشَبًا ... بِالْأَدَبِ الْمُقْتَنَى وَأَجْتَلِبُ

وَيَمْتَطِي أَخْمَصِي لِحُرْمَتِهِ ... مَرَاتِبًا لَيْسَ فَوْقَهَا رُتَبُ

وَطَالَمَا زُفَّتِ الصِّلَاتُ إِلَى ... رَبْعِي فَلَمْ أَرْضَ كُلَّ مَنْ يَهَبُ

فَالْيَوْمَ مَنْ يَعْلِقُ الرَّجَاءُ بِهِ ... أَكْسَدُ شَيْءٍ فِي سُوقِهِ الْأَدَبُ

لَا عِرْضُ أَبْنَائِهِ يُصَانُ وَلَا ... يُرْقَبُ فِيهِمْ إِلٌّ وَلَا نَسَبُ

كَأَنَّهُمْ فِي عِرَاصِهِمْ جِيَفٌ ... يُبْعَدُ مِنْ نَتْنِهَا وَيُجْتَنَبُ

فَحَارَ لُبِّي لِمَا مُنِيتُ بِهِ ... مِنَ اللَّيَالِي وَصَرْفِهَا عَجَبُ

وَضَاقَ ذَرْعِي لِضِيقِ ذَاتِ يَدِي ... وَسَاوَرَتْنِي الْهُمُومُ وَالْكُرَبُ

150

وقادني دهري المليم الى سلوك ما يستشينه الحسب

فبعت حتى لم يبق لي سبد ولا بتات اليه انقلب

وادنت حتى اثقلت سالفتي بحمل دين من دونه العطب

ثم طويت الحشى على سغب خمساً فلما امضّني السغب

ثم اراد اجهازها عوضا اجول في بيعه واضطرب

فجلت فيه والنفس كارهة والعين عبرى والقلب مكتئب

وما تجاوزت اذ عبثت به حد التراضي فيحدث الغضب

فان يكن غاظها توهمها ان بنائي بالظلم تكتسب

أَوْ أَنَّنِي إِذْ عَزَمْتُ خِطْبَتَهَا ... زَخْرَفْتُ قَوْلِي لِيُنْتِجَ الْأَرَبُ

فَوَالَّذِي سَارَتِ الرِّفَاقُ إِلَى ... كَعْبَتِهِ تَسْتَحِثُّهَا النُّجُبُ

مَا الْمَكْرُ بِالْمُحْصَنَاتِ مِنْ خُلُقِي ... وَلَا شِعَارِي التَّمْوِيهُ وَالْكَذِبُ

وَلَا يَدِي مُذْ نَشَأْتُ نِيطَ بِهَا ... إِلَّا مَوَاضِي الْيَرَاعِ وَالْكُتُبُ

بَلْ فِكْرَتِي تَنْظِمُ الْقَلَائِدَ لَا ... كَفِّي وَشِعْرِي الْمَنْظُومُ لَا السُّخُبُ

فَهٰذِهِ الْحِرْفَةُ الْمُشَارُ إِلَى ... مَا كُنْتُ أَحْوِي بِهَا وَأَجْتَلِبُ

فَأْذَنْ لِشَرْحِي كَمَا أَذِنْتَ لَهَا ... وَلَا تُرَاقِبْ وَاحْكُمْ بِمَا يَجِبُ

قَالَ فَلَمَّا أَحْكَمَ مَا شَادَهُ وَأَكْمَلَ إِنْشَادَهُ عَطَفَ الْقَاضِي إِلَى

الفتاة بعد ان شغفت بالابيات وقال اما انه قد ثبت

عند جميع الحكام وولاة الاحكام انقراض جيل الكرام

وميل الايام الى اللئام واني لاخال بعلك صدوقا في الكلام

بريا من الملام وها هو قد اعترف لك بالقرض وصرح عن

المحض وبين مصداق النظم وتبين انه معروق العظم

واعنات المعذر ملامة وحبس المعسر مأثمة وكتمان الفقر

زهادة وانتظار الفرج بالصبر عبادة فارجعي الى خدرك

واعذري ابا عذرك ونهنهي عن غربك وسلمي لقضاء

رَبِّكِ ثُمَّ إِنَّهُ فَرَضَ لَهُمَا فِي الصَّدَقَاتِ حِصَّةً

وَنَاوَلَهُمَا مِنْ دَرَاهِمِهَا قُبْضَةً وَقَالَ لَهُمَا تَعَلَّلَا

بِهٰذِهِ الْعُلَالَةِ وَتَنَدَّيَا بِهٰذِهِ الْبُلَالَةِ وَاصْبِرَا

عَلَى كَيْدِ الزَّمَانِ وَكَدِّهِ فَعَسَى اللّٰهُ أَنْ يَأْتِيَ بِالْفَتْحِ

أَوْ أَمْرٍ مِنْ عِنْدِهِ فَنَهَضَا وَلِلشَّيْخِ فَرْحَةُ الْمُطْلَقِ

مِنَ الْإِسَارِ وَهِزَّةُ الْمُوسِرِ بَعْدَ الْإِعْسَارِ قَالَ

الرَّاوِي وَكُنْتُ عَرَفْتُ أَنَّهُ أَبُو زَيْدٍ سَاعَةَ

بَزَغَتْ شَمْسُهُ وَنَزَغَتْ عِرْسُهُ وَكِدْتُ أُفْصِحُ عَنْ أَفْتِنَانِهِ

وأثمار أفنانه ثم استشففت من عثور القاضي على بهتانه

وتزويق لسانه فلا يرى عند عرفانه أن يرشحه لإحسانه

فأحجمت عن القول إحجام المرتاب وطويت ذكره كطي السجل للكتاب

إلا أني قلت بعد ما فصل ووصل إلى ما وصل لو أن

لنا من ينطلق في أثره لأتانا بفص خبره وبما ينشر من حبره

فأتبعه القاضي أحد أمنائه وأمره بالتجسس عن أنبائه

فما لبث أن رجع متدهدها وقهقر مقهقها فقال له

القاضي مهيم يا أبا مريم فقال لقد عاينت عجبا وسمعت

ما أنشأ لي طرباً فقال له ماذا رأيت وما الذي وعيت

قال لم يزل الشيخ مذ خرج يصفق بيديه ويخالف بين

رجليه ويغرد بملء شدقيه ويقول كدت

أصلى ببليه من وقاح شمريه وأزور السجن

لولا حاكم الاسكندريه فضحك القاضي حتى هوت

دنيته وذوت سكينته فلما فاء إلى الوقار

وعقب الاستغراب بالاستغفار قال اللهم

بحرمة عبادك المقربين حرم حبسي على المتأدبين

ثُمَّ قَالَ لِذَالِكَ الْأَمِينِ عَلَيَّ بِهِ فَانْطَلَقَ مُجِدًّا
طَلَبِهِ ثُمَّ عَادَ بَعْدَ لَأْيٍ مُخْبِرًا بِنَأْيِهِ فَقَالَ
لَهُ الْقَاضِي أَمَا إِنَّهُ لَوْ حَضَرَ لَكُفِيَ الْحَذَرَ ثُمَّ
لَأُولِيتُهُ مَا هُوَ بِهِ أَوْلَى وَلَأَرَيْتُهُ أَنَّ الْآخِرَةَ
خَيْرٌ لَهُ مِنَ الْأُولَى قَالَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ فَلَمَّا
رَأَيْتُ صَغْوَ الْقَاضِي إِلَيْهِ وَفَوْتَ ثَمَرَةِ التَّنْبِيهِ
عَلَيْهِ غَشِيَتْنِي نَدَامَةُ الْفَرَزْدَقِ حِينَ أَبَانَ النَّوَارَ
وَالْكُسَعِيِّ لَمَّا اسْتَبَانَ النَّهَارُ

المقامة العاشرة الرحبية

حكى الحارث بن همام قال هتف بي داعي الشوق
الى رحبة مالك بن طوق فلبيته ممتطيا شملة
ومنتضيا عزمة مشمعلة فلما ألقيت بها المراسي
وشددت امراسي وبرزت من الحمام بعد سبت
رأسي رأيت غلاما أفرع في قالب الجمال وأُلبس
من الحسن حلة الكمال وقد اعتلق شيخ بردنه

يَدَّعِي أَنَّهُ فَتَكَ بِابْنِهِ وَالْغُلَامُ يُنْكِرُ عِرْفَتَهُ وَ
يُكْبِرُ قِرْفَتَهُ وَالْخِصَامُ بَيْنَهُمَا مُتَطَايِرُ الشَّرَارِ وَالزِّحَامُ
عَلَيْهِمَا يَجْمَعُ بَيْنَ الْأَخْيَارِ وَالْأَشْرَارِ إِلَى أَنْ تَرَاضَيَا
بَعْدَ اشْتِطَاطِ اللَّدَدِ بِالتَّنَافُرِ إِلَى وَالِي الْبَلَدِ
وَكَانَ مِمَّنْ يُزَنُّ بِالْهَنَاتِ وَيُغَلِّبُ حُبَّ الْبَنِينَ
عَلَى الْبَنَاتِ فَأَسْرَعَا إِلَى نَدْوَتِهِ كَالسُّلَيْكِ فِي
عَدْوَتِهِ فَلَمَّا حَضَرَاهُ جَدَّدَ الشَّيْخُ دَعْوَاهُ وَ
اسْتَدْعَى عَدْوَاهُ فَاسْتَنْطَقَ الْغُلَامَ وَقَدْ فَتَنَهُ

بِمَحَاسِنِ غُرَّتِهِ وَطُرَّ عَقْلُهُ بِتَصْفِيفِ طُرَّتِهِ

فَقَالَ إِنَّهَا أُفِيكَةُ أَفَّاكٍ عَلَى غَيْرِ سَفَّاكٍ وَعَضِيهَةُ

مُحْتَالٍ عَلَى مَنْ لَيْسَ بِمُغْتَالٍ فَقَالَ الْوَالِي لِلشَّيْخِ إِنْ

شَهِدَ لَكَ عَدْلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَإِلَّا فَاسْتَوْفِ

مِنْهُ الْيَمِينَ فَقَالَ الشَّيْخُ إِنَّهُ جَدَّلَهُ خَاسِيًا وَأَفَاحَ

دَمَهُ خَالِيًا فَأَنَّى لِي شَاهِدٌ وَلَمْ يَكُنْ ثَمَّ مُشَاهِدٌ وَلَكِنْ

وَلِّنِي تَلْقِينَهُ الْيَمِينَ لِيَبِينَ لَكَ أَيَصْدُقُ أَمْ يَمِينُ

فَقَالَ لَهُ أَنْتَ الْمَالِكُ لِذَلِكَ مَعَ وَجْدِكَ الْمُتَهَالِكِ

على ابنك الهالك فقال الشيخ للغلام قل والذي

زين الجباه بالطرر والعيون بالحور والحواجب

بالبلج والمباسم بالفلج والجفون بالسقم والانوف

بالشمم والخدود باللهب والثغور بالشنب و

البنان بالترف والخصور بالهيف انني ما قتلت

ابنك سهوا ولا عمدا ولا جعلت هامته لسيفي غمدا

والا فرماني الله بجفني بالعمش وخدي بالنمش وطرتي

بالجلح وطلعي بالبلح ووردتي بالبهار ومسكتي بالبخار

وَبَدْرِي بِالمُحاقِ وَفِضَّتِي بِالاحْتِراقِ وَشُعاعِي

بِالإظْلامِ وَدَواتِي بِالإِقْلامِ فَقالَ الغُلامُ الاِصْطِلاءُ

بِالبَلِيَّةِ وَلا الإِيلاءُ بِهٰذِهِ الأَلِيَّةِ وَالانْقِيادُ بِالقَوَدِ

وَلا الحَلْفُ بِما لَمْ يَحْلِفْ بِهِ أَحَدٌ وَأَبَى الشَّيْخُ إِلَّا جَرْعَهُ

اليَمِينَ الَّتِي اخْتَرَعَها وَأَمَرَّ لَهُ جُرَعَها وَلَمْ يَزَلِ التَّلاحِي

بَيْنَهُما يَسْتَعِرُ وَمَحَجَّةُ التَّراضِي تَعِرُ وَالغُلامُ فِي ضِمْنِ

تَأَبِّيهِ يَجْتَلِبُ قَلْبَ الوالِي بِتَلَوِّيهِ وَيُطْمِعُهُ فِي

أَنْ يُلْبِسَهُ إِلى أَنْ رانَ هَواهُ عَلى قَلْبِهِ وَأَلَبَّ بِلُبِّهِ

١٦١

فسوّل له الوجد الذي تيّمه والطمع الذي توهّمه
ان يخلّص الغلام ويستخلصه وان ينقذه من
حبالة الشيخ ثم يقتنصه فقال للشيخ هل لك فيما هو
بالاقوى واقرب للتقوى فقال الام تشير لاقتفيه
ولا اقف لك فيه فقال ارى ان تقصر عن القيل
والقال وتقتصر منه على مائة مثقال لاحمل منها
بعضا واجتني لك عوضا فقال الشيخ ما مني خلاف
فلا يكن لوعدك اخلاف فنقده الوالي عشرين

وَوَزَّعَ عَلَى وَزَعَتِهِ تَكْمِلَةَ خَمْسِينَ وَرَقَّ ثَوْبُ
الْأَصِيلِ وَانْقَطَعَ لِأَجْلِهِ صَوْبُ التَّحْصِيلِ فَقَالَ
لَهُ خُذْ مَا رَاجَ وَدَعْ عَنْكَ اللَّجَاجَ وَعَلَيَّ فِي غَدٍ أَنْ
أَتَوَصَّلَ إِلَى أَنْ يَنِضَّ لَكَ الْبَاقِي وَيَتَحَصَّلَ فَقَالَ الشَّيْخُ
أَقْبَلُ مِنْكَ عَلَى أَنْ أُلَازِمَهُ لَيْلَتِي وَيَرْعَاهُ إِنْسَانُ
مُقْلَتِي حَتَّى إِذَا أَعْفَى بَعْدَ إِسْفَارِ الصُّبْحِ بِمَا بَقِيَ مِنْ مَالِ
الصُّلْحِ تَخَلَّصَتْ قَائِبَةٌ مِنْ قُوبٍ وَبَرِئَ بَرَاءَةَ الذِّئْبِ مِنْ
دَمِ ابْنِ يَعْقُوبَ فَقَالَ لَهُ الْوَالِي مَا أَرَاكَ سُمْتَ شَطَطًا

وَلَا رُمْتُ فُرُطًا قَالَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ فَلَمَّا رَأَيْتُ تَحَجُّجَ

الشَّيْخِ كَالْحُجَّةِ السُّرُوجِيَّةِ عَلِمْتُ أَنَّهُ عَلَمُ السُّرُوجِيَّةِ فَلَبِثْتُ

إِلَى أَنْ زَهَرَتْ نُجُومُ الظَّلَامِ وَانْتَثَرَتْ عُقُودُ الزِّحَامِ

ثُمَّ قَصَدْتُ فِنَاءَ الْوَالِي فَإِذَا الشَّيْخُ لِلْفَتَى كَالِي فَنَشَدْتُهُ

اللهَ أَهُوَ أَبُو زَيْدٍ فَقَالَ إِي وَمُحِلِّ الصَّيْدِ فَقُلْتُ

مَنْ هٰذَا الْغُلَامُ الَّذِي هَفَتْ لَهُ الْأَحْلَامُ قَالَ فِي

النَّسَبِ فَرْخِي وَفِي الْمُكْتَسَبِ فَخِّي قُلْتُ فَهَلَّا اكْتَفَيْتَ

بِمَحَاسِنِ فِطْرَتِهِ وَكُفِيتَ أُولِي الْاِفْتِتَانِ بِطُرَّتِهِ فَقَالَ

لو لم تنر جبهته السين لما أنفقت الخمسين ثم

قال بت الليلة عندي لنطفئ نار الجوى ونديل

الهوى من النوى فقد أجمعت على أن أنسل بسحرة

وأصلي قلب الوالي نار حسرة قال فقضيت الليلة

معه في سمر أنق من حديقة زهر وخميلة شجر

حتى إذا لألأ الأفق ذنب السرحان وآن انبلاج

الفجر وحان ركب متن الطريق وأذاق الوالي

عذاب الحريق وسلم إلى ساعة الفراق رقعة

مُحكَمةَ الإلصاقِ وقال ادفعها الى الوالي اذ سُلِب
القرارُ وتحقّق منّا الفرارُ ففضضتُها فعلَ المتلمّسِ من
مثلِ صحيفةِ المتلمّسِ فاذا فيها مكتوبٌ شعر

قُل لوالٍ غادرتُه بعدَ بَينِي ... سادِمًا نادِمًا يَعَضُّ اليدينِ

سلَبَ الشيخَ مالَه وفتاه ... لُبَّه فاصطلى لظى حسرتينِ

جادَ بالعينِ حينَ أعمى هواه ... عينَه فانثنى بلا عينينِ

خفِّضِ الحزنَ يا مُعنّى فما يجدي ... طِلابُ الآثارِ من بعدِ عينِ

ولئن جلَّ ما عراكَ كما جلَّ ... لدى المسلمين رزءُ الحسينِ

اي اخذت العوض يقال عاضه من كذا عوضا وعوضا اعطاه بدلا وخلفا منه باب نصر ١٢

فقد اعتضت منه فهما وحزما ... واللبيب الاريب يبغي ذين

فاعض من بعدها المطامع واعلم ... ان صيد الظباء ليس بهين

لا ولا كل طائر يلج الفخ ... ولو كان محدقا بالكمين

وكم من سعى ليصطاد فاصطيد ولم يلق غير خفي حنين

فتبصر ولا تشم كل برق ... رب برق فيه صواعق حين

واغضض الطرف تسترح من غرام ... تكتسي فيه ثوب ذل وشين

فبلاء الفتى اتباع هوى النفس ... وبدء الهوى طموح العين

قال الراوي فمزقت رقعته شذر مذر ولم ابل اعذر ام عذر

المقامة الحادية عشرة الساوية

حدث الحارث بن همام قال آنست من قلبي القساوة

حين حللت ساوة فأخذت بالخبر المأثور في

مداواتها بزيارة القبور فلما صرت الى محلة الأموات

وكفات الرفات رأيت جمعا على قبر يحفر ومجنوز يقبر

فانحزت اليهم متفكرا في المآل متذكرا من درج من الآل

فلما ألحد الميت وفات قول ليت أشرف شيخ من

رباوة متخصرا بهراوة وقد لفع وجهه بردائه ونكر

شخص لذهابه فقال لمثل هذا فليعمل العاملون

فاذكروا ايها الغافلون وشمروا ايها المقصرون و

احسنوا النظر ايها المتبصرون ما لكم لا يحزنكم دفن

الاتراب ولا يهولكم هيل التراب ولا تعبأون بنوازل

الاحداث ولا تستعدون لنزول الاجداث

ولا تستعبرون لعين تدمع ولا تعتبرون بنعي

يسمع ولا ترتاعون لالف يفقد ولا تلتاعون لمناحة

تعقد يشيع احدكم نعش الميت وقلبه تلقاء البيت

ويشهد موارة نسيبه وفكره في استخلاص نصيبه

ويجلي بين ودوده ودوده ثم يخلو بمزماره وعوده

طالما أسيتم على انثلام الحبة وتناسيتم اخترام

الأحبة واستكنتم لاعتراض العسرة واستهنتم بانقراض

الأسرة وضحكتم عند الدفن ولا ضحككم ساعة الزفن

وتبخترتم خلف الجنائز ولا تبختركم يوم قبض الجوائز

وأعرضتم عن تعديد النوادب إلى إعداد المآدب و

عن تحرق الثواكل إلى التأنق في المآكل لا تبالون

141

بمن هو بال ولا تخطر ذكر الموت ببال حتى كأنكم
قد علمتم من الحمام بذمام او حصلتم من الزمان
على امان او وثقتم بسلامة الذات او تحققتم مسالمة
هاذم اللذات كلا ساء ما تتوهمون ثم كلا سوف
تعلمون ثم الشد

أيا من يدعي الفهم ۔ الى كم يا أخا الوهم ۔ تعبي الذنب والذم

وتخطي الخطأ الجم

أما بان لك العيب ۔ اما انذرك الشيب ۔ وما في نصحه ريب

وَلَا سَمْعُكَ قَدْ صَمّ

أَمَا نَادَى بِكَ الْمَوْتُ أَمَا أَسْمَعَكَ الصَّوْتُ أَمَا تَخْشَى مِنَ الْفَوْتِ

فَتَحْتَاطَ وَتَهْتَمّ

فَكَمْ تَسْدَرُ فِي السَّهْوِ وَتَخْتَالُ مِنَ الزَّهْوِ وَتَنْصَبُّ إِلَى اللَّهْوِ

كَأَنَّ الْمَوْتَ مَا عَمّ

وَحَتَّامَ تَجَافِيكَ وَإِبْطَاءُ تَلَافِيكَ طِبَاعًا جَمَعَتْ فِيكَ

عُيُوبًا شَمْلُهَا انْضَمّ

إِذَا أَسْخَطْتَ مَوْلَاكَ فَمَا تَقْلَقُ مِنْ ذَاكَ وَإِنْ أَخْفَقَ مَسْعَاكَ

١٧٣

تلظيت من الهم

وان لاح لك النقش من الاصفر تهتش وان مر بك النعش

تغاممت ولا غم

تعاصي الناصح البر وتعتاص وتزور وتنقاد لمن غر

ومن مان ومن نم

وتسعى في هوى النفس وتحتال على الفلس وتنسى ظلمة الرمس

ولا تذكر ما ثم

ولو لاحظك الحظ لما طاح بك اللحظ ولا كنت اذا الوعظ

جلاء الأحزان تتمّة

ستذري الدم لا الدمع إذا عاينت لا جمع يقي في عرصة الجمع
ولا خال ولا عمّ

كأني بك تنحطّ إلى اللحد وتنغطّ وقد أسلمك الرهط
إلى أضيق من سمّ

هناك الجسم ممدود ليستأكله الدود إلى أن ينخر العود
ويمسي العظم قد رمّ

ومن بعد فلا بدّ من العرض إذا اعتدّ صراط جسره مدّ
على النار لمن أمّ

فكم من مرشد ضلّ ومن ذي عزة ذلّ فكم من عالم زلّ

وقال الخطب قد طمّ

فبادر أيها الغمر لما يحلو به المرّ فقد كاد يهي العمر

وما أقلعت عن ذمّ

ولا تركن إلى الدهر وإن لان وإن سرّ فتلفى كمن اغترّ

بأفعى تنفث السمّ

وخفّض من تراقيك فإن الموت لاقيك وسارٍ في تراقيك

وما ينكل إن همّ

وجانب صعر الخدّ إذا ساعدك الجدّ وزمّ اللفظ إن ندّ

فما أسعد من زمّ

ونفّس عن أخي البثّ وصدّقه إذا انبثّ ورُمّ العمل الرثّ

فقد أفلح من رمّ

ورِش من ريشه الحصّ بما عمّ وما خصّ ولا تأس على النقص

ولا تحرص على اللمّ

وعاد الخلق الرذل وعوّد كفّك البذل ولا تستمع العذل

ونزّهها عن الضمّ

وزوّد نفسك الخير ودع ما يعقب الضير وهيّئ مركب السير

وخف من لجة اليمّ

بذا أوصيت يا صاح وقد بحت كمن باح فطوبى لفتى راح

بآدابي يأتمّ

ثمّ حسر ردنه عن ساعد شديد الأسر قد شدّ

عليه جبائر المكر الكبير متعرّضاً للاستماحة

في معرض الوقاحة فاختلب به أولئك الملأ حتّى

أترع كمّه وملأ قمّته من الربوة جذلاً بالحظوة

قال الراوي فجاذبته من ورائه حاشية ردائه

فالتفت إليّ مستسلماً وواجهني مسلّماً فإذا هو شيخنا

To: www.al-mostafa.com

أبو زيد بعينه ومينه فقلت له

إلى كم يا أبا زيد + أفانينك في الكيد لتنحاش لك الصيد

ولا تعبأ بمن ذمّ

فأجاب من غير استحياء ولا ارتياء وقال

تبصّر ودع اللوم وقل لي هل ترى اليوم فتى لا يقمر القوم

متى ما دست ثمّ

فقلت له بعدًا لك يا شيخ النار وأملة العار ما مثلك

في طلاوة علانيتك وخبث نيتك إلا مثل روث

مُفَصَّصٍ أَوْ كَثِيفٍ مُبَيَّضٍ ثُمَّ تَفَرَّقْنَا فَانْطَلَقَتْ ذَاتَ الْيَمِينِ وَانْطَلَقَ ذَاتَ الشِّمَالِ وَنَاوَحَتْ مَهَبَّ الْجَنُوبِ

وَنَاوَحَ مَهَبَّ الشَّمَالِ ۞

المقامة الثانية عشرة الدمشقية

حَكَى الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ قَالَ شَخَصْتُ مِنَ الْعِرَاقِ إِلَى الْغُوطَةِ وَأَنَا ذُو جُرْدٍ مَرْبُوطَةٍ وَجِدَةٍ مَغْبُوطَةٍ يُلْهِينِي خُلُوُّ الذَّرْعِ وَيَزْدَهِينِي حُفُولُ الضَّرْعِ فَلَمَّا بَلَغْتُهَا بَعْدَ شِقِّ النَّفْسِ وَإِنْضَاءِ الْعَنْسِ أَلْفَيْتُهَا كَمَا

تَصِفُهَا الْأَلْسُنُ وَفِيهَا مَا تَشْتَهِي الْأَنْفُسُ وَتَلَذُّ
الْأَعْيُنُ فَشَكَرْتُ يَدَ النَّوَى وَجَرَيْتُ طَلْقًا مَعَ الْهَوَى
وَطَفِقْتُ أَفُضُّ فِيهَا خُتُومَ الشَّهَوَاتِ وَأَجْتَنِي قُطُوفَ
اللَّذَّاتِ إِلَى أَنْ شَرَعَ سَفْرٌ فِي الْإِعْرَاقِ وَقَدْ شَفَقْتُ
مِنَ الْإِغْرَاقِ فَعَادَنِي عِيدٌ مِنْ تَذْكَارِ الْوَطَنِ وَالْحَنِينِ إِلَى
الْعَطَنِ فَقَوَّضْتُ خِيَامَ الْغَيْبَةِ وَأَسْرَجْتُ جَوَادَ الْأَوْبَةِ
وَلَمَّا تَأَهَّبَتِ الرِّفَاقُ وَاسْتَتَبَّ الِاتِّفَاقُ الْجَنَا مِنَ الْمُسَيِّرِينَ
اسْتِصْحَابَ الْخَفِيرِ فَرُدْنَاهُ مِنْ كُلِّ قَبِيلَةٍ وَأَعْمَلْنَا فِي

تحصيله ألف حيلة فأعوز وجدانه في الأحياء
حتى خلنا أنه ليس من الأحياء فحارت بعوزه عزوم
السيارة واشتدوا بباب جيرون للاستشارة فما زالوا
بين عقد وحل وشزر وسحل إلى أن نفد التناجي وقنط
الراجي وكان حذتهم شخص ميسمه ميسم الشبان و
ملبوسه لبوس الرهبان وبيده سبحة النسوان وفي
عينيه ترجمة النشوان وقد قيد لحظه بالجمع
وأرهف أذنه لاستراق السمع فلما آنس انكفاءهم

وكد برح له خفاؤهم . قال لهم يا قوم ليفرخ روعكم + وليأمن

سربكم فما خبركم بما يسر روعكم + ويبدد قطوعكم قال الراوي

فاستطلعنا منه طلع الخفارة + واستنبأناه الجعالة عن السفارة

فزعم انها كلمات لقنها في المنام + ليحترس بها من كيد الانام

فجعل بعضنا يومض الى بعض + ويقلب طرفه بين لحظ

وغض + وتبين له انا استضعفنا الخبر + واستشعرنا الخور

قال ما بالكم اتخذتم جدي عبثا + وجعلتم تبري خبثا + و

لطالما والله جبت مخاوف الاقطار + وولجت مقاحم الاخطار

فَعُنِيتُ بِمَا عَنَّ مُصَاحَبَةِ خَفِيرٍ، وَاسْتِصْحَابِ جَفِيرٍ،
ثُمَّ إِنِّي سَأَتَّقِي مَا رَابَكُمْ، وَاسْتَشْعِرُ الْحَذَرَ الَّذِي نَابَكُمْ،
بِأَنْ أُوَافِقَكُمْ فِي الْبَدَاوَةِ، وَأُرَافِقَكُمْ فِي السَّمَاوَةِ، فَإِنْ صَدَقَكُمْ
وَعْدِي فَاحْمَدُوا مَسْعَدِي، وَأَسْعِدُوا جَدِّي، وَإِنْ
كَذَبَكُمْ فَمِي، فَمَزِّقُوا أَدَمِي، وَأَرِيقُوا دَمِي، قَالَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ
فَأَلْهَمَنَا تَصْدِيقُ رُؤْيَاهُ، وَتَحْقِيقُ مَا رَوَاهُ، فَنَزَعْنَا عَنْ
مُجَادَلَتِهِ، وَاسْتَهَمْنَا عَلَى مُعَادَلَتِهِ، وَرَفَضْنَا بِقَوْلِهِ
عُذْرَ الرَّبَائِثِ، وَأَلْغَيْنَا اتِّقَاءَ الْعَابِثِ، وَالْعَائِثِ، وَمَا عَلِمْتُ

الرِّحَالِ وَاٰزِفَ التَّرحَالِ اِستَنزَلنَا كَلِمَاتِهِ الوَاقِيَةَ بِتَجعَلَهَا

الوَاقِيَةَ البَاقِيَةَ فَقَالَ لِيَقرَأ كُلٌّ مِنكُم اُمَّ القُرآنِ كُلَّمَا اَطَلَّ

المَلَوَانِ ثُمَّ لِيَقُل بِلِسَانٍ خَاضِعٍ وَصَوتٍ خَاشِعٍ اَللّٰهُمَّ

يَا مُحيِيَ الرُّفَاتِ وَيَا دَافِعَ الاٰفَاتِ وَيَا وَاقِيَ المَخَافَاتِ وَيَا كَرِيمَ

المُكَافَاةِ وَيَا مَوئِلَ العُفَاةِ وَيَا وَلِيَّ العَفوِ وَالمُعَافَاةِ صَلِّ عَلٰى

مُحَمَّدٍ خَاتَمِ اَنبِيَائِكَ وَمُبَلِّغِ اَنبَائِكَ وَعَلٰى مَصَابِيحِ اُسرَتِهِ

وَمَفَاتِيحِ نُصرَتِهِ وَاَعِذنِي مِن نَزَغَاتِ الشَّيَاطِينِ وَنَزَوَاتِ

السَّلَاطِينِ وَاِعنَاتِ البَاغِينَ وَمُعَانَاةِ الطَّاغِينَ وَمُعَادَاةِ

عـه قد تقدم حل هذه العبارة الى قوله في عبادك الصالحين في الصفحة السابقة صـ ١٨٦ فراجعها ١٢

العادين وعدوان المعادين وغلب الغالبين وسلب
السالبين وحيل المحتالين وغيل المغتالين اجرني اللهم
من جور المجاورين ومجاورة الجائرين وكف عني اكف
الظالمين واخرجني من ظلمات الظالمين وادخلني برحمتك
في عبادك الصالحين اللهم حطني في تربتي وغربتي وغيبتي
واوبتي ونجعتي ورجعتي وتصرفي ومنصرفي وتقلبي و
منقلبي واحفظني في نفسي ونفائسي وعرضي وعرضي و
عددي وعددي وسكني ومسكني وحولي وحالي ومالي ومآلي

ولا تمحق بي تغييرا ولا تسلط علي مغيرا واجعل لي من لدنك

سلطانا نصيرا اللهم احرسني بعينك وعونك واخصصني

بامنك ومنك وتولني باختيارك وخيرك ولا تكلني الى

كلاءة غيرك وهب لي عافية غير عافية وارزقني رفاهية

غير واهية واكفني مخاشي اللاواء واكنفني بغواشي الآلاء ولا

تظفر بي اظفار الاعداء انك سميع الدعاء ثم اطرق لا يدير لحظا

ولا يحير لفظا حتى قلنا قد ابلسته خشية او اخرسته غشية

ثم اقنع راسه وصعد انفاسه وقال اقسم بالسماء ذات

الأبراج والأرض ذات الفجاج والماء الثجاج والسراج

الوهاج والبحر العجاج والهواء والعجاج إنها لمن أيمن العوذ

وأغنى عنكم من لابسي الخوذ من درسها عند ابتسام

الفلق لم يشفق من خطب إلى الشفق ومن ناجى بها

طليعة الغسق أمن ليلته من السرق + قال فتلقفناها

حتى أتقناها + وتدارسناها + لكي لا ننساها + ثم سرنا

نزجي الحمولات + بالدعوات لا بالحداة ونحمي الحمولات +

بالكلمات لا بالكماة + وصاحبنا يتعهدنا بالعشي

قد تقدم حل هذه العبارة الى قوله المختوم في الصفحة السابقة فراجعها ١٢

والعداة + ولا يستنجز منا العدات + حتى إذا عاينا أطلال

عانة + قال لنا الإعانة الإعانة فأحضرناه المعلوم و

المكتوم وأريناه المحكوم والمختوم + وقلنا له اقض ما أنت

قاض + فما تجد فينا غير راض - فما استخفه سوى الخف

والزين + ولا حلي بعينه غير الحلي والعين + فاحتمل منهما

وقره + وناء بما يسد فقره + ثم خالسنا مخالسة الطرار + وانصلت

منا انصلات الفرار + فأوحشنا فراقه + وأدهشنا امتراقه

ولم نزل ننشده بكل ناد + ونستخبر عنه كل غاد وهاد

إلى أن قيل إنه مذ دخل عانة ما زايل الحانة

فأغراني خُبث هذا القول بسبكه والانسلاك فيما

لستُ من سلكه فادّلجتُ إلى الدنّ سكرةً في هيئة منكرة

فإذا الشيخ في حُلّةٍ ممصّرة بين دِنانٍ ومعصرة وحوله

سُقاةٌ تبهر وشموعٌ تزهر وآسٌ وعبهر ومزمارٌ ومزهر

وهو تارةً يستبزل الدِّنان وطوراً يستنطق العيدان

ودفعةً يستنشق الريحان وأخرى يغازل الغزلان فلمّا

عثرتُ على لبسه وتفاوتِ يومه من أمسه قلتُ له

190

أَوْلَى لَكَ يَا مَلْعُونُ ، أَنَسِيتَ يَوْمَ جَيْرُونَ ، فَضَحِكَ

مُسْتَغْرِبًا ثُمَّ أَنْشَدَ مُطْرِبًا

لَزِمْتُ السِّفَارْ ، وَجُبْتُ الْقِفَارْ ، وَعِفْتُ النِّفَارْ

لِأَجْنِيَ الْفَرَحْ

وَخُضْتُ السُّيُولْ ، وَرُضْتُ الْخُيُولْ ، لِجَرِّ ذُيُولْ

الصِّبَى وَالْمَرَحْ

وَمِطْتُ الْوَقَارْ ، وَبِعْتُ الْعَقَارْ ، لِحَسْوِ الْعُقَارْ

وَرَشْفِ الْقَدَحْ

١٩١

ولولا الطماح الى شرب راح لما كان باح

فسمى بالملح

ولا كان ساق دهاق الرفاق لارض العراق

بحمل السبح

فلا تغضبن ولا تصخبن ولا تعتبن

فعذرى وضح

ولا تعجبن لشيخ اسن بمغنى اغن

ودن طفح

فان المدام تقوى العظام وتشفى السقام

وتنفى الترح

واصفى السرور اذا ما الوقور اماط ستور

الحيا واطرح

واح لي الغرام ‹ اذا المستهام › ازال اكتتام

الهوى وافتضح

فبح بهواك ‹ وبرّد حشاك › فزند اساك

بلا قد قدح

وداو الكلوم ‹ وسل الهموم › ببنت الكروم

التي تقترح

وخص الغبوق ‹ بساق يسوق › بلا المشوق

	إذا ما طمح	
وشادٍ يشيد × بصوتٍ قيد + جبال الحديد		
	لها إن صدح	
٥٢ وغاص النصيح + الذي لا يبيح + وصال المليح		
	إذا ما سمح	
٥٣ وجل في المجال × ولو بالمحال × ودع ما يقال		
	وخذ ما صلح	
وفارق أباك × إذا ما أباك + ومدّ شباك		

فَصِلْ مَن سَمَحْ

وَصَافِ الخليلِ + وَنَافِ البخيلِ + وَوَالِ الجميلْ

وَوَالِ المَنيحْ

ولُذْ بالمتابِ + أمَامَ الذّهابِ + فمن دقَّ + بابَ

كريمٍ فُتِحْ

فقلتُ لهُ بَخٍ بَخٍ لِروايتِكَ وأُفٍّ وتُفٍّ لِغوايتِكَ × فباللهِ

من أيِّ الأعياصِ عيصُكَ + فقد أعضلني × عويصُكَ ×

فقالَ مَا أُحبُّ أنْ أُفصِحَ عنّي + ولكنّي سأُكنّي ×

أنا أُطروفةُ الزمانِ وأُعجوبةُ الأُمَمْ

وأنا الحُوَّلُ الذي احتالَ في العُربِ والعجَمْ

غيرَ أنّي ابنُ حاجةٍ هاضَهُ الدهرُ واهتضَمْ

وأبو صِبيةٍ بدَوا مثلَ لحمٍ على وضَمْ

وأخو العَيلةِ المُعيلُ إذا احتالَ لم يُلَمْ

(قال الراوي) فعرفتُ حينئذٍ أنّهُ أبو زيدٍ ذو الرَّيبِ والعَيبِ ومُسوِّدُ وجهِ الشَّيبِ وساءني عِظَمُ تمرُّدِهِ وقُبحُ تورُّدِهِ فقلتُ لهُ بلسانِ الأنفةِ وإدلالِ المعرفةِ

ألم يأنِ لك يا شيخنا + أن تقلع عن الخنى + فتضجّر

وزمجر وتنكّر وفكّر + ثم قال إنها ليلة مراحٍ لا تلاحٍ

ونهزة شرب راحٍ لا كفاحٍ + فعدّ عمّا بدا + إلى أن نتلاقى

غدا + ففارقته فرقًا من عربدته + لا تعلّقًا بعدته و

بتّ ليلتي لا يساجلني الندم + على نقلي خطا القدم + إلى

ابنة الكرم لا الكرم وعاهدت الله سبحانه وتعالى

أن لا احضر بعدها حانة نبّاذ + ولو أعطيت ملك

بغداذ + وأن لا أشهد معصرة الشراب + ولو ردّ على

عصر الشباب، ثم إنّا رحلنا العيس وقت التغليس

وخلّينا بين الشيخين أبي زيد وإبليس

المقامة الثالثة عشرة البغدادية

روى الحارث بن همام قال ندوت بضواحي الزوراء

مع مشيخة من الشعراء لا يعلق لهم مبارٍ بغبار ولا يجري

معهم ممارٍ في مضمار، فأفضنا في حديث يفضح الأزهار

إلى أن نصفنا النهار، فلما غاض درّ الأفكار وصبت

النفوس إلى الأوكار لمحنا عجوزا تقبل من البعد وتحضر

احضار الجرد + وقد استتلت صبية احقف من المغازل

واضعف من الجوازل + فما كذبت اذ رأتنا + ان عرتنا

حتى اذا ما حضرتنا + قالت حيا الله المعارف وان لم يكن

معارف + اعلموا يا آمال الآمل + وثمال الارامل + انى من سروات

القبائل + وسريات العقائل + لم يزل اهلى وبعلى يحلون

الصدر + ويسيرون القلب + ويمطون الظهر + ويولون

اليد + فلما اردى الدهر الاعضاد + وفجع بالجوارح

الاكباد + وانقلب ظهرا لبطن + نبا الناظر + وجفا الحاجب

وَذَهَبَتِ الْعَيْنُ وَفُقِدَتِ الرَّاحَةُ + وَصَلَدَ الزَّنْدُ
وَوَهَنَتِ الْيَمِينُ وَضَاعَ الْيَسَارُ وَبَانَتِ الْمَرَافِقُ وَلَمْ يَبْقَ
لَنَا ثَنِيَّةٌ وَلَا نَابٌ فَمُذِ اغْبَرَّ الْعَيْشُ الْأَخْضَرُ + وَازْوَرَّ الْمَحْبُوبُ
الْأَصْفَرُ + اِسْوَدَّ يَوْمِيَ الْأَبْيَضُ + وَابْيَضَّ فَوْدِيَ الْأَسْوَدُ
حَتَّى رَثَى لِيَ الْعَدُوُّ الْأَزْرَقُ + فَحَبَّذَا الْمَوْتُ الْأَحْمَرُ وَ
تِلْوِي مَنْ تَرَوْنَ عَيْنُهُ فُرَارُهُ + وَتَرْجُمَانُهُ اصْفِرَارُهُ
قُصْوَى بُغْيَةِ أَحَدِهِمْ ثُرْدَةٌ + وَقُصَارَى أُمْنِيَّتِهِ
بُرْدَةٌ + وَكُنْتُ آلَيْتُ أَنْ لَا أَبْذُلَ الْحُرَّ إِلَّا لِلْحُرِّ وَلَوْ أَنِّي

مُتُّ مِنَ الضُّرِّ، وقد ناجَتْني القَرونةُ، بأن توجَدَ عندَكُمُ

المَعونةُ، وآذَنَتْني فِراسةُ الحَوْباءِ، بأنّكُم يَنابيعُ الحِباءِ،

فنضَّرَ اللهُ امْرأً أبَرَّ قَسَمي، وصدَّقَ توسُّمي، ونظرَ إليّ بعَيْنٍ

يُقذيها الجُمودُ، ويُقذّيها الجُودُ، قال الحارثُ بنُ همّامٍ

فهِمْنا براعةَ عِبارتِها، ومُلَحَ استِعارَتِها، وقُلْنا لها قد

فتَنَ كلامُكِ، فكيفَ إلحامُكِ، فقالتْ أُفجِّرُ الصّخْرَ ولا فخْرَ،

فقُلْنا إنْ جعلتِنا مِنْ رُواتِكِ، لمْ نبخَلْ بمُواساتِكِ،

فقالتْ لأُرِيَنّكُمْ أوّلاً شِعاري، ثمّ لأُرْوِيَنّكُمْ أشْعاري،

فابرزت ودن درع دريس وبرزت بردة عجوز دريس

وانشأت تقول

اشكو الى الله اشتكاء المريض	ريب الزمان المتعدي البغيض
يا قوم اني من اناس غنوا	دهرا وجفن الدهر عنهم غضيض
فخارهم ليس له دافع	وصيتهم بين الورى مستفيض
كانوا اذا ما نجعة اعوزت	في السنة الشهباء روضا اريض
تشب للسارين نيرانهم	ويطعمون الضيف لحما غريض

مابات جارٌ لهم ساغباً ... ولا لروعٍ قال حال الجريض

فغيّضت منهم صروف الردى ... بحار جودٍ لم تخلها تغيض

وأودعت منهم بطون الثرى ... أُسد التحامي وأُساة المريض

فمحملي بعد المطايا المطا ... وموطئي بعد اليفاع الحضيض

وأفرخي ما تأتلي تشتكي ... بؤساً له في كل يوم وميض

إذا دعا القانت في ليله ... مولاه نادوه بدمعٍ يفيض

يا رازق النعّاب في عشّه ... وجابر العظم الكسير المهيض

أَتِحْ لَنَا اللّٰهُمَّ مَنْ عِرْضُهُ ... مِنْ دَنَسِ الذَّمِّ نَقِيٌّ رَحِيضْ

يُطْفِئُ نَارَ الْجُوعِ عَنَّا وَلَوْ ... بِمَذْقَةٍ مِنْ حَازِرٍ أَوْ مَخِيضْ

فَهَلْ فَتًى يَكْشِفُ مَا نَابَهُمْ ... وَيَغْنَمُ الشُّكْرَ الطَّوِيلَ الْعَرِيضْ

فَوَالَّذِي تَعْنُو النَّوَاصِي لَهُ ... يَوْمَ وُجُوهُ الْجَمْعِ سُودٌ وَبِيضْ

لَوْلَاهُمُ لَمْ تَبْدُ لِي صَفْحَةٌ ... وَلَا تَصَدَّيْتُ لِنَظْمِ الْقَرِيضْ

قَالَ الرَّاوِي، فَوَاللّٰهِ لَقَدْ صَدَعَتْ بِأَبْيَاتِهَا أَعْشَارَ الْقُلُوبِ، وَاسْتَخْرَجَتْ خَبَايَا الْجُيُوبِ، حَتَّى مَاحَهَا مَنْ دِينُهُ الْاِمْتِيَاحُ، وَارْتَاحَ لِرِفْدِهَا مَنْ لَمْ يَخَلْهُ يَرْتَاحُ، فَلَمَّا

تولّت + منابرٍ كلّ إلى وأوت تبرًّا جيبها عمّ اقفوا

فاشرأبّت + فاغر بالشكر وفوها + الأصاغر يتلوها

فكفلت بزّها مواقع لتبلو سبرها إلى ممرّها بعد الجماعة

شر اقفوا ونفضت + المرموز السرّ باستنباط لهم

مختصّة بالأنام مغتصّة سوق إلى انتهت حتّى + العجوز

الصبية من وامّلست + الغمار في فانغمست + بالزحام

فأماطت + خالٍ مسجد إلى + بالٍ بخلق عاجت ثمّ + الأغمار

خصاص من ولمحها + النقاب ونضت + الجلباب

البابَ + وارقُبْ ما ستُبدِي مِنَ العُجابِ + فلمّا انسرّتْ

أُهبةُ الخفرِ + رأيتُ مُحيّا ابي زيدٍ قد سفرَ + فهممتُ

بأنْ أهجُمَ عليهِ لأُعنّفَهُ على ما أجرى إليهِ فاسلنقى

اسلنقاءَ المتمرّدينَ + ثمّ رفعَ عقيرةَ المغرِّدينَ

واندفعَ يُنشِدُ

يا ليتَ شِعري أدهرِي	أحاطَ عِلماً بقدرِي
وهلْ درى كُنهَ غورِي	في الخُدعِ أمْ ليسَ يدرِي
كمْ قدْ قمرتُ بنيهِ	بِحيلتِي وبِمكرِي

وكم برزت بعرف عليهم وبنكر

اصطاد قوما بوعظ وآخرين بشعر

واستفز بخل عقلا وعقلا بخمر

وتارة انا صخر وتارة اخت صخر

ولو سلكت سبيلا مألوفة طول عمري

لخاب قدحي وقدحي ودام عسري وخسري

فقل لمن لام هذا عذري فدونك عذري

قال الحرث بن همام فلما ظهرت على جلية امره وبدعه

أثره ، وما زخرف في شعره من عذره ، علمت أن شيطان

المريب ، لا يسمع التلقين ، ولا يفعل إلا ما يريد ، فثنيت

إلى أصحابي عناني ، وأبثثتهم ما أثبته عياني ، فوجموا

لضيعة الجوائز ، وتعاهدوا على حرمة العجائز ،

المقامة الرابعة عشرة المكية

حكى الحارث بن همام ، قال نهضت من مدينة السلام

لحجة الإسلام ، فلما قضيت بعون الله التفث ، واستبحت

الطيب والرفث ، صادف موسم الخيف ، معمعان

الصَّيْفَ فَاسْتَظْهَرْتُ لِلضَّرُورَةِ بِمَا يَقِي حَرَّ الظَّهِيرَةِ

فَبَيْنَمَا أَنَا أَخْتَطِرَافٌ + مَعَ رُفْقَةٍ ظِرَافٍ + وَقَدْ حَمِيَ وَطِيسُ

الْحَصْبَاءِ + وَأَعْشَى الْهَجِيرُ عَيْنَ الْحِرْبَاءِ + إِذْ هَجَمَ عَلَيْنَا شَيْخٌ

مُتَسَعْسِعٌ يَتْلُوهُ فَتًى مُتَرَعْرِعٌ + فَسَلَّمَ الشَّيْخُ تَسْلِيمَ أَدِيبٍ

أَرِيبٍ + وَحَاوَرَ مُحَاوَرَةَ قَرِيبٍ لَا غَرِيبٍ فَأَعْجَبَنَا مَا نَثَرَ مِنْ سِمْطِهِ وَعَجِبْنَا مِنَ

انْبِسَاطِهِ قَبْلَ بَسْطِهِ وَقُلْنَا لَهُ مَا أَنْتَ × وَكَيْفَ وَلَجْتَ

وما استأذنت، فقال أما أنا فعافٍ، وطالب إسعافٍ

وسرّ ضري غير خافٍ، والنظر إلى شفيعي كافٍ، وأما

الأسباب الذي علق به الارتياب، فما هو بعجابٍ، إذ

ما على الكرماء من حجابٍ، فسألناه أنّى اهتدى إلينا،

وبم استدلّ علينا، فقال إنّ للكرم نشرًا تنمّ به نفحاته،

وترشد إلى روضه فوحاته، فاستدللت بأرج نعمكم

على تبلّج عرفكم، وبشّرني تضوّع رندكم بحسن المنقلب

من عندكم، فاستخبرناه حينئذٍ عن لبانته، ليتكفّل

بإعانته . فقال إن لي مآربا + ولغيناي مطلبا + فقلنا له

كلا المرامين سيقضى + وكلا كما سوف يرضى ق

لكن الكبر الكبر + فقال أجل ومن دحا السبع الغبر

ثم وثب للمقال + كالمنشط من العقال + وأنشد

إني امرؤ مولع بي	بعد الوجي والتعب +
وشقتي شاسعة	يقصر عنها خببي +
وما معي خردلة	مطبوعة من ذهب +
وحيلتي منسدة	وحيرتي تلعب بي +

إِنِ ارْتَحَلْتُ رَاجِلًا | خِفْتُ دَوَاعِي الْعَطَبِ
وَإِنْ تَخَلَّفْتُ عَنِ الـ | ـرُّفْقَةِ ضَاقَ مَذْهَبِي
فَرَقُوا فِي صُعُدٍ | وَعَبَرُوا فِي صَبَبِ
وَأَنْتُمْ مُنْتَجَعُ الـ | ـرَّاجِي وَمَرْمَى الطَّلَبِ
هَاكُمْ مُنْهَلَّةً | وَلَا انْهِلَالَ السُّحُبِ
وَجَارُكُمْ فِي حَرَمٍ | وَوَفْرُكُمْ فِي حَرَبِ
مَا لَاذَ مُرْتَاعٌ بِكُمْ | فَخَافَ نَابَ النُّوَبِ
وَلَا اسْتَدَرَّ آمِلٌ | حِبَاكُمْ فَخُيِّبِ

فَانْعَطِفُوا فِي قِصَّتِي ❊ وَاحْتَسُوا مُنْقَلَبِي

فَلَوْ بَلَوْتُمْ عِيشَتِي ❊ فِي مَطْعَمِي وَمَشْرَبِي

لَسَاءَكُمْ ضُرِّيَ الَّذِي ❊ أَسْلَمَنِي لِلْكُرَبِ

وَلَوْ خَبَرْتُمْ حَسَبِي ❊ وَنَسَبِي وَمَذْهَبِي

وَمَا حَوَتْ مَعْرِفَتِي ❊ مِنَ الْعُلُومِ النُّخَبِ

لَمَا اعْتَرَتْكُمْ شُبْهَةٌ ❊ فِي أَنَّ دَائِي أَدَبِي

فَلَيْتَ أَنِّي لَمْ أَكُنْ ❊ أُرْضِعْتُ ثَدْيَ الْأَدَبِ

فَقَدْ دَهَانِي شُؤْمُهُ ❊ وَعَقَّنِي فِيهِ أَبِي

فقلنا له أمّا أنت فقد صرّحت أنباؤك بفاقتك

وعطب ناقتك، وسنمطيك ما يوصلك الى بلدك

فأما مأربة ولدك، فقال له قم يا بنيّ كما قام أبوك

وفُه بما في نفسك لا فُضّ فوك، فنهض نهوض البطل

للبراز، وأصلت لسانا كالعضب الجراز، وأنشأ يقول

يا سادةً في المعالي لهم مبانٍ مشيّد	ومن إذا ناب خطب قاموا بدفع المكيد
ومن يهون عليهم بذل الكنوز العتيد	أريد منكم شواءً وجردقًا وعصيد
فإن غلا فرقاق به توارى الشّهيد	أو لم يكن ذا ولا ذا فشبعة من ثريد

فَإِنْ تَعْدُ نَزْطاً فَجْوَةً وَنَهِيدَةً ... فَاحْضُرْ وَأَمَّا تَسْئَ وَلَوْ شَطْيُ مِزْوَدِيدَةٍ

وَزَوِّجُوهُ فَتَغْنَى لِمَا يُرِيحُ قَرِيبَةً ... وَالزَّادُ لَا بُدَّ مِنْهُ لِرِحْلَةٍ لِي بَعِيدَةٍ

وَأَنْتُمْ خَيْرُ رَهْطٍ تُدْعَوْنَ عِنْدَ الشَّدِيدَةِ ... أُبَدِّلُكُمْ كُلَّ يَوْمٍ لَهَا آيَاتٍ جَدِيدَةً

وَرَاحُكُمْ وَاصِلَةٌ شَمْلَ الصِّلَاتِ الْمُفِيدَةِ ... وَيُغْنِينِي فِي مَطَاوِي مَا تُرِيدُ زَهِيدَةً

وَفِي أَجْرٍ وَعُقْبَى تَقْبِسُ كُرَيْ حَمِيدَةً ... وَلِي نَتَائِجُ فِكْرٍ يَعْضُضْ كُلَّ قَصِيدَةٍ

(قَالَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ) فَلَمَّا رَأَيْنَا الشِّبْلَ يُشْبِهُ الْأَسَدَ أَرْحَلْنَا الْوَالِدَ وَزَوَّدْنَا الْوَلَدَ ۔ فَقَابَلَا الصُّنْعَ بِشُكْرٍ نَشْرًا رِدْيَتَهُ ۔ وَأَدْيَا بِدِيَتِهِ ۔ وَمَا عَزَمَا عَلَى

الانطلاق. وعقد اللي حلته حبك النطاق قلت للشيخ هل ضاهت عدتنا عدة عرقوب او هل بقيت حاجة في نفس يعقوب. فقال حاش لله وكلا بل جل معروفكم وجلى. فقلت له فدنا كما دناك وافدنا كما افدناك اين الدويرة. فقد ملكتنا فيك الحيرة. فتنفس تنفس من ادكر اوطانه. وانشد والشهيق يعتم لسانه.

سروج داري ولكن	كيف السبيل اليها
وقد اناخ الاعادي	بها واخنوا عليها

فوالتي سرت أبغي + حطّ الذنوب لديها
ما راق طرفي شيء + مذ غبت عن طرفيها

ثمّ اغرورقت عيناه بالدموع + وآذنت مدامعه بالهموع
فكره أن يستوكفها + ولم يملك أن يكفكفها
فقطع إنشاده المستحلى + وأوجز في الوداع وولّى +

المقامة الخامسة عشرة الفرضيّة

(أخبر الحرث بن همّام) قال أرقت ذات ليلة حالكة الجلباب + هامية الرباب ولا أرق صبّ طرد عن الباب +

وَمَتَى يَصِلُ الْاَحْبَابُ فَلَمْ تَزَلِ الْاَفْكَارُ يَهِجْنَ هَمِّي ۔ وَ

يُجِلْنَ فِي الْوَسَاوِسِ وَهْمِي ۔ حَتَّى تَمَنَّيْتُ لِمَضَضِ مَا عَانَيْتُ

اَنْ اُرْزَقَ سَمِيْرًا مِنَ الْفُضَلَاءِ ۔ لِيُقَصِّرَ طُوْلَ لَيْلَتِي اللَّيْلَاءِ

فَمَا انْقَضَتْ مُنْيَتِي ۔ وَلَا اَغْمَضْتُ مُقْلَتِي حَتَّى قَرَعَ

الْبَابَ قَارِعٌ ۔ لَهُ صَوْتٌ خَاشِعٌ ۔ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي لَعَلَّ

غَرْسَ التَّمَنِّي قَدْ اَثْمَرَ ۔ وَلَيْلَ الْحَظِّ قَدْ اَقْمَرَ ۔ فَنَهَضْتُ

اِلَيْهِ عَجْلَانَ ۔ وَقُلْتُ مَنِ الطَّارِقُ الْآنَ ۔ فَقَالَ

غَرِيْبٌ جَنَّهُ اللَّيْلُ ۔ وَغَشِيَهُ السَّيْلُ ۔

وَيَبْتَغِي الْإِيوَاءَ لَا غَيْرَ، وَإِذَا أَشْعَرُ قَدَمَ السَّيْرِ

قَالَ فَلَمَّا دَلَّ شُعَاعُهُ عَلَى شَمْسِهِ، وَنَمَّ عُنْوَانُهُ

بِسِرِّ طِرْسِهِ، عَلِمْتُ أَنَّ مُسَافَرَتَهُ غُنْمٌ، وَمُسَامَرَتَهُ

نُعْمٌ، فَفَتَحْتُ الْبَابَ بِابْتِسَامٍ، وَقُلْتُ ادْخُلُوهَا

بِسَلَامٍ، فَدَخَلَ شَخْصٌ قَدْ حَنَى الدَّهْرُ صَعْدَتَهُ

وَبَلَّ الْقَطْرُ بُرْدَتَهُ، فَحَيَّا بِلِسَانٍ عَضْبٍ، وَبَيَانٍ

عَذْبٍ، ثُمَّ شَكَرَ عَلَى تَلْبِيَةِ صَوْتِهِ، وَاعْتَذَرَ

مِنَ الطُّرُوقِ فِي غَيْرِ وَقْتِهِ، فَدَانَيْتُهُ بِالْمِصْبَاحِ

المُنتقِد وتأمّلتُه تأمُّلَ المُنتقِد فألفيتُه شيخَنا

أبا زيدٍ بلا ريبٍ ولا رجمِ غيبٍ فأحللتُه محلَّ من

أظفرني بقُصوى الطلبِ ونقلني من وقذِ الكُربِ

إلى روحِ الطربِ ثمَّ أخذ يشكو الأينَ وأخذتُ في

كيفَ وأينَ فقالَ أبلِعني ريقي فقد أتعبني طريقي

فظننتُه مستبطِناً للسغبِ متكاسِلاً لهذا السببِ

فأحضرتُه ما يُحضَرُ للضيفِ المفاجي في الليلِ الداجي

فانقبضَ انقباضَ المُحتشِمِ وأعرضَ إعراضَ البشِمِ

فَسُؤْتُ ظَنًّا بِامْتِنَاعِهِ وَأَحْفَظَنِي حَوْلُ طِبَاعِهِ حَتَّى كِدْتُ

أُغْلِظُ لَهُ فِي الْكَلَامِ + وَأُسْمِعُهُ هُجْرَ الْمَلَامِ + فَتَبَيَّنَ مِنْ

لَمَحَاتِ نَاظِرِي مَا خَامَرَ خَاطِرِي فَقَالَ يَا ضَعِيفَ الثِّقَةِ

بِأَهْلِ الْمِقَةِ عَدِّ عَمَّا أَخْطَرْتَهُ بِبَالِكَ وَاسْتَمِعْ إِلَيَّ لَا أَبَا لَكَ

فَقُلْتُ هَاتِ يَا أَخَا التُّرَّهَاتِ فَقَالَ اعْلَمْ أَنِّي بِتُّ الْبَارِحَةَ

حَلِيفَ إِفْلَاسٍ وَنَجِيَّ وَسْوَاسٍ + فَلَمَّا قَضَى اللَّيْلُ نَحْبَهُ

وَغَوَّرَ الصُّبْحُ شُهُبَهُ غَدَوْتُ وَقْتَ الْإِشْرَاقِ + إِلَى بَعْضِ

الْأَسْوَاقِ + مُتَصَدِّيًا بِالصَّيْدِ يَسْنَحُ + أَوْ جَدًّا يَسْمَحُ

فَلَحَظْتُ بِهَا ثَمَرًا قَدْ حَسُنَ تَصْفِيفُهُ وَأَحْسَنَ الْمُبِيعَهُ
مَصِيفُهُ وَجُمِعَ عَلَى التَّحْقِيقِ صَفَاءَ الرَّحِيقِ وَقُنُوءَ الْعَقِيقِ
وَقُبَالَتَهُ حَلْبَاءُ قَدْ بَرَزَ كَالْإِبْرِيزِ الْأَصْفَرِ وَتَجَلَّى فِي
اللَّوْنِ الْمُزَعْفَرِ فَهُوَ يُثْنِي عَلَى طَاهِيهِ بِلِسَانِ تَنَاهِيهِ
وَيُصَوِّبُ رَأْيَ مُشْتَرِيهِ وَلَوْ نَقَدَ حَبَّةَ الْقَلْبِ فِيهِ
فَاسْتَرَتْنِي الشَّهْوَةُ بِأَشْطَانِهَا وَأَسْلَمَتْنِي الْعَيْمَةُ إِلَى
سُلْطَانِهَا فَبَقِيتُ أَحْيَرَ مِنْ ضَبٍّ وَأَذْهَلَ
مِنْ صَبٍّ لَا أَجِدُ مَا يُوصِلُنِي إِلَى نَيْلِ الْمُرَادِ

وَلَذَّةُ الْاِزْدِيَادِ ۔ وَلَا قَدَمٌ يُطَاوِعُنِي عَلَى الذَّهَابِ ×

مَعَ حُرْقَةِ الْاِلْتِهَابِ ۔ لٰكِنْ حَدَانِي إِلَى الْقَرْمِ وَسَوْرَتُهُ ۔ وَ

السَّغَبُ وَفَوْرَتُهُ ۔ عَلَى أَنْ أَنْتَجِعَ كُلَّ أَرْضٍ ۔ وَأَقْتَحِمَ مِنَ

الْوِرْدِ بِرَضٍ ۔ فَلَمْ أَزَلْ سَحَابَةَ ذٰلِكَ النَّهَارِ ۔ أُدْلِي دَلْوِي

إِلَى الْأَنْهَارِ ۔ وَهِيَ لَا تَرْجِعُ بِبَلَّةٍ ۔ وَلَا تَجْلُبُ نَقْعَ غُلَّةٍ ۔ إِلَى

أَنْ صَغَتِ الشَّمْسُ لِلْغُرُوبِ ۔ وَضَعُفَتِ النَّفْسُ مِنَ اللُّغُوبِ

فَرُحْتُ بِكَبِدٍ حَرَّى ۔ وَانْثَنَيْتُ أُقَدِّمُ رِجْلًا وَأُؤَخِّرُ أُخْرَى

وَبَيْنَمَا أَنَا أَسْعَى وَأَقْعُدُ وَأَهُبُّ وَأَرْكُدُ إِذْ قَابَلَنِي شَيْخٌ

يَتَأَوَّهُ آهَةَ الثَّكْلَانِ وَعَيْنَاهُ تَهْمِلَانِ فَمَا شَغَلَنِي مَا

أَنَا فِيهِ مِنْ دَاءِ الذِّيبِ وَالْخَوَى الْمُذِيبِ عَنْ تَعَاطِي مُخَالَتِهِ

وَالطَّمَعِ فِي مُخَاتَلَتِهِ فَقُلْتُ لَهُ يَا هٰذَا إِنَّ لِبُكَائِكَ سِرًّا

وَوَرَاءَ تَحَرُّقِكَ لَشَرًّا فَأَطْلِعْنِي عَلَى بُرَحَائِكَ وَاتَّخِذْنِي

مِنْ نُصَحَائِكَ فَإِنَّكَ سَتَجِدُ مِنِّي طَبًّا آسِيًا أَوْ عَوْنًا مُوَاسِيًا

فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا تَأَوُّهِي مِنْ عَيْشٍ فَاتَ وَلَا مِنْ دَهْرٍ افْتَاتَ

بَلْ لِانْقِرَاضِ الْعِلْمِ وَدُرُوسِهِ وَأُفُولِ أَقْمَارِهِ وَشُمُوسِهِ

فقلتُ وأيُّ حادثةٍ نجمت وقضيةٍ استُعجمت حتى
هاجت لك الأسف على فقدِ من سلف فأبرزَ رقعةً
من كمّه وأقسم بأبيه وأمّه لقد أنزلها بأعلام المدارس
فما امتازوا عن الأعلام الدوارس واستنطق لها أحبار
المحابر فخرسوا ولا خرس سكّان المقابر فقلت أرِنيها
فلعلّي أُغني فيها فقال ما أبعدتَ في المرام فرُبّ
رميةٍ من غير رامٍ ثم ناولنيها فإذا المكتوب فيها

أيها العالم الفقيه الذي فا ... ق ذكاءً فما له من شبيه

أفتنا في قضيةٍ حار عنها	كلُّ قاضٍ وحار كلُّ فقيه
رجلٌ مات عن أخٍ مسلمٍ حرٍّ	تقيٍّ من أمّه وأبيه
وله زوجةٌ لها أيها الحبر	أخٌ خالصٌ بلا تمويه
فحوت فرضها وحاز أخوها	ما تبقّى بالإرث دون أخيه
فاشفنا بالجواب عمّا سألنا	فهو نصٌّ لا خلف يوجد فيه

فلمّا قرأت شعرها، ولمحت سرّها، قلت له على الخبير بها سقطت وعند ابن بجدتها حططت، إلا أني مضطرم الأحشاء، مضطرٌّ إلى العشاء، فأكرم مثواي ثم استمع فتواي

فقال لقد انصفت في الاشتراط + وتجافيت عن الاشتط

فصر معي الى مربعي لتظفر بما تبتغي + وتتقلب كما ينبغي قال

فصاحبته الى ذراه + كما حكم الله + فادخلني بيتا احرج

من التابوت واوهن من بيت العنكبوت الا انه

جبر ضيق ربعه بتوسعة ذرعه فحكمني في القرى

ومطايب ما يشتري + فقلت اريد زهي راكب على

اشهى مركوب + وانفع صاحب مع اضر مصحوب فافكر

ساعة طويلة + ثم قال لعلك تعني بنت نخلة مع

٢٢٤

لبا سخيلة فقلت ابآهما عنيت ولاجلهما تعنيت فنهض

نشيطا ثم ربض مستشيطا وقال اعلم اصلحك الله ان

الصدق نباهة والكذب عاهة فلا يحملنك الجوع

الذى هو شعار الانبياء وحلية الاولياء على ان

تلحق بمن مان وتتخلق بالخلق الذى يجانب الايمان

فقد تجوع الحرة ولا تاكل بثديها وتابى الدنية و

لو اضطرت اليها ثم انى لست لك بزبون ولا اغضى على

صفقة مغبون وها انا قد انذرتك قبل ان يهتك

السَّبْتَ وَنَتَعَاهَدَ فِيمَا بَيْنَنَا الْوَتْرَ فَلَا تُلْغِ تَدَبُّرَ الْإِنْذَارِ

وَحَذَارِ مِنَ الْمُكَاذَبَةِ حَذَارِ فَقُلْتُ لَهُ وَالَّذِي حَرَّمَ

أَكْلَ الرِّبَا وَأَحَلَّ أَكْلَ اللِّبَا مَا فُهْتُ بِزُورٍ وَلَا دَلَّيْتُكَ

بِغُرُورٍ وَسَتَخْبُرُ حَقِيقَةَ الْأَمْرِ وَتَحْمَدُ بَذْلَ اللِّبَا وَالتَّمْرِ

فَهَشَّ هَشَاشَةَ الْمَصْدُوقِ وَانْطَلَقَ مُعَجِّلًا إِلَى السُّوقِ فَمَا كَانَ

بِأَسْرَعَ مِنْ أَنْ أَقْبَلَ بِهِمَا يَدَاهُ وَوَجْهُهُ مِنَ التَّعَبِ يَكْلَحُ

فَوَضَعَهُمَا لَدَيَّ وَوَضَعَ الْمِنَّةَ عَلَيَّ وَقَالَ اضْرِبِ الْجَيْشَ بِالْجَيْشِ

لِتَحْظَى بِلَذَّةِ الْعَيْشِ فَحَسَرْتُ عَنْ سَاعِدِ النَّهَمِ وَحَمَلْتُ حَمْلَةَ الْفِيلِ

الملتهم وهو يلحظني كما يلحظ الحنق ويود من الغيظ

لو اختنق حتى اذا هلقمت النوعين وغادرتهما اثرا بعد

عين اقردت حيرة في اظلال البيات وفكرة في جواب الابيات

فما لبث ان قام واحضر الدواة والاقلام وقال قد ملأت

الجراب فامل الجواب والا فتهيأ ان تكلت لاغترام ما

اكلت فقلت له ما عندي الا التحقيق فاكتب الجواب وبالله التوفيق

قل لمن يلغز المسائل اني	كاشف سرها الذي تخفيه
ان ذا الميت الذي قدم الشرع	اخا عرسه على ابن ابيه

رجل زوج ابنه عن رضا ... بجارية له لا غرو فيه

ثم مات ابنه وقد علقت منه ... فجاءت بابن يسر ذويه

فهو ابن ابنه بغير مراء ... واخو عرسه بلا تمويه

وابن الابن الصريح ادنى الى الجد ... واولى بارثه من اخيه

فلذا حين مات اوجب للزوجة ... ثمن التراث تستوفيه

وحوى ابن ابنه الذي هو في الاصل ... اخوها من امها باقيه

وتخلى الاخ الشقيق من الارث ... وقلنا يكفيك ان تبكيه

هاك مني الفتيا التي يحتذى بها ... كل قاض يقضي وكل فقيه

قَالَ فَلَمَّا أَثْبَتَ الْجَوَابَ وَاسْتَثْبَتَ مِنِّي الصَّوَابَ قَالَ
لِي أَهْلُكَ وَاللَّيْلَ فَشَمِّرِ الذَّيْلَ وَبَادِرِ السَّيْلَ فَقُلْتُ إِنِّي
بِدَارِ غُرْبَةٍ وَفِي إِيوَائِي أَفْضَلُ قُرْبَةٍ لَا سِيَّمَا وَقَدْ أَغْدَفَ
جُنْحُ الظَّلَامِ وَسَحَّ الرَّعْدُ فِي الْغَمَامِ فَقَالَ أُغْرُبْ عَافَاكَ
اللّٰهُ إِلَى حَيْثُ شِئْتَ وَلَا تَطْمَعْ فِي أَنْ تَبِيتَ فَقُلْتُ وَلِمَ ذَاكَ
مَعَ خُلُوِّ ذَرَاكَ قَالَ لِأَنِّي أَنْعَمْتُ النَّظَرَ فِي الْتِقَامِكَ مَا حَضَرَ
حَتَّى لَمْ تُبْقِ وَلَمْ تَذَرْ فَرَأَيْتُكَ لَا تَنْظُرُ فِي مَصْلَحَتِكَ
وَلَا تُرَاعِي حِفْظَ صِحَّتِكَ وَمَنْ أَمْعَنَ فِيمَا أَمْعَنْتَ وَبَطِنَ

ما تبطّنتُ لم يكن يخلص من كظّةٍ مُدنِفةٍ أو هيضةٍ

مُتلِفةٍ فدعني بالله كفافاً وأخرج عنّي ما دمتَ مُعافى

فوالذي يُحيي ويُميتُ ما لك عندي مبيتٌ فلمّا سمعتُ

الأليّةَ وبلوتُ بليّتهُ خرجتُ من بيته بالرغم وتزوّدتُ

الغمَّ تجودُ بي السماءُ وتخبطُ بي الظلماءُ وتنبحني الكلابُ

وتتقاذفُ بي الأبوابُ حتّى ساقني إليك لطفُ القضاءِ

فتشكرُ اليدَ البيضاءَ فقلتُ له أحبِبْ بلقائك

المُتاحِ إلى قلبي المُرتاحِ ثمّ أخذ يفتنُّ في حكاياته

وَشُمِطَ مُضْحِكَاتِهِ بِمُبْكِيَاتِهِ. إِلَى أَنْ عَطَسَ أَنْفُ الصَّبَاحِ

وَهَتَفَ دَاعِي الْفَلَاحِ. فَتَأَهَّبَ لِإِجَابَةِ الدَّاعِي. ثُمَّ عَطَفَ

إِلَى وَدَاعِي. فَعُقْتُهُ عَنِ الْانْبِعَاثِ. وَقُلْتُ الضِّيَافَةُ

ثَلَاثٌ. فَنَاشَدَ وَحَرَّجَ. ثُمَّ أَمَّ الْمَخْرَجَ. وَأَنْشَدَ إِذْ عَرَجَ.

لَا تَزُرْ مَنْ تُحِبُّ فِي كُلِّ شَهْرٍ	غَيْرَ يَوْمٍ وَلَا تَزِدْهُ عَلَيْهِ
فَاجْتِلَاءُ الْهِلَالِ فِي الشَّهْرِ يَوْمٌ	ثُمَّ لَا تَنْظُرُ الْعُيُونُ إِلَيْهِ

قَالَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ فَوَدَّعْتُهُ بِقَلْبٍ دَامِي الْقَرْحِ.

وَوَدِدْتُ لَوْ أَنَّ لَيْلَتِي بَطِيئَةُ الصُّبْحِ.

المقامة السادسة عشرة المغربية

حكى الحارث بن همام قال شهدت صلاة المغرب

في بعض مساجد المغرب فلما اديتها بفضلها وشفعتها

بنفلها اخذ طرفي رفقة قد انتبذوا ناحية وامتازوا

صافية وهم يتعاطون كاس المنافثة ويقتدحون

زناد المباحثة فرغبت في محادثتهم لكلمة تستفاد او ادب

يستزاد فسعيت اليهم سعي المتطفل عليهم وقلت لهم

اتقبلون نزيلا يطلب جنى الاسمار لا جنى الثمار ويبغي ملح الحوار

لا قلحاء الحوار فخلّوا لي الحبا • وقالوا مرحبا مرحبا • فلم

أجلس إلا كلمحة بارقٍ خاطفٍ • أو نغبة طائرٍ خائفٍ •

حتى غشينا جوّاب • على عاتقه جراب • فحيّانا بأكلمتين •

وحيّا المسجد بالتسليمتين • ثم قال يا أولي الألباب الفضل

اللباب • أما تعلمون أن أنفس القربات • تنفيس الكربات •

وأمتن أسباب النجاة • مواساة ذوي الحاجات • وإني

ومن أحلّني ساحتكم • وأتاح لي استماحتكم • لنبذ محلٍ قاصٍ •

وبريد صبيةٍ خماصٍ • فهل في الجماعة • من يفثأ عني حميّا

الجماعة، فقالوا له يا هذا إنك حضرت بعد العشاء ولم

يبق إلا فضلات العشاء، فإن كنت بها قنوعا، فما تجد فينا

منوعا، فقال إن أخا الشدائد ليقنع بلفاظات الموائد

ونفاضات المزاود، فأمر كل منهم عبده، أن يزوده ما عنده

فأعجبه الصنع وشكر عليه وجلس يرقب ما يحمل إليه ونشأنا

نحن إلى استثارة ملح الأدب وعيونه، واستنباط معينه من عيونه

إلى أن جلنا فيما لا يستحيل بالانعكاس كقولك ساكب كاس

فتداعينا إلى أن نستنبج له الأفكار ونفترع منه الأبكار

على أن ينظم البادي ثلاث جمانات في عقدة ثم تدرج

الزيادات من بعد، فيربع ذو ميمنته في نظمه ويسبع صاحب

ميسرته على رغمه (قال الراوي) وكنا قد انتظمنا عدة أصابع

الكف، وتألفنا ألفة أصحاب الكهف، فابتدر لعظم

محنتي صاحب ميمنتي، وقال (لم أخا ملم) وقال ميامنه

(كبر رجاء أجر ربك) وقال الذي يليه (من يرب إذا بر نم)

وقال الآخر (سكت كل من نم لك تكس) وأفضت النوبة

إلي، وقد تعين نظم السمط السباعي علي، فلم يزل فكري

يصوغ ويكبر ويثرى ويعسر وفي ضمن ذلك استطعم

فلا احد من يطعم الى ان ركد النسيم وصحصح التسليم

فقلت لاصحابي لو حضر السروجي هذا المقام لشفى الداء

العقام فقالوا لو نزلت هذه بإياس لامسك على ياس

وجعلنا نفيض في استصعابها واستغلاق بابها وذلك

الزور المعترى يلحظنا لحظ المزدرى ويؤلف الدرر ونحن لا

ندرى فلما عثر على افتضاحنا وتصويب صحصاحنا قال

يا قوم ان من العناء العظيم استيلاد العقيم والاستشفاء

بالسقيم وفوق كل ذي علم عليم + ثم اقبل علي وقال

سانوب منابك واكفيك ما نابك فان شئت ان

تنثر ولا تعثر + فقل مخاطبا لمن ذم البخل واكثر

العذل لذ بكل مؤمل اذا لم وملك بذل

وان احببت ان تنظم + فقل للذي تعظم +

اس ارملا اذا عرا	وارع اذا المرء اسا
اسند اخا نباهة	ابن اخاء دنسا
اسل جناب غاشم	مشاغب ان جلسا

أُسَرُّ إذا هَبَّ مِرًّا ... وأرمي بِهِ إذا رَسا

أُسكِنُ تَقَوَّ فعسى ... يُسْعِفُ وَقتٌ نَكَسا

قال فلمّا سَحَرَنا بآياتِه * وحَسَرْنا بِبُعْدِ غاياتِه * مَدَحْناه حتّى استعفى * ومنحناه إلى أن استكفى * ثمّ شمّرَ ثيابَه * وازدفرَ جِرابَه * ونَهَضَ يُنْشِدُ

لِلّهِ دَرُّ عِصابةٍ ... صُدُقِ المَقالِ مَقاوِلا

فاقوا الأنامَ فضائلًا ... مأثورةً وفواضِلا

حاورتُهم فوجدتُ سَحـ ... ـبانَ لديهم باقِلا

٢٤١

وحللت فيهم سائلا فلقيت جوداً سائلا

اقسمت لو كان الكرا م حيّاً لكانوا وابلا

ثم خطا قيد رمحين، وعاد مستعيذاً من الحين وقال

يا عز من عدم الآل وكنز من سلب المال إن الغاسق

قد وقب ووجه المحجة قد انتقب وبيني وبين كني

ليل دامس وطريق طامس فهل من مصباح يؤمنني

العثار ويبين لي الآثار قال فلما جيء بالملتمس وجلى

الوجه ضوء القبس رأيت صاحب صيدنا هو أبو زيدنا

فقلت لاصحابي هذا الذي اشرت الى انه اذا انطق اصاب
وان استمطر صاب فاتلعوا نحوه الاعناق واخذ قوابه
الاحداق وسألوه ان يسامرهم ليلته على ان يجبروا
عيلته فقال حبا لما احببتم ومرحبا بكم اذ رحبتم غير
اني قصدتكم واطفالي يتضورون من الجوع ويدعون
لي بوشك الرجوع وان استبطؤوني خامرهم الطيش ولم
يصف لهم العيش فدعوني لاذهب فاسد مخمصتهم
واسيغ غصتهم ثم انقلب اليكم على الاثر متاهبا للسمر

إِلَى السَّحَرِ فَقُلْنَا لِأَحَدِ الْغِلْمَةِ اتْبَعْهُ إِلَى فِئَتِهِ لِيَكُونَ

أَسْرَعَ لِفَيْئَتِهِ فَانْطَلَقَ مَعَهُ مُضْطَبِنًا جِرَابَهُ وَمُحْتَثًّا

إِيَابَهُ فَأَبْطَأَ إِبْطَاءً جَاوَزَ حَدَّهُ ثُمَّ عَادَ الْغُلَامُ وَحْدَهُ فَقُلْنَا

لَهُ مَا عِنْدَكَ مِنَ الْحَدِيثِ عَنِ الْخَبِيثِ فَقَالَ أَخَذَ بِي

فِي طُرُقٍ مُتْعِبَةٍ وَسُبُلٍ مُتَشَعِّبَةٍ حَتَّى أَفْضَيْنَا إِلَى دُوَيْرَةٍ

خَرِبَةٍ فَقَالَ هٰهُنَا مُنَاخِي وَوَكْرُ أَفْرَاخِي ثُمَّ اسْتَفْتَحَ بَابَهُ

وَاخْتَلَجَ مِنِّي جِرَابَهُ وَقَالَ لَعَمْرِي لَقَدْ خَفَّفْتَ عَنِّي وَاسْتَوْجَبْتَ

الْحُسْنَى مِنِّي فَهَاكَ نَصِيحَةً هِيَ مِنْ نَفَائِسِ النَّصَائِحِ

ومغارس المصالح وانشد

إذا ما حويت جنى نخلة ... فلا تقربنها إلى قابل

وإما سقطت على بيدر ... فحوصل من السنبل الحاصل

ولا تلبثن إذا ما لقطت ... فتنشب في كفة الحابل

ولا توغلن إذا ما سبحت ... فإن السلامة في الساحل

وخاطب بهابك كجاسوس ... وبراجلاً منك بالعاجل

ولا تكبرن على صاحب ... فما مل قط سوى الواصل

ثم قال اخزنها في تامورك واقتد بها في امورك و

بَادِرْ إِلَى صَحْبِكَ فِي كِلَاءَةِ رَبِّكَ فَإِذَا بَلَغْتَهُمْ فَأَبْلِغْهُمْ

تَحِيَّتِي وَاتْلُ عَلَيْهِمْ وَصِيَّتِي وَقُلْ لَهُمْ عَنِّي إِنَّ السَّهَرَ

فِي الْخُرَافَاتِ لَمِنْ أَعْظَمِ الْآفَاتِ وَلَسْتُ أَبْغِي احْتِرَاسِي

وَلَا أَجْلُبُ الْهَوَسَ إِلَى رَاسِي قَالَ الرَّاوِي فَلَمَّا وَقَفْنَا

عَلَى فَحْوَى شِعْرِهِ وَاطَّلَعْنَا عَلَى نُكْرِهِ وَمَكْرِهِ تَلَاوَمْنَا عَلَى

تَرْكِهِ وَالِاغْتِرَارِ بِإِفْكِهِ ثُمَّ تَفَرَّقْنَا بِوُجُوهٍ بَاسِرَةٍ وَصَفْقَةٍ خَاسِرَةٍ

الْمَقَامَةُ السَّابِعَةَ عَشَرَ الْقَهْقَرِيَّةُ

حَدَّثَ الْحَرِثُ بْنُ هَمَّامٍ قَالَ لَحَظْتُ فِي بَعْضِ مَطَارِحِ

٢٤٦

البين ومطامح العين فتية عليهم سيماء الحجا وطلاوة

نجوم الدجى وهم في مماراة مشتدة الهبوب ومباراة

مشتطة الالهوب فهزني لقصدهم هوى المحاضرة

واستحلاء جنى المناظرة فلما التحقت بوسطهم وانتظمت

في سمطهم قالوا أأنت ممن يلي في الهيجاء ويلقي دلوه

في الدلاء فقلت بل انا من نظارة الحرب لا من

أبناء الطعن والضرب فاضربوا عن حجاجي وافاضوا

في التحاجي وكان في مجموحة حلقتهم واكليل

رُفْقَتِهِمْ شَيْخٌ قَدْ بَرَتْهُ الْهُمُومُ وَلَوَّحَتْهُ السَّمُومُ

حَتّٰى عَادَ أَنْحَلَ مِنْ قَلَمٍ وَأَقْحَلَ مِنْ جَلَمٍ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ

يُبْدِي الْعُجَابَ إِذَا أَجَابَ وَيُنْسِي سَحْبَانَ كُلَّمَا أَبَانَ

فَأُعْجِبْتُ بِمَا أُوتِيَ مِنَ الْإِصَابَةِ وَالتَّبْرِيزِ عَلٰى تِلْكَ

الْعِصَابَةِ وَمَا زَالَ يَفْضَحُ كُلَّ مُعَمًّى وَيُصْمِي فِي كُلِّ مَرْمًى

إِلٰى أَنْ خَلَتِ الْجِعَابُ وَنَفِدَ السُّؤَالُ وَالْجَوَابُ فَلَمَّا

رَأَى انْقِبَاضَ الْقَوْمِ وَاضْطِرَارَهُمْ إِلَى الصَّوْمِ عَرَّضَ

بِالْمُطَارَحَةِ وَاسْتَأْذَنَ فِي الْمُفَاتَحَةِ فَقَالُوا لَهُ حَبَّذَا

قوله رأى انقباض القوم اي فناء زادهم واضطرارهم الى الصوم اي الامساك عن الكلام قال تعالى اني نذرت للرحمن صوما فلن اكلم اليوم

٢٤٧

وَمَنْ لَنَا بِذَا + فَقَالَ أَتَعْرِفُونَ رِسَالَةً أَرْضُهَا سَمَاؤُهَا +

وَصُبْحُهَا مَسَاؤُهَا + نُسِجَتْ عَلَى مِنْوَالَيْنِ + وَتَجَلَّتْ فِي لَوْنَيْنِ

وَصَلَّتْ إِلَى جِهَتَيْنِ + وَبَدَتْ ذَاتَ وَجْهَيْنِ + إِنْ جُبْتَ

مِنْ مَشْرِقِهَا + فَنَاهِيكَ بِرَوْنَقِهَا + وَإِنْ طَلَعْتَ مِنْ مَغْرِبِهَا

فَيَا لَعَجَبِهَا + قَالَ فَكَأَنَّ الْقَوْمَ رُمُوا بِالصُّمَاتِ + أَوْ حَقَّتْ

عَلَيْهِمْ كَلِمَةُ الْإِنْصَاتِ + فَمَا نَبَسَ مِنْهُمْ إِنْسَانٌ + وَلَا

فَاهَ لِأَحَدٍ مِنْهُمْ لِسَانٌ + فَحِينَ رَآهُمْ بُكْمًا كَالْأَنْعَامِ وَصُمُوتًا

كَالْأَصْنَامِ + قَالَ لَهُمْ قَدْ أَجَّلْتُكُمْ أَجَلَ الْعِدَّةِ + وَأَرْخَيْتُ

لكم طول المدة + ثم ههنا مجمع الشمل وموقف

الفصل فإن سمحت خواطركم مدحنا + وإن صلدت

زنادكم قدحنا فقالوا له والله ما لنا في لجة هذا

البحر مسبح + ولا في ساحله مسرح + فارح افكارنا

من الكد + وهب العطية بالنقد واتخذنا اخوانا

يثبون إذا وثبت + ويثبتون متى استثبت +

فاطرق ساعة + ثم قال سمعا لكم وطاعة + فاستملوا

مني + وانقلوا عني + الانسان صنيعة الاحسان ورب

لجميلِ فعلُ النّدبِ وشيمةُ الحُرِّ ذخيرةُ الحمدِ وكسبُ
الشُّكرِ استثمارُ السَّعادةِ وعنوانُ الكرمِ تباشيرُ البِشرِ
واستعمالُ المداراةِ يوجبُ المصافاةَ وعقدُ المحبّةِ
يقتضي النُّصحَ وصدقُ الحديثِ حليةُ اللِّسانِ و
فصاحةُ المنطقِ سحرُ الألبابِ وشركُ الهوى آفةُ
النُّفوسِ وملَلُ الخلائقِ شينُ الخلائقِ وسوءُ
الطَّمعِ يباينُ الورعَ والتزامُ الحزامةِ زمامُ السَّلامةِ
وتطلُّبُ المثالبِ شرُّ المعايبِ وتتبُّعُ العثراتِ يُدحضُ

المودّاتِ وخلوصُ النيّةِ + خلاصةُ العطيّةِ + و

تهنئةُ النوالِ + ثمنُ السؤالِ + وتكلُّفُ الكلفِ يسهّلُ

الخلفَ وتيقّنُ المعونةِ يسنّي المؤونةَ + وفضلُ الصدرِ

سعةُ الصدرِ + وزينةُ الرعاةِ مقتُ السعاةِ وجزاءُ

المدائحِ بثُّ المنائحِ + ومهرُ الوسائلِ + تشفيعُ

المسائلِ وجلبةُ الغوايةِ + استغراقُ الغايةِ

وتجاوزُ الحدِّ + يكلُّ الحدَّ + وتعدّي الأدبِ

يحبطُ القربَ + وتناسي الحقوقِ + ينشئُ العقوقَ

وتحاشي الريب، يرفع الرتب، وارتفاع الاخطار

باقتحام الاخطار، وتنوه الاقدار، بمواتاة الاقدار

وشرف الاعمال، في تقصير الآمال، واطالة

الفكرة، تنقيح الحكمة، وراس الرياسة،

تهذيب السياسة، ومع اللجاجة تلغى الحاجة

وعند الاوجال، تتفاضل الرجال، وبتفاضل

الهمم، تتفاوت القيم، وبتزيد السقي يهتز الندي

وبتحوّلِ الأحوالِ تتبيّنُ الأهوالُ وموجبُ الصبرِ ثمرةُ النصرِ

واستحقاقُ الأحمادِ بحسبِ الاجتهادِ ووجوبُ

الملاحظةِ كفاءُ المحافظةِ وصفاءُ الموالي بتعهّدِ

الموالي وتحلّي المروّاتِ بحفظِ الأماناتِ واختبارُ

الإخوانِ بتخفيفِ الأحزانِ ودفعُ الأعداءِ بكفّ

الأوداءِ وامتحانُ العقلاءِ بمقارنةِ الجهلاءِ وتبصّرُ

العواقبِ يؤمنُ المعاطبَ واتقاءُ الشنعةِ ينشرُ

السمعةَ وقبحُ الجفاءِ ينافي الوفاءَ وجوهرُ الأحرارِ

عِندَ الأَسرَارِ + ثُمَّ قَالَ هٰذِهِ مِائَتَا لَفظَةٍ + تَحتَوِي عَلَى

أَدَبٍ وَعِظَةٍ فَمَن سَاقَهَا هٰذَا المَسَاقَ + فَلَا مِرَاءَ وَلَا شِقَاقَ

وَمَن رَامَ عَكسَ قَالِبِهَا + وَأَن يَرُدَّهَا عَلَى عَقِبِهَا + فَلْيَقُل

الأَسرَارُ عِندَ الأَحرَارِ + وَجَوهَرُ الوَفَاءِ يُنَافِي الجَفَاءَ وَقُبحُ

السُّمعَةِ + يَنشُرُ الشُّنعَةَ + ثُمَّ عَلَى هٰذَا المَسحَبِ فَلْيَسحَبْهَا

وَلَا يُرهِقْهَا + حَتَّى تَكُونَ خَاتِمَةُ فِقَرِهَا وَآخِرَةُ دُرَرِهَا +

وَرَبُّ الإِحسَانِ صَنِيعَةُ الإِنسَانِ + قَالَ الرَّاوِي

فَلَمَّا صَدَعَ بِرِسَالَتِهِ الفَرِيدَةِ + وَأُملُوحَتِهِ المُفِيدَةِ + عَلِمنَا

كيف يتفاضل الإنشاء، وأنّ الفضل بيد الله يؤتيه

من يشاء، ثم اعتلق كلٌّ منّا بذيله، وفلذ له فلذة

من نيله، فأبى قبول فلذتي، وقال لستُ

أرزأ تلامذتي، فقلتُ له كن أبا زيد على شحوب

سحنتك، ونضوب ماء وجنتك، فقال أنا هو

على تحوّلي وتحوُّلي، وتقشّف محولي، فأخذتُ في

تثريبه على تشريقه وتغريبه، فحوقل واسترجع

ثم أنشد من قلب موجع

سَلَّ الزَّمَانُ عَلَيَّ عَضْبَهُ ❊ لِيَرُوعَنِي وَأَحَدَّ غَرْبَهُ

لے شحذ حد السيف ۱۲ — لے ليخوفني ۱۲

وَاسْتَلَّ مِنْ جَفْنَيَّ كَرَا ❊ هُ مُرَاغِماً وَأَسَالَ غَرْبَهُ

لے انتزع ۱۲ — نومه ۱۲ — مغاضبا ۱۲ — ودمعه ۱۲

وَأَجَالَنِي فِي الْأُفْقِ أَطْـ ❊ ـوِي شَرْقَهُ وَأَجُوبُ غَرْبَهُ

اجالني ۱۲ — اطوي ناحية الشرق واقطع ناحية الغرب ۱۲

فَبِكُلِّ جَوٍّ طَلْعَةٌ ❊ فِي كُلِّ يَوْمٍ لِي وَغَرْبَهْ

مفازة ۱۲

وَكَذَا الْمُغَرِّبُ شَخْصُهُ ❊ مُتَغَرِّبٌ وَنَوَاهُ غَرْبَهْ

اي البعيد عن وطنه ۱۲ — يمشي الى جانب الغرب ۱۲ — ومقصده بعيد ۱۲

ثُمَّ وَلَّى يَجُرُّ عِطْفَيْهِ، وَيَخْطِرُ بِيَدَيْهِ، وَنَحْنُ بَيْنَ

جنبانيدن هر دو دست در رفتار كنايه از تبختر است ۱۲

مُتَلَهِّفٍ إِلَيْهِ، وَمُتَهَافِتٍ عَلَيْهِ، ثُمَّ لَمْ نَلْبَثْ

أَنْ حَلَلْنَا الْحُبَا، وَتَفَرَّقْنَا أَيَادِي سَبَا

المقامة الثامنة عشرة السنجارية

حكى الحارث بن همام قال قفلت ذات مرة من الشام

الى مدينة السلام في ركب من بني نمير ورفقة

اولي خير ومير ومعنا ابو زيد السروجي عقلة

العجلان وسلوة الثكلان واعجوبة الزمان

والمشار اليه بالبنان في البيان فصادف

نزولنا سنجار اولم بها احد التجار فدعا

الى مأدبته الجفلى من اهل الحضارة والفلاة

حتّى سرت دعوته الى القافلة + وجمع فيها

بين الفريضة والنافلة + فلمّا اجبنا مناديه

وحللنا ناديه + احضر من اطعمة اليد واليدين

ما حلا في الفم وحلي بالعين + ثم قدّم جاماً كانّما

جمد من الهواء + او جمع من الهباء + او صيغ من نور

الفضاء + او قشر من الدرّة البيضاء + وقد اودع

لطائف النعم + وضمّخ بالطيب العمم + وسيق اليه

شرب من تسنيم، وسفر عن مرأى وسيم وأرج نسيم

فلما اضطرمت جمرة الشهوات وترامت إلى مخبرة

اللهوات وشارف أن تشن على سربه الغارات و

تنادى عند نهبه يا للثارات، نشز أبو زيد كالمجنون

وتباعد عنه تباعد الضب من النون فراودناه

على أن يعود، وأن لا يكون كقدار في ثمود فقال و

الذي ينشر الأموات من الرجام لا عدت دون

دفع الجام، فلم نجد بدًا من تآلفه وإبرار حلفه

فَأَشْلَيْنَاهُ وَالْعُقُولُ مَعَهُ شَائِلَةٌ + وَالدُّمُوعُ عَلَيْهِ سَائِلَةٌ

فَلَمَّا فَاءَ إِلَى مُخَيَّمِهِ + وَخَلَصَ مِنْ مَأْتَمِهِ + سَأَلْنَاهُ لِمَ قَامَ

وَلِأَيِّ مَعْنًى اسْتَرْفَعَ الْجَامَ + فَقَالَ إِنَّ الزُّجَاجَ نَمَّامٌ وَ

إِنِّي آلَيْتُ مُذْ أَعْوَامٍ + أَنْ لَا يَضُمَّنِي وَنَمُومًا مَقَامٌ فَقُلْنَا

لَهُ وَمَا سَبَبُ يَمِينِكَ الصُّرَّى + وَأَلِيَّتِكَ الْحَرَّى فَقَالَ إِنَّهُ

كَانَ لِي جَارٌ لِسَانُهُ يَتَقَرَّبُ وَقَلْبُهُ عَقْرَبٌ وَلَفْظُهُ شَهْدٌ

يُنْقِعُ وَخَبْؤُهُ سُمٌّ مُنْقَعٌ + فَمِلْتُ لِمُجَاوَرَتِهِ + إِلَى مُحَاوَرَتِهِ

وَاغْتَرَرْتُ بِمُكَاشَرَتِهِ + فِي مُعَاشَرَتِهِ + وَاسْتَهْوَتْنِي خُضْرَةُ

دِمْنَتِهِ لِمُنَادَمَتِهِ وَاَغْرَتْنِي خُدْعَةُ سِمَتِهِ بِمُسَاسَمَتِهِ

فَمَازَجْتُهُ وَعِنْدِي اَنَّهُ جَارٌ مُكَاسِرٌ فَبَانَ اَنَّهُ عُقَابٌ

كَاسِرٌ وَآنَسْتُهُ عَلَى اَنَّهُ حِبٌّ مُؤَانِسٌ فَظَهَرَ اَنَّهُ حُبَابٌ

مُوَالِسٌ وَمَالَحْتُهُ وَلَا اَعْلَمُ اَنَّهُ عِنْدَ نَقْدِهِ مِمَّنْ يَفْرَحُ

بِفَقْدِهِ وَعَاقَرْتُهُ وَلَمْ اَدْرِ اَنَّهُ بَعْدَ قَرِّهِ مِمَّنْ يَطْرَبُ

لِمَفَرِّهِ وَكَانَتْ عِنْدِي جَارِيَةٌ لَا يُوجَدُ لَهَا فِي الْجَمَالِ

مُجَارِيَةٌ اِنْ سَفَرَتْ خَجِلَ النَّيِّرَانِ وَصَلِيَتِ الْقُلُوبُ

بِالنِّيرَانِ وَاِنْ بَسَمَتْ اَزْرَتْ بِالْجُمَانِ وَبَيْعِ الْمَرْجَانِ

بالمجّان وان رنت هيّجت البلابل + وحقّقت

سحر بابل + وان نطقت عقلت لبّ العاقل واستنزلت

العُصم من المعاقل + وان قرأت شفت المفؤود + واحيت

الموؤد + وخلتها اوتيت من مزامير آل داود + وان غنّت

ظلّ معبد لها عبدا + وقيل سحقا لاسحق وبعدا + وان

زمرت اضحى زنام عندها زنيما + بعد ان كان بجيله زعيما

وبالاطراب زعيما + وان رقصت امالت العمائم عن الرؤس

وانستك رقص الحبب في الكؤس فكنت ازدري معها

حُمْرَ النَّعَمِ وأُحَلِّي بِتَمْلِيْهَا جِيْدَ النِّعَمِ وأَجُبُّ مَرْآهَا

عَنِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَأَذُوْدُ ذِكْرَاهَا عَنْ شَرَائِعِ السَّمَرِ

وَأَنَا مَعَ ذٰلِكَ أَلِيْحُ مِنْ أَنْ تَسْرِيَ بِرَيَّاهَا رِيْحٌ أَوْ يَكْهَنَ

بِهَا سَطِيْحٌ أَوْ يَنِمَّ عَلَيْهَا بَرْقٌ مَلِيْحٌ فَأَتَّقِي لِوَشْكِ

الْحَظِّ الْمَنْحُوْسِ وَنَكَدِ الطَّالِعِ الْمَنْحُوْسِ أَنْ أَنْطَقَتْنِي

بِوَضْعِهَا حُمَيَّا الْمُدَامِ عِنْدَ الْجَارِ التَّمَّامِ ثُمَّ ثَابَ الْفَهْمُ

بَعْدَ أَنْ صَرَدَ السَّهْمُ فَأَحْسَسْتُ الْخَبَالَ وَالْوَبَالَ

وَضَيْعَةَ مَا أَوْدَعَ ذٰلِكَ الْغِرْبَالَ بَيْدَ أَنِّي عَاهَدْتُهُ

٢٦٣

٢٦٤

عَلَى عِلْمٍ مَا لَفَظْتُهُ وَاَنْ يَحْفَظَ السِّرَّ وَلَوْ احْفَظْتُهُ فَزَعَمَ

اَنَّهُ يَخْزُنُ الْاَسْرَارَ كَمَا يَخْزُنُ اللَّئِيمُ الدِّينَارَ وَاَنَّهُ لَا يَهْتِكُ

الْاَسْتَارَ وَلَوْ عُرِضَ لِاَنْ يَلِجَ النَّارَ فَمَا اِنْ غَبَرَ عَلَى ذٰلِكَ

الزَّمَانُ اِلَّا يَوْمٌ اَوْ يَوْمَانِ حَتّٰى بَدَا اِلَى اَمِيرِ تِلْكَ الْمَدَرَةِ

وَوَالِيهَا ذِي الْمَقْدُرَةِ اَنْ يَقْصِدَ بَابَ قَيْلِهِ مُجْدِيًا عُرْضَ

خَيْلِهِ وَمُسْتَمْطِرًا عَارِضَ نَيْلِهِ وَارْتَادَ اَنْ تَصْحَبَهُ تُحْفَةٌ

تُلَائِمُ هَوَاهُ لِيُقَدِّمَهَا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاهُ وَجَعَلَ

يَبْذُلُ الْجَعَائِلَ لِرُوَّادِهِ وَيُسَنِّي الرَّغَائِبَ لِمَنْ يَظْفَرُ بِهِ

بِمُرادِهِ فاسْتَفَّ ذٰلِكَ الجارُ المُختارُ إلى بَذْلِهِ وعَصى

فِي ادِّراعِ العارِ عَذْلَ عَذُولِهِ فَأتَى الوالِيَ ناشِراً أُذُنَيْهِ

وَابَثَّهُ ما كُنْتُ أسْرَرْتُهُ إلَيْهِ فَما راعَنِي إلّا انْسِيابُ

صاغِيَتِهِ إلَيَّ وانْثِيالُ حَفَدَتِهِ عَلَيَّ يَسُومُنِي إيثارَهُ

بِالدُّرَّةِ اليَتِيمَةِ عَلى أنْ أُحَكِّمَ عَلَيْهِ فِي القِيمَةِ فَغَشِيَنِي

مِنَ الهَمِّ ما غَشِيَ فِرْعَوْنَ وَجُنُودَهُ مِنَ اليَمِّ وَلَمْ

أزَلْ أُدافِعُ عَنْها وَلا يُغْنِي الدِّفاعُ وَأسْتَشْفِعُ إلَيْهِ

وَلا يُجْدِي الاسْتِشْفاعُ وَكُلَّما رَأى مِنِّي ازْدِيادَ الاعْتِياصِ

٢٦٥

وَارْتِيَادُ الْمَنَاصِ بِجُرْمٍ وَتَضَرُّمٍ وَحَرَقٍ عَلَى الْاَزْمِ وَنَفْسِي

مَعَ ذٰلِكَ لَا تَسْمَحُ بِمُفَارَقَةِ بَدْرِي وَلَا بِاَنْ اَنْزِعَ قَلْبِي

مِنْ صَدْرِي حَتّٰى آلَ الْوَعِيْدُ اِيْقَاعًا وَالتَّقْرِيْعُ قِرَاعًا

فَقَادَنِي الْاِشْفَاقُ مِنَ الْحَيْنِ اِلٰى اَنْ قَضَيْتُهُ سَوَادَ

الْعَيْنِ بِصُفْرَةِ الْعَيْنِ وَلَمْ يَحْظَ الْوَاشِي بِغَيْرِ الْاِثْمِ

وَالشَّيْنِ فَعَاهَدْتُ اللّٰهَ تَعَالٰى مُذْ ذٰلِكَ الْعَهْدِ اَنْ

لَا اُحَاضِرَ تَمَّامًا مِنْ بَعْدُ وَالزُّجَاجُ مَخْصُوصٌ بِهٰذِهِ

الطِّبَاعِ الذَّمِيْمَةِ وَبِهِ يُضْرَبُ الْمَثَلُ فِي النَّمِيْمَةِ فَقَدْ جَرَى

عليهِ سَيلُ هَمينِي ولذلِكُم السَّببِ لم تمتدَّ اليه يمني

فلا تعذلوني بعد ما قد شرحته — على اخترامكم بي واقتطاف لقطافه

فقد بان عذري في صنيعي وانني — سأرتق منه في متليدي وطارفي

على انّ ما زوّدتكم من فكاهة — الذّ من الحلو الذي كل عارف

قال الحرث بن همام فقبلنا اعتذاره وقبلنا عذاره

وقلنا له قدّما وقدت التميمة خير البشر حتى انتشر

عن حمالة الحطب ما انتشر ثم سألناه عمّا احدثت جارة العنّاب

ودخلته المقتات بعد ان راش له نبل السعاية

وَجَذَّهُمْ حَبْلَ الرِّعَايَةِ فَقَالَ اخَذَ فِي الاسْتِخْذَاءِ

وَالاسْتِكَانَةِ وَالاسْتِشْفَاعِ اِلَى ذَوِي الْمَكَانَةِ وَكُنْتُ

حَرَّجْتُ عَلَى نَفْسِي اَنْ لَا يَسْتَرْجِعَهُ اُنْسِي اَوْ يَرْجِعَ

اِلَى اَمْسِي فَلَمْ يَكُنْ لَهُ مِنِّي سِوَى الرَّدِّ وَالْاِصْرَارِ عَلَى

الصَّدِّ وَهُوَ لَا يَكْتَئِبُ مِنَ النَّجْهِ وَلَا يَتَّئِبُ مِنْ

وَقَاحَةِ الْوَجْهِ بَلْ يُلِظُّ بِالْوَسَائِلِ وَيُلِحُّ فِي الْمَسَائِلِ فَمَا

انْقَذَنِي مِنْ اِبْرَامِهِ وَلَا ابْعَدَ عَلَيْهِ نَيْلَ مَرَامِهِ اِلَّا

اَبْيَاتٌ نَفَثَ بِهَا الصَّدْرُ الْمَوْتُورُ وَالْخَاطِرُ الْمَبْتُورُ

فإنها كانت مدحرة لشيطانه ومسجنة له في أوطانه

وعند انتشارها بات طلاق الحبور ودعا بالويل

والثبور ويئس من نشر وصل المقبور كما يئس

الكفار من أصحاب القبور فناشدناه أن ينشدنا

إياها ويستغفر ربها فقال أجل خلق الإنسان

من عجل ثم أنشد لا يروبه خجل ولا يثنيه وجل

ونديم محضته صدق ودي	إذ توهمته صديقا حميما
ثم أوليته قطيعة قال	حين ألفيته صديقا حميما

خلته قبل ان يجرب الغا ... ذا ذمام فبان خلفا ذميما

وتخيرته كليما فامسى ... منه قلبي بما جناه كليما

وتظنيته معينا رحيما ... فتبينته لعينا رجيما

وتراءيته مريدا فجلى ... عنه سبكي له مريدا لئيما

وتوسمت ان يهب نسيما ... فأبى ان يهب الا سموما

بت من لسعه الذي اعجز الرا ... قي سليما وبات مني سليما

وبدا الهجر غداة افترقنا ... مستقيما وانجسم مني سقيما

لم يكن رائعا خصيبا ولكن ... كان بالشر رائعا لي خصيما

قُلْتُ لمَّا بلوتُه ليتَه كا — نَ عديماً ولم يكن لي نديما

بغَّضَ الصبحَ حين نمَّ إلى قلـ — ـبي لأنَّ الصَّباحَ يلفي نَمُوما

ودعاني إلى هوى اللَّيلِ إذ كا — نَ سوادُ الدُّجى رقيباً كَتُوما

وكفى من يشي ولو فاه بالصد — قِ أثاماً فيما أتاه ولوما

قال فلمَّا سمع ربُّ البيتِ قريضَهُ وسجعَهُ + واستملحَ تقريظَهُ وسبعَهُ + بوَّأَهُ مِهادَ كرامتِهِ + ووصلَهُ على تكرمتِهِ + ثمَّ استحضرَ عشرَ صحافٍ من الغَرَبِ + فيها حلواءُ القندِ والضَّرَبِ + وقال له لا يستوي

أَصْحَابُ النَّارِ وَأَصْحَابُ الْجَنَّةِ + وَلَا يَسَعُ أَنْ يُجْعَلَ

الْبَرِيُّ كَذِي الظِّنَّةِ + وَهٰذِهِ الْآنِيَةُ تَتَنَزَّلُ مَنْزِلَةَ

الْأَبْرَارِ فِي صَوْنِ الْأَسْرَارِ + فَلَا تُولِهَا الْإِبْعَادَ + وَلَا

تُلْحِقْ هُوَدَ ابِعَادٌ ثُمَّ أَمَرَ خَادِمَهُ بِنَقْلِهَا إِلَى مَثْوَاهُ

لِيَحْكُمَ فِيهَا بِمَا يَهْوَاهُ + فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا أَبُو زَيْدٍ وَقَالَ

اقْرَؤُوا سُورَةَ الْفَتْحِ + وَأَبْشِرُوا بِانْدِمَالِ الْقَرْحِ + فَقَدْ

جَبَرَ اللّٰهُ ثُكْلَكُمْ + وَسَنَّى أُكْلَكُمْ + وَجَمَعَ فِي ظِلِّ الْحَلْوَاءِ شَمْلَكُمْ

وَعَسَى أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ + وَلَمَّا هَمَّ بِأَنْ يَقِفَ

مَالَ الى اسْتِهْدَاءِ الصِّحَافِ فَقَالَ لِلْأَدَبِ اِنْ يَهُن

دَلَائِلِ التَّظَرُّفِ سَمَاحَةَ الْمُهْدِي بِالظَّرْفِ فَقَالَ

كِلَاهُمَا لَكَ وَالْغُلَامُ فَاحْذِفِ الْكَلَامَ وَانْهَضْ

بِسَلَامٍ فَوَثَبَ فِي الْجَوَابِ وَشَكَرَهُ شُكْرَ الرَّوْضِ

لِلسَّحَابِ ثُمَّ اقْتَادَنَا اَبُو زَيْدٍ اِلَى حَوَانِهِ وَحَكَّمَنَا

فِي حُلْوَانِهِ وَجَعَلَ يُقَلِّبُ الْاَوَانِي بِيَدِهِ وَيَغُضُّ

عَدَدَهَا عَلَى عَدَدِهِ ثُمَّ قَالَ لَسْتُ اَدْرِي اَاَشْكُو ذَلِكَ

التَّمَامَ اَمْ اَشْكُرُ وَاَتَاَسَّى فَعْلَتَهُ الَّتِي فَعَلَهَا اَمْ اَذْكُرُ

۲۷۳

فإنّه وإن كان أسلفَ الجريمة، وتمّمَ الثيمة فمن

غيمِهِ أنهلّتْ هذه الدِّيمة وبسيفِهِ أحازتْ لي هذه

الغنيمة، وقد خطرَ ببالي أن أرجعَ إلى أشبالي وأقنعَ

بما تسنّى لي وأن لا أُتعبَ نفسي ولا أجمالي وأنا أُودّعكم

وداعَ مُحافظ، وأستودعكم خيرَ حافظ، ثمّ استوى

على راحلتِهِ راجعًا في حافرتِهِ، ولاويًا إلى زافرتِهِ

فغادرَنا بعد أن وخدتْ عنسُهُ ونأتْ بنا أُنسُهُ

كدستٍ غابَ صدرُهُ، أو ليلٍ أفلَ بدرُهُ

المقامة التاسعة عشرة النصيبية

روى الحارث بن همام قال أمحل العراق ذات
العويم لاختلاف أنواع الغيم وتحدث الركبان بريف
نصيبين وبلهنية أهلها المخصبين فاقتعدت
مهريا واعتقلت سمهريا وسرت تلفظني أرض
الى أرض ويجذبني رفع من خفض حتى بلغتها نقضا
على نقض فلما أنخت بمغناها الخصيب وضربت في
مرعاها بنصيب نويت أن ألقي بها جراني واتخذ

اهلها جيرانى . الى ان تحيا السنة الجماد . وتتعهد ارض

قومى العهاد . فوالله ما تمضمضت مقلتى بنومها ولا

تمخضت ليلتى عن يومها . دون ان الغيت ابا زيد

السروجى يجول فى ارجاء نصيبين . ويخبط بها خبط

المصابين والمصيبين . وهو يتزمن فيه الدرر ويجتلب

بكعبه البدر فوجدت بها جاهدى قد حاز مغنما . و

قدحى الفذ قد صار توأما . ولم ازل اتبع ظله اينما انبعث

والتقط لفظه كلما نفث . الى ان عراه مرض امتد

مَدَاهُ وَعَرَقَتْهُ مُدَاهُ حَتَّى كَادَ يَسْلُبُهُ ثَوْبَ الْحَيَا
وَيُسْلِمُهُ إِلَى أَبِي يَحْيَى. فَوَجَدْتُ لِغَوْثِ لُغَيَاهُ وَانْقِطَاعِ
سُقْيَاهُ مَا يَجِدُهُ الْمُبْعَدُ عَنْ مَرَامِهِ وَالْمُرْضَعُ عِنْدَ فِطَامِهِ
ثُمَّ أُرْجِفَ بِأَنَّ رَهْنَهُ قَدْ غَلِقَ وَمِخْلَبَ الْحِمَامِ بِهِ
قَدْ عَلِقَ فَقَلِقَ صَحْبُهُ لِإِرْجَافِ الْمُرْجِفِينَ وَانْثَالُوا إِلَى
عَقْوَتِهِ مُوجِفِينَ

حَيَارَى يَمِيدُ بِهِمْ شَجْوُهُمْ	كَأَنَّهُمُ ارْتَضَعُوا الْخَنْدَرِيسَا
أَسَالُوا الْغُرُوبَ وَعَطُّوا الْجُيُوبَ	وَصَكُّوا الْخُدُودَ وَدَقُّوا الرُّؤُوسَا

يودون لو سالمته المنون ... وغالت نفائسهم والنفوسا

قال الراوي) وكنت فيمن التف بأصحابه واغذ الى بابه فلما انتهينا الى فنائه وتصدينا لاستنشاء انبائه برز الينا فتاة مفترة شفتاه فاستطلعناه طلع الشيخ فشكاته وكنه قوى حركاته فقال قد كان في قبضة المرضة وعركة الوعكة الى ان شغفه الدنف واستشفه التلف ثم من الله تعالى بتقوية ذمائه فافاق من اغمائه فارجعوا ادراجكم وانضوا انزعاجكم فكان قد غدا

وراح وساقاكم الراح فاعظمنا بشراه واقترحنا ان نراه فدخل موذنا بنا ثم خرج آذنا لنا فلقينا منه ملقى ولسانا طلقا وجلسنا محدقين بسريره محدقين الى اساريره فقلب طرفه في الجماعة ثم قال اجتلوها بنت الساعة وانشد

عافاني الله وشكراً له	من علة كادت تعفيني
ومنّ بالبرء على انه	لا بدّ من حتفٍ سيبريني
ما بيننا ساني ولكنه	الى تقضي الاكل ينسيني

إن حُمَّ لم يُغنِ حميمٌ ولا	حَمِيُّ كُليبٍ مِنهُ يُحميني
وما أُبالي إذ دنا يومُهُ	أمَ آخرَ الحينُ إلى حينِ
فأيُّ فخرٍ في حياةٍ أرى	فيها البلايا ثمّ تُبليني

قالَ فدعونا له بامتدادِ الأجلِ وارتدادِ الوجلِ ثمّ تداعينا إلى القيامِ لابتغاءِ الإبرامِ فقالَ كلّا بلِ البثوا بياضَ يومِكم عندي لتشفوا بالمفاكهةِ وجدي فإنّ مناجاتَكم قوتُ نفسي ومغناطيسُ أُنسي فتحرّينا مرضاتَه وتحامينا معاصاتَه وأقبلنا على الحديثِ

نمخض زبدة ونلغي زبده إلى أن حان وقت المقيل

وكلّت الألسن من القال والقيل وكان يوماً حامي

الوديقة يانع المحل بقة فقال إن النعاس قد أمال

الأعناق وساود الآماق وهو خصم ألدّ وخطب

لا يردّ فصلوا حبله بالقيلولة واقتدوا فيه

بالآثار المنقولة قال الراوي فاتبعنا ما قال وقلنا

نعم ما قال فضرب الله على الآذان وأفرع السنة في

الأجفان حتى خرجنا من حكم الوجود وصرنا بالهجود

عن السّجود فما استيقظنا الّا والجوّ قد باخ واليوم قد شاخ

فتكرّعنا لِصلاة العجماوين وأدّينا ما حلّ من الدّين ثمّ

تحثحثنا للارتحال الى ملقى الرّحال فالتفت ابو زيد

الى شبله وكان على شاكلته وشكله وقال انّي لاخال

اباعمرة قد اضرم في احشائهم الجمرة فاستدع اباجابر

فانّه بشرى كلّ جائع واردفه بابي نعيم الصّابر على كلّ

ضيم ثمّ عزّزه بابي حبيب المحبّب الى كلّ لبيب المقلّب

بين احراق وتعذيب واهب بابي ثقيف فخبّ اهو

مِنَ اَلِيفٍ وَهَلُمَّ بِأَبِي عَوْنٍ فَمَا مِثْلُهُ مِنْ عَوْنٍ + وَ

لَوِ اسْتَحْضَرْتَ اَبَا جَمِيلٍ + لَجَمَّلَ اَيَّ تَجْمِيلٍ وَحَيَّ هَلْ

بِأُمِّ الْقِرَى + الْمُذَكِّرَةِ بِكِسْرَى وَلَا تَتَنَاسَ اُمَّ جَابِرٍ فَكَمْ لَهَا

مِنْ ذَاكِرٍ وَنَادِ أُمَّ الْفَرَجِ ثُمَّ ائْتِنِكَ بِهَا وَلَا حَرَجَ + وَاخْتِمْ

بِأَبِي زَرِينٍ + فَهُوَ مَسْلَاةٌ كُلِّ حَزِينٍ + وَاِنْ تَقْرِنْ بِهِ

اَبَا الْعَلَاءِ نَجِّ اسْمَكَ مِنَ الْبُخَلَاءِ + وَاِيَّاكَ وَاسْتِبْدَالِهِمْ

الْمُرْجِفِينَ + قَبْلَ اسْتِقْلَالِ حُمُولِ الْبَيْنِ ذَا نَزَعَ الْقَوْمُ

عَنِ الْمِرَاسِ وَصَافَحُوا اَبَا اِيَاسٍ فَاطِعْ عَلَيْهِمْ اَبَا السَّعْدِ

الحارث بن همام

فَإِنَّهُ عُنْوَانُ السُّرُورِ، قَالَ فَنَفَقَهُ ابْنُهُ لَطَائِفَ رُمُوزِهِ

بِلَطَافَةِ تَمْيِيزِهِ فَطَافَ عَلَيْنَا بِالطَّيِّبَاتِ وَالطِّيبِ إِلَى

أَنْ آذَنَتِ الشَّمْسُ بِالْمَغِيبِ فَلَمَّا أَجْمَعْنَا عَلَى التَّوْدِيعِ، قُلْنَا لَهُ

أَلَمْ تَرَ إِلَى هٰذَا الْيَوْمِ الْبَدِيعِ، كَيْفَ بَدَا أُصْبُحُهُ قَمْطَرِيرًا

وَمُسَيُّهُ مُسْتَنِيرًا فَسَجَدَ حَتَّى أَطَالَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَقَالَ

لَا تَيْأَسَنْ عِنْدَ النُّوَبْ	مِنْ فَرْجَةٍ تَجْلُو الْكُرَبْ
فَلَكَمْ سُمُومٍ هَبَّتْ	فَجَرَى نَسِيمًا وَانْقَلَبْ
وَسَحَابِ مَكْرُوهٍ تَنَشَّا	فَاضْمَحَلَّ وَمَا سَكَبْ

ودخان خطب خيف منـ ... ـه فما استبان له لهب

ولطالما طلع الاسى ... وعلى تقيعته غرب

فاصبر اذا ما ناب روع ... فالزمان ابو العجب

وترج من روح الالـ ... ـه لطائفا لا تحتسب

قال فاستملينا منه ابياته الغر. وواليناه لله تعالى الشكر. وودعناه مسرورين ببره. مغمورين ببره.

المقامة العشرون الفارقية

حكى الحارث بن همام، قال يممت ميافارقين مع رفقة

مُوافِقِينَ لا يُمارُونَ فِي المُناجاةِ ولا يَدْرُونَ ما

طَعْمُ المُداجاةِ فَلِنْتُ بِهِمْ كَمَنْ لَمْ يَرِمْ عَنْ وِجارِهِ

ولا ظَعَنَ عَنْ أَيْكِهِ وجارِهِ فَلَمّا أَنْخَيْنا مَطايا التَّسْيارِ

وانْتَقَلْنا عَنِ الأَكْوارِ إلى الأَوْكارِ تَواصَيْنا بِتَذْكارِ

الصُّحْبَةِ وتَناهَيْنا عَنِ التَّقاطُعِ فِي الغُرْبَةِ واتَّخَذْنا

نادِيًا نَعْمُرُهُ طَرَفَيِ النَّهارِ ونَتَهادَى فِيهِ طُرَفَ الأَخْبارِ

فَبَيْنا نَحْنُ بِهِ فِي بَعْضِ الأَيّامِ وقَدِ انْتَظَمْنا فِي سِلْكِ

الالْتِئامِ وقَفَ عَلَيْنا ذُو مِقْوَلٍ جَرِيٍّ وجَرْسٍ جَهْوَرِيٍّ

فحيّى تحيّة نغّاثٍ في العقد * قنّاصٍ للأسد والنقد

ثمّ قال نظماً

عندي يا قوم حديثٌ عجيب * فيه اعتبارٌ للبيب الاريب

رايتُ في ريعانِ عمري اخا * باسٍ له حدّ الحسام القضيب

يقدمُ في المعرك اقدامَ من * يوقنُ بالفتك ولا يستريب

فيفرجُ الضيقَ بكرّاتِه * حتّى يرى ما كان ضنكاً رحيب

ما بارز الاقرانَ الّا انثنى * عن موقف الطعن برمحٍ خضيب

ولا سما يقتني مستصعباً * مستغلقَ البابِ منيعاً مهيب

الا ونودي حين يسمو له ‏ نصر من الله وفتح قريب

هذا وكم من ليلة باتها ‏ يميس في برد الشباب القشيب

يرتشف الغيد ويرشفنه ‏ وهو لدى الكل المفدى الحبيب

فلم يزل يبتزه دهره ‏ ما فيه من بطش وعود صليب

حتى اصارته الليالي لقى ‏ يعافه من كان منه قريب

قد اعجز الراقي تحليل ما ‏ به من الداء واعيا الطبيب

وصارمته البيض وصارمنه ‏ من بعد ما كان المجاب المجيب

وآض كالمنكوس في خلقه ‏ ومن يعش يلق دواهي المشيب

وها هو اليوم مُسجّى فمن	يرغبُ في تكفين ميتٍ غريب

ثمّ إنّه أعلن بالنحيب وبكى بكاء المحبّ على الحبيب ولمّا
رقأت دمعته وانفثأت لوعته قال يا نجعة الرّوّاد
وقدوة الأجواد والله ما نطقت ببهتان ولا أخبرتكم
إلّا عن عيان ولو كان في عصاي سيرٌ ولغيثي مطيرٌ
لاستأثرت بما دعوتكم إليه ولمّا وقفت موقف
الدّالّ عليه ولكن كيف الطيران بلا جناح وهل
على من لا يجد من جناح (قال الرّاوي) فطفق القوم

يا قوم مَ ترمون فيما تأسرون وتتخافتون فيما تأتون فتوهّم

أنهم يتمالؤون على صرفه بحرمان أو مطالبته ببرهان

فقرط منه أن قال يا يلامع القاع ويرامع البقاع ما

هذا الارتياء الذي يأباه الحياء حتى كأنكم كلفتم مشقة

لا شقة أو استوهبتم بلدة لا بردة أو هززتم لكسوة

البيت لا لتكفين الميت أفٍّ لمن لا تندى صفاته

ولا ترشح حصاته فلما بصرت الجماعة ببذاذة لسانه

ومرارة مذاقته رفاه كل منهم بنيله واحتمل ظله خوف

قوله وكان هذا السائل واقفا
اي قائما خلفي ومحتجبا
بظهري عن طرفي اي بصري
فلما ارضاه القوم بسيبهم اي عطائهم
وحن على التاسي بهم اي الاقتداء

سيلة قال الحرث بن همام وكان هذا السائل واقفا

خلفي ومحتجبا بظهري عن طرفي فلما ارضاه القوم بسيبهم

وحن على التاسي بهم خلعت خاتمي من خنصري و

لفت اليه بصري فاذا هو شيخنا السروجي بلا فرية

ولا مرية فايقنت انها اكذوبة تكذبها واحبولة

نصبها الا انني طويته على غره وصنت شغاه عن

قرة فخصصته بالخاتم وقلت ارصده لتعقبة الماتم

فقال وا هالك فما اضرم شغلتك واكرم فعلتك ثم

انطلق يسعى قُدُماً ويهرول هرولته قِدْماً فنزعت

الى عرفان ميته وامتحان دعوى حميته فقرعت

ظنبوبي واتبعت الهوى حتى ادركته على غلوة و

اجتليته في خلوة فاخذت بمجامع اردانه وعقته عن

ميدانه وقلت له والله ما لك مني ملجأ ولا منجا او

تريني ميتك المسجّى فكشف عن سراويله واشار الى

غرموله فقلت له قاتلك الله فما اعبثك بالنهى و

احيلك على اللهى ثم عدت الى اصحابي عود الرائد

الذي لا يكذب أهله ولا يبرقش قوله فأخبرتهم

بالذي رأيت وما وريت ولا راءيت فقهقهوا من

كيت وكيت ولعنوا ذلك الميت

المقامة الحادية والعشرون الرازية

حكى الحرث بن همام قال عنيت مذ أحكمت تدبيري

وعرفت قبيلي من دبيري بأن أصغي إلى العظات

وألغي الكلم المحفظات لأتحلى بمحاسن الأخلاق

وأتخلى مما يسم بالإخلاق وما زلت آخذ نفسي

بهذا الأدب. وأخمد به جمرة الغضب حتى صار
التطبع فيه طباعا والتكلف له هوى مطاعا فلما
حللت بالري وقد حللت حبى الغي. وعرفت الحي من
اللي رأيت بها ذات بكرة زمرة في إثر زمرة. وهم منتشرون
انتشار الجراد. ومستنون استنان الجياد. ومتواصفون
واعظا يقصدونه. ويحلون ابن سمعون دونه فلم
يتكاءدني لاستماع المواعظ. واختبار الواعظ. أن أقاسي
اللاغط. واحتمل الضاغط. فاصحبت أصحاب المطواعة

قوله واخمد به اي اطفى واسكن يعني مازلت اروض نفسي على التخلق بالاخلاق الحسنة واسكن بالادب حرارة الغضب النقصان والكبر ... حتى صار التطبع اي اظهار الشي من الطبع وليس في طبعه طباعا اي طبيعة خلقة وعادة فلما حللت نزلت بالري اسم بلد معروف على جادة خراسان وقد حللت اي فتحت حبى الغي الحبى جمع حبوة وهي ما يحتبى به اي ما يشتمل به من ثوب وعمامة والمراد اي تركت ما كنت عليه من الضلال وعرفت الحي اي الحق من اللي اي الباطل ...

٢٩٤

وانخرطتُ في سلكِ الجماعةِ حتى افضينا الى نادٍ جمعَ الاميرَ

والمأمورَ وحشدَ النبيهَ والمغمورَ وفي وَسطِ هالتِهِ

وَوسَطِ اهلّتِهِ شيخٌ قد تقوّسَ واقعنسسَ وتقلنسَ

وتطلّسَ وهو يصدعُ بوعظٍ يشفي الصدورَ ويلينُ

الصخورَ فسمعتُه يقولُ وقد افتتنت بهِ العقولُ ابنَ

آدمَ ما اغراكَ بما يغرّكَ واضراكَ بما يضرّكَ والهجكَ

بما يطغيكَ وابهجكَ بمن يطريكَ تعنى بما يعنّيكَ

وتهملُ ما يعنيكَ وتنزعُ في قوسِ تعدّيكَ وتردّيكَ

الحرص الذي يرديك لا بالكفاف تقتنع ولا من الحرام
تمتنع ولا للعظات تستمع ولا بالوعيد ترتدع دأبك ان
تتقلب مع الاهواء وتخبط خبط العشواء وهمك ان تثري
في الاحتراث وتجمع التراث للوراث يعجبك التكاثر بما
لديك ولا تذكر ما بين يديك وتسعى ابدا لغاربك و
لا تبالي ألك ام عليك أتظن ان ستترك سدى وان
لا تحاسب غدا أم تحسب ان الموت يقبل الرشا او
يميز بين الاسد والرشا كلا والله لن يدفع المنون

قال ولا بنون ولا ينفع اهل القبور سوى العمل المبرور

فطوبى لمن سمع ووعى وحقق ما ادّعى ونهى النفس عن

الهوى وعلم ان الفائز من ارعوى وان ليس للانسان

الا ما سعى وان سعيه سوف يرى ثم انشد انشاد

وجل بصوت زجل

لعمرك ما تغني المغاني ولا الغنى	اذا سكن المثري الثرى وثوى به
فجد في مراضي الله بالمال راضيا	بما تقتني من اجره وثوابه
وبادر به صرف الزمان فانه	بمخلبه الاشغى يغول ونابه

٢٩٨

ولا تأمن الدهر الخؤون ومكره | فكم خامل أخنى عليه وناد

وعاص هوى النفس الذي ما أطاعه | أخو ضلة إلا هوى من عقابه

وحافظ على تقوى الإله وخوفه | لتنجو مما تتقي من عقابه

ولا تله عن تذكار ذنبك وابكه | بدمع يضاهي المزن حال مصابه

ومثل لعينيك الحمام ووقعه | وروعة ملقاه ومطعم صابه

وإن قصارى منزل الحي حفرة | سينزلها مستنزلا عن قبابه

فواها لعبد ساءه سوء فعله | وأبدى التلافي قبل إغلاق بابه

قال فظل القوم بين عبرة يذرونها + وتوبة يظهرونها

حَتّٰى كَادَتِ الشَّمْسُ تَزُوْلُ، وَالْفَرِيْضَةُ تَعُوْلُ فَلَمَّا

خَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ وَالْتَامَ الْاِنْصَاتُ وَاسْتَكَنَّتِ

الْعَبَرَاتُ وَالْعِيَارَاتُ اِسْتَصْرَخَ مُسْتَصْرِخٌ بِالْاَمِيْرِ

الْحَاضِرِ وَجَعَلَ يَجْارُ اِلَيْهِ مِنْ عَامِلِهِ الْجَائِرِ، وَالْاَمِيْرُ

صَاغٍ اِلٰى خَصْمِهٖ لَاهٍ عَنْ كَشْفِ ظُلْمِهٖ فَلَمَّا يَئِسَ مِنْ

رَوْحِهٖ اسْتَنْهَضَ الْوَاعِظَ لِنُصْحِهٖ فَنَهَضَ نَهْضَةَ

الشَّهْمِ وَاَنْشَدَ مُعَرِّضًا بِالْاَمِيْرِ

عَجَبًا لِرَاجٍ اَنْ يَنَالَ وِلَايَةً	حَتّٰى اِذَا مَا نَالَ بُغْيَتَهُ بَغٰى

٢٩٩

قوله حتى كادت الشمس تزول اى تميل الى الغروب والفريضة تعول يعنى تصل بعصر حتى كادت الشمس تغرب فيحل الغروب ويحصل المغرب صلاة العصر وصلاة المغرب فلما خشعت سكنت الاصوات اى الاصوات الحاضرين من البكاء والزفير والتأم اى اتصل السكوت والانصات اى استكنت العبرات العبارات اى استترت الدموع والبكاء والكلام واستصرخ استغاث

وجعل يجار اى يتضرع ويرفع صوته بالدعاء وتضرعه قال تعالى والنفوس يجأرون بجؤار الوحشيات قال اصمعى جار الثور يجار اى صاح قال الله تعالى بل اياه تجأرون بالدعاء اى ترفعون اصواتكم بالدعاء قال تعالى فالى الله تجأرون والاميرصاغ اى مائل قال تعالى ولتصغى اليه افئدة الذين لا يؤمنون بالآخرة اى تصغى الى الوالى وتميل اى تجاصمه خصومه وانصافه قال تعالى ان هذان خصمان اختصموا فى ربهم ان رجلا استغاث بالامير من عامل جائر الى الوالى وترك الامير قال فقال عن انصافه قلت يئس اى قنط المظلوم من رحمة الامير

عجبا لراج الخ يعنى عجب التغير الماضى فى الاحوال وانه قد يكون الانسان فى حال طلب السلطنة وفى امارة فاذا نال الامارة والسيادة بغى

[illegible]

٣٠٠

يسدي ويلحم في المظالم ولغا ... فوردها طوراً وطوراً مولغا

ما إن يبالي حين يتبع الهوى ... فيها أأصلح دينه أم أوتغا

يا ويحه لو كان يوقن أنه ... ما حاله إلا تحول لما طغى

أو لو تبين ما نداه متى صغى ... سمعاً إلى إفك الوشاة المصغ

فانعد لمن أضحى الزمام بكفه ... وتغاض إن ألغى الرعاية أو لغا

وارع المرار إذا دعاك لرعيه ... ورد الأجاج إذا حماك السيغا

واحمل أذاه ولو أمضك مسه ... وأسال غرب الدمع منك وأف

فليضحكنك الدهر منه إذا نبا ... عنه وشب لكيده نار الوغى

وليبرزن به الشمات إذا ابدا | متخليا من شغله متفرغا
ولتأوين له إذا ما خده | أضحى على ترب الهوان مرغا
هذا له ولسوف يوقع موقعا | فيه يرى رب الفصاحة ألثغا
وليحشرن أذل من قمع الفلا | ويحاسبن على النقيصة والشغا
ويؤاخذن بما اجتنى ومن اجتنى | ويطالبن بما احتسى وبما ارتغى
ويناقشن على الذي قد كان مثل ما | قد كان يصنع بالورى بل أبلغا
حتى يعض على الولاية كفه | ويود لو لم يبغ منها ما بغى

ثم قال أيها المتوشح بالولاية المترشح للرعاية دع

الإدلال بدولتك والاعتزاز بصولتك فإنّ الدولة

ريح قُلَّب والإمرة برق خُلَّب وإنّ أسعد الرعاة من

سعدت به رعيّته وأشقاهم في الدارين من ساءت

رعايته فلا تك ممّن ينبذ الآخرة ويلغيها ويحبّ العاجلة

ويبتغيها ويظلم الرعيّة ولو ذيها وإذا تولّى سعى في الأرض

ليفسد فيها فوالله ما يغفل الديّان ولا يُهمل يا إنسان

ولا تُلغى الإساءة ولا الإحسان بل سيوضع لك الميزان

وكما تدين تُدان قال فوجم الوالي لما سمع وامتقع لونه

وانتقع، وجعل يتأفف من الإمرة ويردف الزفرة بالزفرة

ثم عمد الى الشاكي فأشكاه، والى المشكو منه فأشجاه و

تلطف الواعظ وحباه، واستدعى منه ان يغشاه

فانقلب عنه المظلوم منصورا والظالم محصورا، وبرز

الواعظ يتهادى بين رفقته، ويتباهى بفوز صفقته

واعتقبته اخطو متقاصرا، وارئيه لمحا باصرا، فلما

استشف ما اخفيه، وفطن لتقلب طرفي فيه، قال

خير دليليك من ارشد، ثم اقترب مني وانشد

أنا الذي تعرفه يا حارث ... حدث ملوك فكه منافث

أطرب ما لا تطرب المثالث ... طورا أخو جد وطورا عابث

ما غيرتني بعدك الحوادث ... ولا التحى عودي خطب كارث

ولا فرى حدي ناب فارث ... بل مخلبي بكل صيد ضابث

وكل سرح فيه ذئبي عائث ... حتى كأني للأنام وارث

سامهم وحامهم ويافث

قال الحرث بن همام فقلت له تالله إنك لأبو زيد + ولقد قمت لله ولا عمرو بن عبيد + فهش هشاشة

الكريم اذا أمّ * وقال اسمع يا ابن امّ * ثم انشأ يقول *

عليك بالصدق ولو انه	احرقك الصدق بنار الوعيد
وابغ رضا الله فاغبى الورى	من اسخط المولى وارضى العبيد

ثم انه ودع اخدانه * وانطلق يسحب اردانه فطلبناه من بعد بالري * واستنشرنا خبره من مدارج السفي * فما فينا من عرف قراره * ولا درى اي الجراد عاره *

المقامة الثانية والعشرون الفراتية

حكى الحرث بن همام قال أويت في بعض الفترات *

الى سقي الفرات فلقيت بها كتّابا ابرع من بني الفرات

واعذب اخلاقا من الماء الفرات فاطفت بهم

لتهذيبهم لا لذهبهم وكاثرتهم لادبهم لا لمأدبهم

فجالست منهم اضراب قعقاع بن شور ووصلت بهم

الى الكور بعد الحور حتى انهم اشركوني في المرتع والمربع

واحلوني محل الانملة من الاصبع واتخذوني ابن انسهم

عند الولاية والعزل وخازن سرهم في الجد والهزل

فاتفق ان ندبوا في بعض الاوقات لاستقراء مزارع

الرَّزْدَاقَاتِ فَاخْتَارُوا مِنَ الْجَوَارِي الْمُنْشَآتِ جَارِيَةً

حَالِكَةَ الشِّيَاتِ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ

وَتَنْسَابُ فِي الْحَبَابِ كَالْحُبَابِ ثُمَّ دَعَوْنِي إِلَى الْمُرَافَقَةِ

فَلَبَّيْتُ بِلِسَانِ الْمُوَافَقَةِ فَلَمَّا تَوَرَّكْنَا عَلَى الْمَطِيَّةِ الدُّهْمِ

وَتَبَطَّنَّا الْوَلِيَّةَ الْمَاشِيَةَ عَلَى الْمَاءِ أَلْفَيْنَا بِهَا شَيْخًا عَلَيْهِ

سَحْقُ سِرْبَالٍ وَسِبُّ بَالٍ فَعَافَتِ الْجَمَاعَةُ مَحْضَرَهُ وَ

عَنَّفَتْ مَنْ أَحْضَرَهُ وَهَمَّتْ بِإِبْرَازِهِ مِنَ السَّفِينَةِ لَوْلَا

مَا ثَابَ إِلَيْهَا مِنَ السَّكِينَةِ فَلَمَّا لَمَحَ مِنَّا اسْتِثْقَالَ ظِلِّهِ

واستبر ادطليه تعرّض للمناقشة فصمت وحمدل بعد

ان عطس فما شُمّت فاخرد ينظر فيما آلت حاله اليه و

ينتظر نصرة المبغيّ عليه وجلنا نحن في شجون من جدٍّ

ومجونٍ الى ان اعترض ذكر الكتابتين وفضلهما وتبيان

افضلهما فقال قائل ان كتبة الانشاء انبل الكتّاب

ومال مائل الى تفضيل الحساب واحتدم الحجاج وامتدّ

اللجاج حتى اذا لم يبق للجدال مطرح ولا للمراء مسرح قال

الشيخ لقد اكثرتم يا قوم اللغط وانثم الصواب والغلط

وانّ جليّة الحكم عندي فارتضوا بنقدي ولا تستفتوا

احدًا بعدي اعلموا انّ صناعة الانشاء ارفع وصناعة

الحساب انفع وقلم المكاتبة خاطب وقلم المحاسبة

حاطب واساطير البلاغة تنسخ لتدرس ودساتير

الحسبانات تنسخ وتدرس والمنشئ جهينة الاخبار

وحقيبة الاسرار ونجيّ العظماء وكبير الندماء وقلمه

لسان الدولة وفارس الجولة ولقمان الحكمة وترجمان

الهمّة وهو البشير والنذير والشفيع والسفير به تستخلص

٣٠٩

الصَّيَاصِي وَتُمْلَكُ النَّوَاصِي وَيُقْتَادُ الْعَاصِي وَيُسْتَدْنَى

اى الحصون ١٢

الْقَاصِي وَصَاحِبُهُ بَرِيءٌ مِنَ التَّبِعَاتِ آمِنٌ كَيْدَ السُّعَاةِ

مُقَرَّظٌ بَيْنَ الْجَمَاعَاتِ غَيْرُ مُعَرَّضٍ لِنَظْمِ الْجَمَاعَاتِ فَلَمَّا انْتَهَى

فِي الْفَصْلِ إِلَى هٰذَا الْفَصْلِ لَحَظَ مِنْ لَحَظَاتِ الْقَوْمِ أَنَّ كُلًّا

وفى نسخة بالفضل [illegible] فى تفضيل المنشى على المحاسب ١٢

ازْدَرَعَ حُبًّا وَبُغْضًا وَأَرْضَى بَعْضًا وَأَحْفَظَ بَعْضًا فَعَقَّبَ

كَلَامَهُ بِأَنْ قَالَ إِلَّا أَنَّ صِنَاعَةَ الْحِسَابِ مَوْضُوعَةٌ عَلَى

التَّحْقِيقِ وَصِنَاعَةَ الْإِنْشَاءِ مَبْنِيَّةٌ عَلَى التَّلْفِيقِ وَقَلَمُ

الْحَاسِبِ ضَابِطٌ وَقَلَمُ الْمُنْشِي خَابِطٌ وَبَيْنَ إِتَاوَةِ

اى حافظ حسابا [illegible] ١٢

تَوْظِيفُ الْمُعَامَلَاتِ وَتِلَاوَةُ طَوَامِيرِ السِّجِلَّاتِ

بَوْنٌ لَا يُدْرِكُهُ قِيَاسٌ وَلَا يَعْتَوِرُهُ الْتِبَاسٌ إِذِ الْإِتَاوَةُ

تَمْلَأُ الْأَكْيَاسَ وَالتِّلَاوَةُ تُفَرِّغُ الرَّأْسَ وَخَرَاجُ الْأَوَارِجِ

يُغْنِي النَّاظِرَ وَاسْتِخْرَاجُ الْمَدَارِجِ يُعَنِّي النَّاظِرَ ثُمَّ إِنَّ

الْحَسَبَةَ حَفَظَةُ الْأَمْوَالِ وَحَمَلَةُ الْأَثْقَالِ وَالنَّقَلَةُ

الْأَثْبَاتُ وَالسَّفَرَةُ الثِّقَاتُ وَأَعْلَامُ الْإِنْصَافِ وَ

الْانْتِصَافِ وَالشُّهُودُ الْمَقَانِعُ فِي الْاخْتِلَافِ وَمِنْهُمُ الْمُسْتَوْفِي

الَّذِي هُوَ يَدُ السُّلْطَانِ وَقُطْبُ الدِّيوَانِ وَقِسْطَاسُ

الاعمالِ والمهيمنُ على العمّالِ واليهِ المآبُ في السلمِ و
الهرجِ وعليهِ المدارُ في الدخلِ والخرجِ وبهِ مناطُ الضرِّ
والنفعِ وفي يدهِ رباطُ الاعطاءِ والمنعِ ولولا قلمُ الحسابِ
لاودتْ ثمرةُ الاكتسابِ ولاتصلَ التغابنُ الى يومِ الحسابِ
ولكانَ نظامُ المعاملاتِ محلولاً وجرحُ الظلاماتِ
مطلولاً وجيدُ التناصفِ مغلولاً وسيفُ التظالمِ
مسلولاً على انّ يراعَ الانشاءِ متقوّلٌ ويراعَ الحسابِ
متأوّلٌ والمحاسبُ مناقشٌ والمنشئُ ابو براقشَ و

لِكِلَيْهِمَا حُمَةٌ حِيْنَ يَرْقٰى اِلٰى اَنْ يَلْقٰى وَيُرْقِيْ وَاِعْنَاتٌ

فِيْمَا يُنْشَا حَتّٰى يُغْشٰى وَيُرْشٰى اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

الصّٰلِحَاتِ وَقَلِيْلٌ مَّا هُمْ قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ هَمَّامٍ فَلَمَّا

اُمْتِعَ الْاَسْمَاعُ بِمَا رَاقَ وَرَاعَ اِسْتَنْسَبْنَاهُ فَاسْتَرَابَ وَاَبٰى

الْاِنْتِسَابَ وَلَوْ وَجَدَ مُلْسًا بِالْاَنْسَابِ فَحَصَلْتُ مِنْ لَبْسِهٖ

عَلٰى غُمَّةٍ حَتّٰى ادَّكَرْتُ بَعْدَ اُمَّةٍ فَقُلْتُ وَالَّذِيْ سَخَّرَ الْفُلْكَ

الدَّوَّارَ وَالْفُلْكَ السَّيَّارَ اِنِّيْ لَاَجِدُ رِيْحَ اَبِيْ زَيْدٍ وَاِنْ

كُنْتُ اَعْهَدُهٗ ذَا رُوَاءٍ وَاَيْنٍ فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِيْ

وقال أنا هو على استحالة حالي وحولي فقلت لأصحابي
هذا الذي لا يفري فريه ولا يباري عبقريه فخطبوا منه
الود وبذلوا له الوجد فرغب عن الألفة ولم يرغب
في التحفة وقال أما بعد أن سحقتم حقي لأجل سحقي و
كسفتم بالي لإخلاق سربالي فما أراكم إلا بالعين السخينة
ولا لكم مني إلا الصحبة الشخينة ثم أنشد

اسمع أخي وصية من ناصح	ما شاب محض النصح منه بغشه
لا تعجلن بقضية مبتوتة	في مدح من لم تبله أو خدشه

وقف القضية فيه حتى ينجلي — وصفعه في حال رضاه وبطشه

ويبين خلب برقه من صدقه — للشائمين ووبله من طشه

فهناك إن تره يشين فواره — كرما وإن تره يزين فافشه

ومن استحق الارتقاء فرقه — ومن استحط فحطه في حشه

واعلم بأن التبر في عرق الثرى — خاف إلى أن يستثار بنبشه

وفضيلة الدينار يظهر سرها — من حكه لا من ملاحة نقشه

ومن الغباوة أن تعظم جاهلا — لصقال ملبسه ورونق رقشه

أو أن تهين مهذبا في نفسه — لدروس بزته ورثة فرشه

وكم أخي طِمْرَيْنِ هِيبَ لِفَضْلِهِ	ومُفَوَّفِ البُرْدَيْنِ عِيبَ لِفُحْشِهِ
وإذا الفتى لم يَغْشَ عاراً لم تكن	أسمالُه إلّا مَراقيَ عَرْشِهِ
ما إن يضرّ العضبَ كونُ قِرابِهِ	خَلَقاً ولا البازي حقارةُ عُشِّهِ

ثُمّ ما عتَمَ أنِ استوقفَ المَلّاحَ وصعِدَ من السفينةِ وساحَ فندِمَ كلٌّ منّا على ما فرَطَ في ذاتِهِ وأغضى جفنَهُ على قَذاتِهِ وتعاهدنا على أن لا نحتقرَ شخصاً لرثاثةِ بُردِهِ وأن لا نزدري سيفاً مخبوّاً في غمدِهِ

المقامة الثالثة والعشرون الشعرية

حكى الحارث بن همام قال نبا بي مألف الوطن في شرخ

الزمن لخطب خشي وخوف غشي فارقت كاس الكرى

ونصصت ركاب السرى وجبت في سيري وعورا لم

تدقها الخطا ولا اهتدت اليها القطا حتى وردت

حمى الخلافة والحرم العاصم من المخافة فسروت

ايجاس الروع واستشعاره وتسربلت لباس الامن

وشعاره وقصرت همي على لذة اجتنيها وملحة اجتليها

فبرزت يوما الى الحرم لاروض طرفي واجيل في طرفه

طرفي، فإذا فرسان متتالون ورجال متتالون وشيخ

طويل اللسان قصير الطيلسان قد لبّب فتًى جديد الشباب

خلق الجلباب فركضت في إثر النظارة، حتى وافينا باب

الإمارة، وهناك صاحب المعونة متربّعا في دسته

ومروّعا بسمته فقال له الشيخ أعزّ الله الوالي وجعل

كعبه العالي إني كفلت هذا الغلام فطيما وربّيته يتيما

ثم لم آله تعليما، فلما مهر وبهر، جرّد سيف العدوان

وشهر ولم أخله يلتوي عليّ ويتّقح، حين يرتوي منّي

ويلتقح * فقال له الفتى علام عزّرتني حتّى تنشر

هذا الخزي عنّي * فو الله ما سترت وجه برّك ولا هتكت

حجاب سترك * ولا شققت عصا أمرك ولا ألغيت تلاوة

شكرك فقال له الشيخ ويلك وأيّ ريب أخزى من

ريبك * وهل عيب أفحش من عيبك وقد ادّعيت

سحري واستلحقته وانتحلت شعري واسترقته و

استراق الشعر عند الشعراء أفظع من سرقة البيضاء

والصفراء وغيرتهم على بنات الأفكار كغيرتهم على البنات

الابكار فقال الوالي للشيخ وهل حين سرق سلخ ام مسخ ام نسخ فقال والذي جعل الشعر ديوان العرب وترجمان الادب ما احدث سوى ان يترشمل شرحه واغار على ثلثي سرحه فقال له انشد ابياتك بومتها ليتضح ما احتازه من جملتها فانشد

له اذ ذهب من كل بيت ثلثيه ١٢ — بجملتها ١٢

يا خاطب الدنيا الدنية انها	شرك الردى وقرارة الاكدار
دار متى ما اضحكت في يومها	ابكت غدا بعدا لها من دار
واذا اظل سحابها لم ينتقع	منه صدى لجهامه الغرار

عاداتها ما تقتضيه وأسيرها | لا يفتدى بجلائل الأخطار

كم موده بغرورها حتى بدا | متمردا متجاوز المقدار

قلبت له ظهر المجن وأولغت | فيه المدى ونزت لأخذ الثار

فاربأ بعمرك أن يمر مضيعا | فيها سدى من غير ما استظهار

واقطع علائق حبها وطلابها | تلق الهدى ورفاهة الأسرار

وارقب إذا ما سالمت من كيدها | حرب العدى وتوثب الغدار

واعلم بأن خطوبها تفجأ ولو | طال المدى ووَنت سرى الأقدار

فقال له الوالي ثم ماذا صنع هذا + فقال أقدم للقومه

فِي الجزاءِ + على أبياتي السُّداسيّةِ الأجزاءِ + فحذفَ منها
جُزءَين + ونقصَ من أوزانها وَزنَين + حتّى صارَ الرُّزءُ
فيها رُزءَين فقالَ له بيّنْ ما أخذ + ومن أين فلذ + فقال
أرعِني سمعك + واخلِ للتفهّمِ عنّي ذرعك + حتّى تتبيّن
كيف أصلتَ عليّ + وتعدّ قدر اجترامه إليّ + ثمّ أنشد
وانفاسه تتصعّد +

يا خاطبَ الدُّنيا الدَّنيّةِ	إنّها شَرَكُ الرَّدى
+ دارٌ متى ما أضحكتْ	في يومِها أبكتْ غدًا +

ط
قوله السداسية الاجزاء لان عروضها من الكامل واجزاؤها مستفعلن ست مرات
الرزء المصيبة
فلذ قطع - ارعني اي اسمع لي واصغ الي
واخل مني واقبل الي
فترع وجعل قالبا وتبين
اصلت علي اي شهر سيفه علي ... والقدر
عن تعديه وظلمه
اجترامه اكتسابه
تتصعد تعلو الى فوق من ... ١٢

وإذا أظل سحابها ... لم ينتقع منه صدى

غاراتها ما تنقضي ... وأسيرها لا يفتدى

كم مزدهى بغرورها ... حتى بدا متمردا

قلبت له ظهر المجن ... وأولغت فيه المدى

فاربأ بعمرك أن يمر مضيعا فيها سدى

واقطع علائق حبها ... وطلابها تلق الهدى

وارقب إذا ما سالمت ... من كيدها حرب العدى

واعلم بأن خطوبها ... تفجا ولو طال المدى

فالتفت الوالي الى الغلام وقال تبًّا لك من خرّيجٍ مارق

وتلميذٍ سارق فقال الفتى برئتُ من الادب وبنيه

ولحقتُ بمن يناويه ويقوّض مبانيه ان كانت ابياته

نمّت الى عليّ قبل ان ألفت منطقي وانما اتفق توارد الخواطر

كما قد يقع الحافر على الحافر قال فكأنّ الوالي جوّز صدق

زعمه فندم على بادرة ذمّه فظلّ يفكّر فيما يكشف له عن

الحقائق ويميّز به الفائق من المائق فلم يرَ الّا اخذهما بالمناضلة

ولزّهما في قرن المساجلة فقال لهما ان اردتما افتضاح

العاطل، واتّضاح الحقّ من الباطل فقرأ اسلا في النظم
وتباريا، وتجاروا في حلبة الاجازة وتجاريا ليهلك من
هلك عن بيّنة ويحيى من حيّ عن بيّنة فقالا له بلسان
واحد وجواب متوارد قد رضينا بسبرك فمرنا بامرك فقال
انّي مولع من انواع البلاغة بالتجنيس واراه لها كالرئيس
فانظما الآن عشرة ابيات تلحمانها بوشيه وترصّعانها
بحليه وضمّناها شرح حالي مع الفٍ لي بديع الصّفة المى الشفة
مليح التثنّي كثير التّيه والتجنّي مغرىً بتناسي العهد و

قوله والصد الاعراض فبرز الشيخ مجليا سابقا والمجلي في الأصل السابق من خيل الحلبة تلاه أي تبعه مصليا ثانيا والمصلي في الأصل الثاني من السوابق على هذا النسق أي على هذا النظم ١٢

إطالة الصد، وإخلاف الوعد، وأناله كالعبد، قال فبرز
الشيخ مجليا، وتلاه الفتى مصليا، وتجاريا بيتا فبيتا على هذا
النسق، إلى أن كمل نظم الأبيات واتسق وهي

وأحوى حوى رقي برقة ثغره ... وغادرني ألف السهاد بغدره
تصدى لقتلي بالصدود وإنني ... لفي أسره مذ حاز قلبي بأسره
أصدق فيه الزور خوف ازوراره ... وأرضى استماع الهجر خشية هجره
وأستعذب التعذيب منه وكلما ... أجد عذابي جد بي حب برِّه
تناسى ذمامي والتناسي مذمة ... وأحفظ قلبي وهو حافظ سره

قوله وأحوى من الحوة وهي سواد إلى الخضرة ١٢

قوله الزور الكذب والباطل ١٢

وَأَعْجَبُ مَا فِيهِ التَّبَاهِي بِعُجْبِهِ ... وَأُكْبِرُهُ عَنْ أَنْ أَفُوهَ بِكِبْرِهِ

لَهُ مِنِّيَ الْمَدْحُ الَّذِي طَابَ نَشْرُهُ ... وَلِي مِنْهُ طَيُّ الْوُدِّ مِنْ بَعْدِ نَشْرِهِ

وَلَوْ كَانَ عَدْلًا مَا تَجَنَّى وَقَدْ جَنَى ... عَلَيَّ وَغَيْرِي يَجْتَنِي رَشْفَ ثَغْرِهِ

وَلَوْلَا تَثَنِّيهِ ثَنَيْتُ أَعِنَّتِي ... بِدَارًا إِلَى مَنْ أَجْتَلِي نُورَ بَدْرِهِ

وَإِنِّي عَلَى تَصْرِيفِ أَمْرِي وَأَمْرِهِ ... أَرَى الْمُرَّ حُلْوًا فِي انْقِيَادِي لِأَمْرِهِ

قَالَ فَلَمَّا أَنْشَدَاهَا الْوَالِيَ مُتَوَاسِلَيْنِ بُهِتَ لِذَكَائِهِمَا الْمُتَعَادِلَيْنِ

وَقَالَ أَشْهَدُ بِاللهِ أَنَّكُمَا فَرْقَدَا سَمَاءٍ + وَكَزَنْدَيْنِ فِي وِعَاءٍ

وَأَنَّ هٰذَا الْحَدَثَ لَيُنْفِقُ مِمَّا آتَاهُ اللهُ + وَيَسْتَغْنِي بِوُجْدِهِ

عَمَّنْ سِوَاهُ فَتُبْ اَيُّهَا الشَّيْخُ مِنْ اِيْهَامِهٖ وَثُبْ اِلٰى اِكْرَامِهٖ

فَقَالَ الشَّيْخُ هَيْهَاتَ اَنْ تُرَاجِعَهُ مِقَتِيْ اَوْ تَعَلَّقَ بِهٖ ثِقَتِيْ

وَقَدْ بَلَوْتُ كُفْرَانَهُ لِلصَّنِيْعِ وَمُنِيْتُ مِنْهُ بِالْعُقُوْقِ الشَّنِيْعِ

فَاعْتَرَضَهُ الْفَتٰى وَقَالَ يَا هٰذَا اِنَّ اللِّجَاجَ شُؤْمٌ وَالْخُرْقَ

لُؤْمٌ وَتَحْقِيْقَ الظِّنَّةِ اِثْمٌ وَاِعْنَاتَ الْبَرِيْءِ ظُلْمٌ وَهَبْنِيْ

اقْتَرَفْتُ جَرِيْرَةً اَوِ اجْتَرَحْتُ كَبِيْرَةً اَمَا تَذْكُرُ مَا اَنْشَدْتَنِيْ

لِنَفْسِكَ فِيْ اِبَّانِ اُنْسِكَ

سَامِحْ اَخَاكَ اِذَا خَلَطْ	مِنْهُ الْاِصَابَةَ بِالْغَلَطْ

وتجاف عن تعنيفه	إن زاغ يوما أو قسط
واحفظ صنيعك عنده	شكر الصنيعة أم غمط
وأطعه إن عاصى وهن	إن عز وادن إذا شحط
واقن الوفاء ولو أخل	بما اشترطت وما اشترط
واعلم بأنك إن طلبت	مهذبا رمت الشطط
من ذا الذي ما ساء قط	ومن له الحسنى فقط
أوما ترى المحبوب وال	مكروه لزا في نمط
كالشوك يبدو في الغصو	ن مع الجنى الملتقط

وَلَذَاذَةُ الْعُمْرِ الطَّوِيـــلِ يَشُوبُهَا نَغَصُ الشَّمَطْ
وَلَوِ انْتَقَدْتَ بَنِي الزَّمَانِ وَجَدْتَ أَكْثَرَهُمْ سَقَطْ
وَرُضْتُ الْبَلَاغَةَ وَالْبَرَا عَةَ وَالشَّجَاعَةَ وَالْخِطَطْ
فَوَجَدْتُ أَحْسَنَ مَا يُرَى سَبْرَ الْعُلُومِ مَعًا فَقَطْ

قَالَ فَجَعَلَ الشَّيْخُ يُنَضْنِضُ نَضْنَضَةَ الصِّلِّ وَيُحَمْلِقُ حَمْلَقَةَ الْبَازِي الْمُطِلِّ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي زَيَّنَ السَّمَاءَ بِالشُّهُبِ وَأَنْزَلَ الْمَاءَ مِنَ السُّحُبِ مَا وَرِيَ عَنِ الْإِصْطِلَاحِ إِلَّا لِيَتَوَقَّى الْإِفْتِضَاحَ وَإِنَّ هٰذَا الْفَتَى أَعْتَادُ أَنْ أَمُونَهُ وَأُرَاعِيَ شُؤْنَهُ وَقَدْ كَانَ لِكُلٍّ

٣٣١

بيتي. فلم ألقَ أشجى. فأمّا الآن فالوقتُ عبوس و

حشوُ العيشِ بؤس حتّى أنّ بزّتي هذه عارة وبيتي لا

تطورُ به فارة. قال فرقّ لمقالها قلبُ الوالي وأوى

لهما من غِيَر الليالي وصبا إلى اختصاصهما بالإسعاف

وأمر النظّارة بالانصراف (قال الراوي) وكنتُ متشوّقاً

إلى مرأى الشيخ لعلّي أعلم علمه إذا عاينت وسمه

ولم يكن الزحام يسفرُ عنه ولا يُفرج لي فأدنو منه

فلمّا تقوّضت الصفوفُ وأجفل الوقوفُ توسّمته

فَإِذَا هُوَ أَبُو زَيْدٍ وَالْفَتَى فَتَاهُ فَعَرَفْتُ حِينَئِذٍ مَعْزَاهُ

فِيمَا أَتَاهُ وَكِدْتُ أَنْقَضُّ عَلَيْهِ لِأَسْتَعْرِفَ إِلَيْهِ فَزَجَرَنِي

بِإِيمَاضِ طَرْفِهِ وَاسْتَوْقَفَنِي بِإِيمَاءِ كَفِّهِ فَلَزِمْتُ مَوْقِفِي

وَأَخَّرْتُ مُنْصَرَفِي فَقَالَ الْوَالِي مَا مَرَامُكَ وَلِأَيِّ سَبَبٍ

مُقَامُكَ فَابْتَدَرَهُ الشَّيْخُ وَقَالَ إِنَّهُ أَنِيسِي وَصَاحِبُ

مَلْبُوسِي فَتَسَمَّحَ عِنْدَ هٰذَا الْقَوْلِ بِتَأْنِيسِي وَرَخَّصَ فِي

جُلُوسِي ثُمَّ أَفَاضَ عَلَيْهِمَا خِلْعَتَيْنِ وَوَصَلَهُمَا بِنِصَابٍ

مِنَ الْعَيْنِ وَاسْتَعْهَدَهُمَا أَنْ يَتَعَاشَرَا بِالْمَعْرُوفِ إِلَى الظِّلَالِ

اليومِ المخوفِ فنهضا من ناديهِ مُشيِّدَين بشُكرِ أياديهِ

وتبعتُهما لأعرفَ مثواهما وأتزوّدَ من نجواهما فلمّا

اجتزنا حِمى الوالي وأفضيْنا إلى الفضاءِ الخالي أدركني

أحدُ جلاوِزتِه مُهيبًا بي إلى حوزتِه فقلتُ لأبي زيدٍ

ما أظنُّه استحضرني إلّا ليستخبرني فماذا أقولُ وفي أيّ

وادٍ معهُ أجولُ فقال بيِّن لهُ غباوةَ قلبِه وتلاعُبي بلُبِّه

ليعلمَ أنّ ريحَه لاقتْ إعصارًا وجدولَه صادفَ تيّارًا

فقلتُ أخافُ أن يتّقِدَ غضبُه فيلفحَك لهبُه

أَوْ يَسْتَشْرِي طَيْشُهُ فَيَسْرِي إِلَيْكَ بَطْشُهُ فَقَالَ إِنِّي رَحَلْتُ

الْآنَ إِلَى الرُّهَا، وَأَنَّى يَلْتَقِي سُهَيْلٌ وَالسُّهَا فَلَمَّا حَضَرْتُ

الْوَالِيَ وَقَدْ خَلَا مَجْلِسُهُ وَانْجَلَى تَعَبُّسُهُ أَخَذَ يَصِفُ

أَبَا زَيْدٍ وَفَضْلَهُ وَيَذُمُّ الدَّهْرَ الْخَؤُونَ لَهُ ثُمَّ قَالَ نَشَدْتُكَ

اللّٰهَ أَلَسْتَ الَّذِي أَعَارَهُ الدَّسْتَ فَقُلْتُ لَا وَالَّذِي أَحَلَّكَ

فِي هٰذَا الدَّسْتِ مَا أَنَا بِصَاحِبِ ذٰلِكَ الدَّسْتِ بَلْ أَنْتَ

الَّذِي تَمَّ عَلَيْهِ الدَّسْتُ فَازْوَرَّتْ مُقْلَتَاهُ وَاحْمَرَّتْ

وَجْنَتَاهُ وَقَالَ وَاللّٰهِ مَا أَعْجَزَنِي قَطُّ فَضْحُ مُرِيبٍ وَلَا انْكَشَفَ

مَعِيبٌ وَلكِنْ مَا سَمِعْتُ بِأَنَّ شَيْخًا دَلَّسَ بَعْدَ مَا تَطَلَّسَ

یعنی ما عجزنی ان افضح واہتک الستر عن المریب والمعیب لکن عجزت عن معرفۃ ہذا الشیخ ۱۲

وَتَقَلَّسَ فَبِهٰذَا تَمَّ لَهُ أَنْ لَبَّسَ فَقَالَ وَمَا كُنْيَةُ ذٰلِكَ

الْقُرَيْدِ فَقُلْتُ يُكْنَى بِأَبِي زَيْدٍ فَقَالَ إِنَّهُ بِأَبِي كَيْدٍ

لَا أَلْيَقُ مِنْهُ بِأَبِي زَيْدٍ أَفَتَدْرِي أَيْنَ سَكَعَ ذٰلِكَ اللُّكَعُ

قُلْتُ أَشْفَقَ مِنْكَ لِتَعَدِّي طَوْرِهِ فَقَطَعَ عَنْ بَغْدَادَ مِنْ

فَوْرِهِ فَقَالَ لَا قَرَّبَ اللّٰهُ لَهُ نَوًى وَلَا كَلَأَهُ أَيْنَ ثَوٰى

فَمَا زَاوَلْتُ أَشَدَّ مِنْ نُكْرِهِ وَلَا ذُقْتُ أَمَرَّ مِنْ مَكْرِهِ

وَلَوْلَا حُرْمَةُ أَدَبِهِ لَأَوْغَلْتُ فِي طَلَبِهِ إِلٰى أَنْ يَقَعَ

فِي يَدِي فَأُوقِعَ بِهِ وَإِنِّي لَأَكْرَهُ أَنْ تَشِيعَ فَعْلَتُهُ بِمَا يَنِمُّ

السَّلَامُ فَأُقْصَى بَيْنَ الْأَنَامِ وَتُحْبَطَ مَكَانَتِي عِنْدَ الْإِمَامِ وَ

أَصِيرَ ضُحْكَةً بَيْنَ الْخَاصِّ وَالْعَامِّ فَعَاهَدَنِي عَلَى أَنْ لَا أَفُوهَ

بِمَا اعْتَمَدَ مَا دُمْتُ حِلًّا بِهٰذَا الْبَلَدِ قَالَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ

فَعَاهَدْتُهُ مُعَاهَدَةَ مَنْ لَا يَتَأَوَّلُ وَوَفَيْتُ لَهُ كَمَا وَفَى السَّمَوْأَلُ

المقامة الرابعة والعشرون القطيعية

حَكَى الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ قَالَ عَاشَرْتُ بِقَطِيعَةِ الرَّبِيعِ فِي

إِبَّانِ الرَّبِيعِ فِتْيَةً وُجُوهُهُمْ أَبْهَجُ مِنْ أَنْوَارِهِ وَأَخْلَاقُهُمْ

بهج من ازهاره والفاظهم ارق من نسيم اسحاره

ای احسن واعجب ١٢ — ای الطف ١٢

فاجتليت منهم ما يزري على الربيع الزاهر ويغني عن

ای رأيت من الفاظهم واقوالهم ما يزري الخ ١٢

رنات المزاهر وكنا تقاسمنا على حفظ الوداد وحظر

الاستبداد وان لا يتفرد احدنا بالتذاذ ولا يستأثر

ولو برذاذ فاجتمعنا في يوم سما دجنه ونما حسنه وحكم

بالاصطباح مزنه على ان نلتهي بالخروج الى بعض

المروج لنسرح النواظر في الرياض النواضر ونصقل الخواطر

بشيم المواطر فبرزنا ونحن كالشهور عدة وكندماني

حبذ يمه مودّة إلى حديقة اخذت زخرفها وازّينت
وتنوّعت ازاهيرها وتلوّنت ومعنا الكميت الشّموس
والسُّقاة الشُّموس والشّادي الّذي يطرب السّامع ويلهيه
ويقري كلّ سمع ما يشتهيه فلمّا اطمأنّ بنا الجلوس ودار
علينا الكؤس وغلّ علينا ذو طمر فتجهّمناه تجهّم
الغيل الشّيب ووجل تا صفو يومنا قد شيب الّا انّه
سلّم تسليم اولي الفهم وجلس يفضّ لطائم النّثر والنّظم
ونحن نزوي عن انبساطه ونسري بطيّ بساطه الى ان

غنّى شاذينا المغرب ومغرّدنا المطرب

ألا أمّ سعاد لا تصلين حبلي ... ولا تأوين لي ممّا ألاقي

صبرت عليك حتّى عيل صبري ... وكادت تبلغ الروح التراقي

وها أنا قد عزمت على انصراف ... أساقي فيه خلّي ما يساقي

فإن وصلًا ألذّ به فوصلٌ ... وإن صرمًا فصرمٌ كالطلاق

أي إن وصلتني أصله ١٢

وإن قطعتني أقطعه ١٢

قال فاستفهمنا العابث بالمثاني، لم نصب أوّل الوصل الأوّل ورفع الثاني، فأقسم بتربة أبويه، لقد نطق بما اختاره سيبويه، فتشعّبت حينئذ آراء الجمع في تجويز

أي تفرقت واختلفت ١٢

النَّصبِ في الرَّفعِ، فقالت فرقةٌ رفعُهما هو الصوابُ، وقالت

طائفةٌ لا يجوزُ فيهما إلّا الانتصابُ، واستبهم على آخرين

الجوابُ، واستعرَ بينهم الاصطخابُ، وذلك الواغلُ يُبدي

ابتسامَ ذي معرفةٍ وإن لم يَفُه ببنتِ شفةٍ، حتّى إذا سكنتِ

الزَّماجرُ، وصمتَ المزجورُ والزّاجرُ، قال يا قومِ أنا أُنبّئكم بتأويله

وأُميّزُ صحيحَ القولِ من عليلِه، إنّه ليجوزُ رفعُ الوصلَين و

نصبُهما، والمغايرةُ في الإعرابِ بينهما، وذلك بحسبِ اختلافِ

الإضمارِ، وتقديرِ المحذوفِ في هذا المضمارِ، قال فغظَّ من

الجماعة إفراطي في مماراته، وانخراطي إلى مباراته فقال أما إذا

دعوتم نزال، وتلببتم للنضال، فما كلمة هي إن شئتم

حرف محبوب أو اسم لما فيه حرف حلوب وأي اسم

يتردد بين فرد حازم، وجمع ملازم، وأية هاء إذا التحقت

أماطت الثقل، وأطلقت المعتقل، وأين تدخل السين

فتعزل العامل من غير أن تجامل وما منصوب أبداً على

الظرف لا يخفضه سوى حرف وأي مضاف أخل من

عرى الإضافة بعروة، واختلف حكمه بين مساءٍ و

غدوة + وما العامل الذي يتصل آخره بأوله ويعمل
معكوسه مثل عمله + واي عامل نائبه ارحب منه وكرا
واعظم مكرا + واكثر لله تعالى ذكرا + وفي اي موطن تلبس
الذكران براقع النسوان + وتبرز ربات الحجال بعمائم
الرجال + واين يجب حفظ المراتب على المضروب والضارب
وما اسم لا يعرف الا باستضافة كلمتين + او الاقتصار منه
على حرفين + وفي وضعه الاول التزام وفي الثاني الزام +
وما وصف اذا اردف بالنون نقص صاحبه في العيون

وفوقه ما بالدون، وخرج من الزبون، وتعرض للهون فهذه

ثنتا عشرة مسئلة وفق عددكم وتربة لددكم ولو زدتم

زدنا، وان عدتم عدنا، قال المخبر بهذه الحكاية: فورد

علينا من احاجيه اللاتي هالت، لما انهالت، ما حارت

له الافكار وحالت، فلما اعجزنا العوم في بحره، واستسلمت

تمائمنا لسحره، عدلنا من استثقال الرؤية له الى استنزال

الرواية عنه، ومن تحي التبرم به الى ابتغاء التعلم منه،

فقال والذي نزل النحو في الكلام، منزلة الملح في الطعام

وَتَجِيهِ عَنْ بَصَائِرِ الطَّغَامِ لَا أَنَلْتُكُمْ مَرَامًا، وَلَا سَوَّغْتُ

لَكُمْ غَرَامًا، أَوْ تُخَوِّلَنِي كُلُّ يَدٍ وَتَخُصَّنِي كُلٌّ مِنْكُمْ بِيَدٍ

فَلَمْ يَبْقَ فِي الْجَمَاعَةِ إِلَّا مَنْ أَذْعَنَ لِحُكْمِهِ، وَنَبَذَ إِلَيْهِ خَبِيئَةَ

كُمِّهِ، فَلَمَّا حَصَلَتْ تَحْتَ وِكَائِهِ، أَضْرَمَ شُعْلَةَ ذَكَائِهِ

فَكَشَفَ حِينَئِذٍ عَنْ أَسْرَارِ أَلْغَازِهِ وَبَدَائِعِ إِعْجَازِهِ، مَا جَلَا

صَدَأَ الْأَذْهَانِ، وَجَلَّى مَطْلَعَهُ بِنُورِ الْبُرْهَانِ. قَالَ

الرَّاوِي: فَهِمْنَا حِينَ فَهَّمَنَا، وَعَجِبْنَا إِذْ أَجَبْنَا، وَنَدِمْنَا

عَلَى مَا نَدَّ مِنَّا، وَأَخَذْنَا نَعْتَذِرُ إِلَيْهِ اعْتِذَارَ الْأَكْيَاسِ، وَ

نعرض عليه ان يضاع الكأس فقال ما ربّ لاحفاوة و
مشرب لم يبق له عندي حلاوة فاطلنا مراودته و
والينا معاودته فشمخ بأنفه صلفا ونأى بجانبه تعاقلا وأنشد

نهاني الشيب عمّا فيه افراحي ... فكيف اجمع بين الراح والراح
وهل يجوز اصطباحي من معتّقة ... وقد انار مشيب الرأس اصباحي
آليت لا خامرتني الخمر ما علقت ... روحي بجسمي والفاظي بافصاحي
ولا اكتست لي بكاسات السلاف يد ... ولا اجلت قداحي بين اقداح
ولا صرفت الى صرف مشعشعة ... همّي ولا رحت مرتاحا الى راح

ولا نظمتُ على مشمولةٍ أبداً ... شملي ولا اخترتُ ندماناً سوى الصاحي

محا المشيبُ مراحي حين خطّ على ... رأسي فأبغضْ به من كاتبٍ ماحي

ولاحَ يلحى على جري العنانِ إلى ... ملهى فسحقاً له من لائحٍ لاحي

ولو لهوتُ وفودي شائعٌ لحيا ... بين الصحاحِ من غسّانَ مصباحي

قومٌ سجاياهمُ توقيرُ ضيفهمُ ... والشيبُ ضيفٌ له التوقيرُ يا صاحِ

ثمّ إنّه انسابَ انسيابَ الأيم + وأجفلَ إجفالَ الغيم + فعلمتُ أنّه سراجُ سروج + وبدرُ الأدبِ الذي يجوبُ البروج + وكان قصاراي التحرّقَ لبعده + والتفرّقَ من بعده +

المقامة الخامسة والعشرون الكرجية

حكى الحارث بن همام قال شتوت بالكرج لدين أقتضيه

وأرب أقضيه فبلوت من شتائها الكالح وصرها الناقح

ما عرّفني جهد البلاء وعكفني على الاصطلاء فلم أكن

أزايل وجاري ولا مستوقد ناري الا لضرورة أدفع

اليها أو إقامة جماعة أحافظ عليها فاضطررت في يوم

جوه مزمهر ووجهه مكفهر الى أن برزت من كناني

يلهيه عنّي. فإذا شيخ عاري الجلدة. بادي الجردة. وقد اعتمّ بريطة. واستثفر بفويطة. وحواليه جمع كثيف الحواشي. وهو ينشد ولا يحاشي.

يا قوم لا ينبئكم عن فقري ... أصدق من عريي أوان القرّ

فاعتبروا بما بدا من ضرّي ... باطن حالي وخفيّ أمري

وحاذروا انقلاب سلم الدهر ... فإنّني كنت نبيه القدر

آوي إلى وفر وحدّ بتري ... تفيد صغري وتبيد سمري

وتشتكي كومي غداة أقري ... فجرّد الدهر سيوف أنعـ

وشن غارات الرزايا الغبر ... ولم يزل يسحتني ويبري

حتى عفت داري وغاض دري ... وبار سعري في الورى وشعري

وصرت نضو فاقة وعسر ... عاري المطا مجرداً من قشري

كأنني المغزل في التعري ... لا دفء لي في الصر والصنبر

عيري الضحى واصطلاء الجمر ... فهل خضم ذو رداء غمر

يسترني بمطرف أو طمر ... طلاب وجه الله لا للشكر

ثم قال يا أرباب الثراء، الرافلين في الفراء، من أوتي خيراً فلينفق، ومن استطاع أن يرفق فليرفق، فإن الدنيا

غدوة والدهر عثور والمكنة زورة طيف والفرصة

مزنة صيف واني والله لطالما تلقيت الشتاء بكافاته

واعددت الاهب له قبل موافاته وها انا اليوم يا سادتي

ساعدي وسادتي وجلدتي بردتي وحفنتي جفنتي

فليعتبر العاقل بحالي وليبادر صرف الليالي فان السعيد

من اتعظ بسواه واستعد لسراه فقيل له قد حلوت

علينا ادبك فاجل لنا نسبك فقال تبا لمفتخر بعظم نخر

انما الفخر بالتقى والادب المنتقى ثم انشد

لعمرك ما الإنسان لا ابن يومه ... على ما تجلّى يومه لا ابن أمسه

وما الفخر بالعظم الرميم وإنما ... فخار الذي يبغي الفخار بنفسه

ثمّ إنّه جلس محقوقفا واخرنطم مقفقفا وقال اللّهمّ يا من
غمر بنواله وأمر بسؤاله صلّ على محمّد وآله وأعنّي على البرّ
بأهل الدين وأتح لي حرّا يؤثر من خصاصة * ويواسي و
لو بخصاصة (قال الراوي) فلمّا جلّي عن النفس العصاميّة
والملح الأصمعيّة * جعلت ملامح عيني تحجمه * ومرامي
لحظي ترجمه * حتّى استبنت أنّه أبو زيد * وأنّ تعريه

حُبُولَةُ صَيْدٍ وَلَمَحَ هُوَّاتِ عِرْفَانِي قَدْ أَدْرَكَهُ وَلَمْ يَأْمَنْ

أَنْ يَفْتِكَهُ فَقَالَ أُقْسِمُ بِالسَّمَرِ وَالْقَمَرِ وَالزُّهُرِ وَالزَّهَرِ إِنَّهُ

لَنْ يَسْتُرَنِي إِلَّا مَنْ طَابَ خِيمُهُ وَأُشْرِبَ مَاءَ الْمُرُوَّةِ أَدِيمُهُ

فَعَقَلْتُ مَا عَنَاهُ وَإِنْ لَمْ يَدْرِ الْقَوْمُ مَغْزَاهُ وَسَاءَنِي مَا يُعَانِيهِ

مِنَ الرِّعْدَةِ وَاقْشِعْرَارِ الْجِلْدَةِ فَعَمَدْتُ لِفَرْوَةٍ هِيَ بِالنَّهَارِ

رِيَاشِي وَفِي اللَّيْلِ فِرَاشِي فَنَضَوْتُهَا عَنِّي وَقُلْتُ لَهُ اقْبَلْهَا

مِنِّي فَمَا كَذَبَ أَنِ افْتَرَاهَا وَعَيْنِي تَرَاهَا ثُمَّ أَنْشَدَ

لِلّٰهِ مَنْ أَلْبَسَنِي فَرْوَةً	أَضْحَتْ مِنَ الرِّعْدَةِ لِي جُنَّةً

ألبسنيها واقيًا مهجتي وقي شرّ الإنس والجنّه
سيكتسي اليوم ثنائي وفي غدٍ سيكسى سندس الجنّه

قال فلمّا فتن قلوب الجماعة بافتنانه في البراعة انثالت عليه من الفراء المغشاة والجباب الموشاة ما آده ثقله ولم يكد يقلّه فانطلق مستبشرًا بالفرج مستسعيًا للدرج وتبعته إلى حيث ارتفعت التقيّة وبدت السماء نقيّة فقلت له لشدّ ما قرّسك البرد فلا تعرّ من بعد فقال ويك ليس من العدل سرعة العذل فلا تعجل بلوم هو ظلم

وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ، فَوَالَّذِي نَوَّرَ الشَّيْبَةَ وَطَيَّبَ
تُرْبَةَ طَيْبَةَ لَوْ لَمْ أَتَعَرَّ لَرُحْتُ بِالْخَيْبَةِ وَصَفَرِ الْعَيْبَةِ
ثُمَّ نَزَعَ إِلَى الْغِرَارِ، وَتَبَرْقَعَ بِالْاِكْفِهْرَارِ، وَقَالَ أَمَا تَعْلَمُ أَنَّ
شِنْشِنَتِي الْاِنْتِقَالُ مِنْ صَيْدٍ إِلَى صَيْدٍ وَالْاِنْعِطَافُ مِنْ
عَمْرٍو إِلَى زَيْدٍ وَأَرَاكَ قَدْ عَقَقْتَنِي وَعَقَّقْتَنِي، وَأَفَتَّنِي أَضْعَافَ
مَا أَفَدْتَنِي، فَاعْفِنِي عَافَاكَ اللهُ مِنْ لَغْوِكَ وَاسْدُدْ دُونِي
بَابَ جِدِّكَ وَلَهْوِكَ فَجَبَذْتُهُ جَبْذَ التِّلْعَابَةِ وَجَمْجَمْتُ
بِاللهِ عَابَهُ وَقُلْتُ لَهُ وَاللهِ لَوْ لَمْ أُوَارِكَ، وَأُعْطِ عَلَى

عوارك لما وصلت الى صلة ولا انقلبت آسى من بصلة

فجازني عن احساني اليك وسترى لك وعليك بأن

تسمح لي ببرد الفروة او تعرفني كافات الشتوة فنظر

الى نظر المتعجب وازمهر ازمهرار المتغضب ثم قال

اما برد الفروة فابعد من برد امس الدابر والميت الغابر

واما كافات الشتوة فسبحان من طبع على ذهنك واوهى

وعاء خزنك حتى انسيت ما انشدتك بالدسكرة لابن سكرة

جاء الشتاء وعندي من حوائجه	سبع اذا القطر عن حاجاتنا حبسا

بَعْدَ الكِبابِ فكِسٌّ ناعمٌ وكِسا | لكنّ كِيسي كانونٌ وكاسُ طِلا

ثم قال لجوابُ لِشيءٍ خيرٌ من جِلبابٍ يُدني فاكتفِ بما وعيتَ وانكفِ فَفارقتُه وقد ذهبت فروتي بشِقوتي وحصلتُ على الرِعدة طولَ شتوتي

المقامة السادسة والعشرون وتعرف بالرقطاء

حدث الحرث بن همام قال حللتُ سوقَ الاهواز لابسًا حُلّةَ الإعواز فلبثتُ فيها مدّةً أكابدُ شدّةً وأُزجّي أيّامًا مسوّدةً إلى أن رأيتُ تمادي المقام من عوادي

الإنتقامِ فرمقتُها بعينِ القالي وفارقتُها مفارقةَ الطللِ

البالي فقطعتُ عن وشلِها كميشَ الإزارِ راكضًا إلى المياهِ

الغزارِ حتّى إذا سرتُ منها مرحلتينِ وبعُدتُ سُرى

ليلتينِ تراءتْ لي خيمةٌ مضروبةٌ ونارٌ مشبوبةٌ فقلتُ

آتيها لعلّي أنقعُ صدًى أو أجدُ على النارِ هدًى فلمّا

انتهيتُ إلى ظلِّ الخيمةِ رأيتُ غلمةً روقةً وشارةً

مرموقةً وشيخًا عليه بزّةٌ سنيّةٌ ولديه فاكهةٌ جنيّةٌ

فحيّيتُه ثمّ تحاميتُه فضحكَ إليّ وأحسنَ الردَّ عليّ

وَقَالَ لَا تَجْلِسْ إِلَى مَنْ تَرُوقُ فَاكِهَتُهُ + وَتَشُوقُ مُفَاكَهَتُهُ

فَجَلَسْتُ لِاغْتِنَامِ مُحَاضَرَتِهِ لَا لِالْتِهَامِ مَا بِحَضْرَتِهِ فَحِينَ

سَفَرَ عَنْ آدَابِهِ وَكَشَرَ عَنْ أَنْيَابِهِ عَرَفْتُ أَنَّهُ أَبُو زَيْدٍ بِحُسْنِ

مُلَحِهِ وَقُبْحِ قَلَحِهِ فَتَعَارَفْنَا حِينَئِذٍ وَحَقَّتْ لِي فَرْحَتَانِ

سَاعَتَئِذٍ وَلَمْ أَدْرِ أَيُّهُمَا أَنَا أَصْفَى فَرَحًا وَأَوْفَى مَرَحًا +

أَبِإِسْفَارِهِ مِنْ دُجُنَّةِ أَسْفَارِهِ أَمْ بِخِصْبِ رِحَالِهِ بَعْدَ إِمْحَالِهِ

وَتَاقَتْ نَفْسِي إِلَى أَنْ أَفُضَّ خِتَامَ سِرِّهِ وَأَبْطُنَ دَاعِيَةَ يُسْرِهِ +

فَقُلْتُ لَهُ مِنْ أَيْنَ إِيَابُكَ وَإِلَى أَيْنَ انْسِيَابُكَ وَبِمَ امْتَلَأَتْ

عِيابَكَ فَقالَ أمّا المُقَدَّمُ فَمِنْ طُوسٍ وَأمّا المَحْصِلُ فالسُّوسُ

وَأمّا الجِدَةُ الّتي أصَبْتُها فَمِنْ رِسالَةٍ اقْتَضَيْتُها. فَسَألْتُهُ

أنْ يُعَرِّفَني دِخْلَتَهُ وَيَسْرُدَ عَلَيَّ رِسالَتَهُ. فَقالَ دُونَ

مَرامِكَ حَرْبُ البَسُوسِ أوْ تَصْحَبَني إلى السُّوسِ. فَصَحِبْتُهُ

إلَيْها قَهْراً. وَعَلِقْتُ عَلَيْهِ بِها شَهْراً. وَهُوَ يُعَلِّلُني كاساتِ

التَّعْلِيلِ. وَيَجُرُّني أعِنَّةَ التَّأْمِيلِ حَتّى إذا حَرِجَ صَدْرِي

وَعِيلَ صَبْرِي قُلْتُ لَهُ إنَّهُ لَمْ يَبْقَ لَكَ عِلَّةٌ. وَلا لِي في

المُقامِ تَعِلَّةٌ. وَفي غَدٍ أزْجُرُ غُرابَ البَيْنِ. وَأرْحَلُ عَنْكَ

بِخُفَّيْ حُنَيْنٍ + فَقَالَ حَاشَ لِلّٰهِ اَنْ اُخْلِفَكَ اَوْ اُخَالِفَكَ

وَمَا اَرْجَاْتُ اَنْ اُحَدِّثَكَ اِلَّا لِيَبُتَّكَ + وَاِذَا كُنْتَ

قَدِ اسْتَرَبْتَ بِعِدَتِي + وَاَعْرَاكَ ظَنُّ السُّوْءِ بِمَا عِنْدِي

فَاَصْخِ لِقَصَصِ سِيْرَتِيَ الْمُمْتَدَّةِ + وَاَضِفْهَا اِلَى اَخْبَارِ الْفَرَ

بَعْدَ الشِّدَّةِ + فَقُلْتُ لَهُ هَاتِ فَمَا اَطْوَلَ طِيَلَكَ + وَاَهْوَ

حِيَلَكَ + فَقَالَ اِعْلَمْ اَنَّ الدَّهْرَ الْعَبُوْسَ الْقَانِيَ اِلَى الطُّوْ

وَاَنَا يَوْمَئِذٍ فَقِيْرٌ وَقِيْرٌ لَا فَتِيْلَ لِي وَلَا نَقِيْرَ + فَاَلْجَاَنِي

صِفْرَ الْيَدَيْنِ اِلَى التَّطَوُّقِ بِالدَّيْنِ + فَادَّنْتُ لِسُوْءِ الْاِتِّفَا

قوله فقال حاشى لله

قوله استربت اي شككت

الفرج بعد الشدة اسم كتاب معروف

مَنْ هُوَ عَسِرُ الْاَخْلَاقِ ، وَتَوَهَّمْتُ تَسَنِّيَ النِّفَاقِ فَتَوَ

فِي الْاِنْفَاقِ فَمَا اَنْفَقْتُ حَتَّى بَهَظَنِي دَيْنٌ لَزِمَنِي حَقُّهُ

وَلَازَمَنِي مُسْتَحِقُّهُ فَحِرْتُ فِي اَمْرِي وَاَطْلَعْتُ غَرِيمِي عَلَى

عُسْرِي فَلَمْ يُصَدِّقْ اِمْلَاقِي وَلَا نَزَعَ عَنْ اِرْهَاقِي بَلْ

جَدَّ فِي التَّقَاضِي وَجَدَّ فِي اقْتِيَادِي اِلَى الْقَاضِي وَكُلَّمَا

خَضَعْتُ لَهُ فِي الْكَلَامِ وَاسْتَنْزَلْتُ مِنْهُ رِفْقَ الْكِرَامِ

وَرَغِبْتُهُ فِي اَنْ يَنْظُرَ لِي بِمُيَاسَرَةٍ اَوْ يُنْظِرَنِي اِلَى مَيْسَرَةٍ

قَالَ لَا تَطْمَعْ فِي الْاِنْظَارِ وَاحْتِجَانِ النُّضَارِ فَوَحَقِّكَ

ما ترى مسالك الخلاص أو ترينى سبائك الخلاص

فلما رأيت احتداد لدده وأن لا مناص لي من يده شاغلته

ثم واثبته ليواضعني إلى والي الجرائم لا إلى الحاكم في المظالم

لما كان بلغني من إفضال الوالي وفضله وتشدد القاضي

وبخله فلما حضرنا باب أمير طوس آنست أن لا بأس

ولا بوس فاستدعيت دواة وبيضاء وأنشأت رسالة

رقطاء وهي أخلاق سيدنا تحب وبعقوته يلب

وقربه تحف ونائله تلف وخلته نسب وقطيعته نصب

وعَيبُه ذَلِقٌ وشِيَمُه تأتلِقُ وظَرفُه زانٍ وقَويمُ

نهجِه بانَ وذِهنُه قُلَّبٌ وجَرِبٌ ونعتُه شرَّقَ غرَّبَ

سيِّدٌ قُلَّبٌ سبوقٌ مُبِرٌّ	فطِنٌ مُغرِبٌ عزوفٌ عيوفٌ
مُخلِفٌ مُتلِفٌ أغرُّ فريدٌ	نابِهٌ فاضِلٌ ذكيٌّ أنوفٌ
مُفلِقٌ إن أبانَ طبٌّ إذا ألبَّ	هيَّجَ وجِلَ خطبٌ مخوفٌ

مناظِمُ شرفِه تأتلِفُ وشُؤبوبُ حبائِه يكِفُ ونائِلُ

يدَيه فاضَ وشُحُّ قلبِه غاضَ وخُلَّبُ سحائِبه مُختلَبٌ

وذهبُ عيابِه مُحتَرَبٌ مَن لفَّ لفَّه فلَّ وغلَبَ ونكبَ

٣٦٣

بابه جلب وخلب كف عن هضم بري وبريء من بس

غوي وقرن لبانه بغي ونكب عن مذهب كز لبس نوثاب

عند نهزة تنز بل بعف عفة بر

فلذا يحب ويستحق عفافه ... شغفا به قلبا به خلاب

يعني شغف الناس الى عفافه ووصله ١٢

اخلاقه غر ترق وفوقه ... فوق اذا انا صلته غلاب

سمح يهش وذو تلاف ان هفا ... خل فليس بحقه يرتاب

لا باخل بل باذل خرق اذا ... يعتر بز لا يليه باب

ان عض ازل فل غرب عضاضه ... بمنابه فانحت منه ناب

وَجَدِيرٌ مَنْ لَبَّ وَفَطَنَ، وَقَرُبَ وَشَطَنَ، أَنْ أَعِيَ لِقَرِيعِ زَمَنٍ، وَجَابِرِ زَمِنٍ، مُذْ رَضِعَ ثَدْيَ لِبَانِهِ، خُصَّ بِإِفَاضَةِ تَهْتَانِهِ، نَعَشَ وَفَرَّجَ، وَضَا فَأَبْهَجَ، وَنَأَى فَأَزْعَجَ، وَغَاءَ بِحَقٍّ أَبْلَجَ أَتْعَبَ مَنْ سَيَلِي، وَقَرَّطَ آذَانَ دَهْرٍ وَبِلِّي، وَتَوَّجَ صِفَاتِهِ بِحُبِّ عُفَاتِهِ

فَلَا خَلَا ذَا بَهْجَةٍ * يَمُدُّ ظِلَّ خَصْبِهِ

فَإِنَّهُ بَرٌّ بِمَنْ * أَنِسَ ضَوْءَ شُهْبِهِ

زَانَ مَزَايَا ظَرْفِهِ * بِلُبْسِ خَوْفِ رَبِّهِ

فَلْيَهْنِ سَيِّدَنَا فَوْزُهُ بِمَفَاخِرَ تَأَثَّلَتْ وَجَلَّتْ وَقُوَّتُهُ بِصَنَائِعَ

تَمَّتْ وَنَمَّتْ وَبِلَائِمِ قُرْبِ حَضْرَتِهِ غَوْثُ رَقِلٍ بِحَظٍّ

مِنْ حُظْوَتِهِ فَإِنَّهُ تَلِيدُ نَدْبٍ وَشَرِيدُ جَدْبٍ وَجَرِيحُ

نُوَبٍ أَثَّرَتْ وَنَاظِمُ قَلَائِدَ تَسَيَّرَتْ إِذَا جَاشَ لِخُطْبَةٍ

فَلَا يُوجَدُ قَائِلٌ ثُمَّ قُسٌّ ثَمَّ بَاقِلٌ فَإِنْ حَبَّرَ قُلْتَ حِبَرٌ

مُنَمْنَمَةٌ وَخِلْتَ رِيَاضًا قَدْ نَمَتْ هٰذَا وَشِرْبُهُ بَرْضٌ

وَقُوتُهُ قَرْضٌ وَفَلْقُهُ عَسَقٌ وَجِلْبَابُهُ خَلَقٌ وَقَدْ قَلِقَ

لِتَوَعُّرِ شَعْرٍ غَاشِمٍ يَسْتَحِثُّهُ بِحَقٍّ لَازِمٍ فَإِنْ مَنَّ سَيِّدُنَا بِكَفِّهِ

٣٦٧

بِهِبَاتِ كَفِّهِ، تَوَشَّحَ بِمَجْدٍ فَاقَ وَبَاءَ بِأَجْرِ فَكِّ مِنْ وِثَاقٍ لَا

خَلَتْ سَجَايَا خُلُقِهِ، تَرْفِدُ شَائِمَ بَرْقِهِ، بِمَنِّ رَبٍّ أَزَلِيٍّ،

حَيٍّ أَبَدِيٍّ (قَالَ) فَلَمَّا اسْتَشَفَّ الْأَمِيرُ لَآلِيَهَا، وَلَمَحَ السِّرَّ

الْمُودَعَ فِيهَا، أَوْعَزَ فِي الْحَالِ بِقَضَاءِ دَيْنِي، وَفَصَلَ بَيْنَ

خَصْمِي وَبَيْنِي، ثُمَّ اسْتَخْلَصَنِي بِمُكَاثَرَتِهِ، وَاخْتَصَّنِي بِأَثَرَتِهِ،

فَلَبِثْتُ بِمِصْرَ سِنِينَ أَنْعَمُ فِي ضِيَافَتِهِ، وَأَرْتَعُ فِي رِيفِ

رَأْفَتِهِ، حَتَّى إِذَا غَمَرَتْنِي مَوَاهِبُهُ، وَأَطَالَ ذَيْلِي ذَهَبُهُ، تَلَطَّفْتُ

فِي الْارْتِحَالِ، عَلَى مَا تَرَى مِنْ حُسْنِ الْحَالِ، قَالَ فَعَلْتُ لَاشَكَّ

لِمَنْ اَتَاحَ لَكَ لُقْيَانَ السَّمْحِ الْكَرِيْمِ وَاَنْقَذَكَ بِهٖ مِنْ ضَغْطَةِ

الْغَرِيْمِ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى سَعَادَةِ الْجَدِّ وَالْخُلُوْصِ مِنَ الْخَصْمِ

الْاَلَدِّ ثُمَّ قَالَ اَيُّمَا اَحَبُّ اِلَيْكَ اَنْ اُحْذِيَكَ مِنَ الْعَطَاءِ

اَمْ اُتْحِفَكَ بِالرِّسَالَةِ الرَّقْطَاءِ فَقُلْتُ اِمْلَاءُ الرِّسَالَةِ اَحَبُّ

اِلَيَّ فَقَالَ وَهُوَ وَحَقِّكَ اَخَفُّ عَلَيَّ فَاِنَّ نِحْلَةَ مَا يَلِجُ

فِي الْاٰذَانِ اَهْوَنُ مِنْ نِحْلَةِ مَا يَخْرُجُ مِنَ الْاَرْدَانِ ثُمَّ كَاَنَّهٗ

اَنِفَ وَاسْتَحْيَا فَجَمَعَ لِيْ بَيْنَ الرِّسَالَةِ وَالْحُذْيَا فَفُزْتُ مِنْهُ

بِسَهْمَيْنِ وَفَصَلْتُ عَنْهُ بِغُنْمَيْنِ وَاُبْتُ اِلٰى وَطَنِيْ قَرِيْرَ الْعَيْنِ

بِمَا حُزْتُ مِنَ الرِّسَالَةِ وَالْعَيْنِ

المقامة السابعة والعشرون الوبرية

حكى الحارث بن همام قال ملت في ريق زماني الذي غبر

الى مجاورة اهل الوبر لآخذ اخذ نفوسهم الأبية و

ألسنتهم العربية فشمرت تشمير من لا يألو جهدا وجعلت

أضرب في الأرض غورا ونجدا الى ان اقتنيت هجمة

من الراغية وثلة من الثاغية ثم أويت الى عرب

أرداف أقيال وأبناء أقوال فأوطنوني أمنع جناب و

فلوا عني حدّ كلّ ناب فما تأوّبني عندهم همّ ولا وجع

یعنی از تمامی مکاره حمایت من کردند ۱۲ علوی

صغا في سهم الى ان اضللت في ليلة منيرة البدر لقحة

یعنی چیزے از مکروه بمن اثر نکرد ۱۲ مسعودی

غزيرة الدرّ فلم اطب نفسًا بالغاء طلبها والقاء حبلها

ای فلم یطب نفسی بترک طلبها یعنی لم یسمح قلبی بان اترکها ولا اطلبها ۱۲

على غاربها فقدت فرسًا محضارًا واعتقلت لدنًا

خطّارًا وسريت ليلتي جمعاء اجوب البيداء واقتري كلّ

شجراء ومرداء الى ان نشر الصبح راياته وحيعل الداعي

الى صلاته فنزلت عن متن الركوبة لاداء المكتوبة

ثمّ جلت في صهوتها وفررت عن شحوتها وسرت لا ارى

اثرًا الا قفوتُه، ولا نشزًا الا علوتُه، ولا واديًا الا اجزتُه

ولا ركبًا الا استطلعتُه، وجدّى مع ذلك يذهب هدرًا

ولا يجد ورده صدرًا، الى ان حانت صكّة عُمَيّ، و[illegible]

يذهل غيلان عن ميّ، وكان يومًا اطول من ظلّ القناة

واحرّ من دمع المقلاة، فايقنت انى ان لم استكنّ من

الوقدة، واستجمّ بالرقدة، اذ نغّى اللغوب وعلقت بى

شعوب، فجئت الى سرحة كثيفة الاغصان، وريقة

الافنان، لاغوّر تحتها الى المغيربان، فوالله ما استروحت نفسى

ولا استراح فرسي حتّى نظرتُ إلى سانحٍ، في هيئةِ سابحٍ

وهو يتّجه تجاهي ويشتدُّ إلى بُقعتي، فكرهتُ انعياجهُ

إلى مَعاجي، فاستعذتُ باللهِ من شرّ كلّ مُفاجي، ثمّ ترجّيتُ

أن يتصدّى مُنشِداً أو يتبدّى مُرشِداً، فلمّا اقتربَ

من سَرحتي وكادَ يحُلُّ بساحتي، ألفيتُه شيخنا السّروجيَّ

متّشحاً بجرابهِ ومصطحباً أُهبةَ تجوابهِ، فأنسني إذ وردَ

وآساني ما سردَ، ثمّ استوضحتُه من أينَ أثرُه، وكيفَ عُجَرُه

وبُجَرُه، فأنشدَ بديهاً، ولم يقُل إيهاً،

قُلْ لِمُسْتَطِيعِ دَخِيلَةَ أَمْرِي	لَكَ عِنْدِي كَرَامَةٌ وَعَزَارَةٌ
أَنَا مَا بَيْنَ جَوْبِ أَرْضٍ فَأَرْضٍ	وَسُرًى فِي مَغَارَةٍ فَمَغَارَةٍ
زَادِيَ الصَّيْدُ وَالْمَطِيَّةُ نَعْلِي	وَجِهَازِي الْجِرَابُ وَالْعُكَّازَةُ
فَإِذَا مَا هَبَطْتُ مِصْرًا فَبَيْتِي	غُرْفَةُ الْخَانِ وَالنَّدِيمُ جُزَارَةٌ
لَيْسَ لِي مَا أَسَاءَ فَاتَ وَأَحْزَنَ	إِنْ حَاوَلَ الزَّمَانُ ابْتِزَازَهُ
غَيْرَ أَنِّي أَبِيتُ خِلْوًا مِنَ الْهَمِّ	وَنَفْسِي عَنِ الْأَسَى مُنْحَازَةٌ
أَرْقُدُ اللَّيْلَ مِلْءَ جَفْنِي قَلْبِي	بَارِدٌ مِنْ حَرَارَةٍ وَحَزَازَةٍ
وَلَا أُبَالِي مِنْ أَيِّ كَاسٍ تَفَوَّقْتُ	وَلَا مَا حَلَاوَةٌ مِنْ مَزَازَةٍ

أي لك عزة وحرمة عندي سانفرك ١٢

قطع أرض ١٢ — أي سيري في الليل في مغارة ثم إلى مغارة أخرى ١٢

نزلت ودخلت ١٢

احزن ١٢

أي خاليا من الغم ١٢

لا وَلا أَستَجيزُ أَن أَجعَلَ الذُّلَّ	مَجازًا إِلى تَسَنّي إِجازَه
وإِذا مَطلَبٌ كَسا حُلَّةَ العا	رِ فَبُعدًا لِمَن يَرومُ نَجازَه
ومَتى اهتَزَّ لِلدَّناءَةِ نِكسٌ	عافَ طَبعي طِباعَهُ واهتِزازَه
فالمَنايا ولا الدَّنايا وخَيرٌ	مِن رُكوبِ الخَنى رُكوبُ الجِنازَه

ثُمَّ رَفَعَ إِلَيَّ طَرفَهُ . وقالَ لا أَمرٌ ما جَدَعَ قَصيرٌ أَنفَهُ . فأَخبَرتُهُ خَبَرَ ناقَتي الشّارِدَة . وما عانَيتُهُ في يَومي والبارِحَة . فقالَ دَعِ الالتِفاتَ إِلى ما فاتَ والطِّماحَ إِلى ما طاحَ ولا تَأسَ عَلى ما ذَهَبَ ولَو أَنَّهُ وادٍ مِن ذَهَبٍ . ولا تَستَمِلْ مَن مالَ

عن ريحك واضرم نار تباريحك ولو كان ابن بوحك

او شقيق روحك ثم قال هل لك في ان تقيل وتحامى

القال والقيل فان الابدان انضاء تعب والهاجرة ذات

لهب ولن يصقل الخاطر ويبسط الفاتر كقائلة الهواجر

وخصوصا في شهري ناجر فقلت ذاك اليك وما اريد

اي جعل التراب فرشه ١٢

ان اشق عليك فافترش الترب واضطجع واظهر ان

قد هجع واتقفت على ان احرس ولا انعس فاخذتني

السنة اذ زمت الالسنة فلم افق الا والليل قد تولج

وَالنَّجْمُ قَدْ تَبَلَّجَ وَلَا السَّرُوجِيُّ وَلَا الْمَسْرَجُ فَبِتُّ بِلَيْلَةٍ

نَابِغِيَّةٍ وَأَحْزَانٍ يَعْقُوبِيَّةٍ أُسَاوِرُ الْوُجُومَ وَأُسَاهِرُ النُّجُومَ

أُفَكِّرُ تَارَةً فِي رِحْلَتِي وَأُخْرَى فِي رَجْعَتِي إِلَى أَنْ وَضَحَ لِي

عِنْدَ افْتِرَارِ ثَغْرِ الضَّوْءِ فِي وَجْهِ الْجَوِّ رَاكِبٌ يَخِدُ فِي الدَّوِّ

فَأَلْمَعْتُ إِلَيْهِ بِثَوْبِي وَرَجَوْتُ أَنْ يُعَرِّجَ إِلَى صَوْبِي فَلَمْ

يَعْبَأْ بِالْمَاعِي وَلَا أَوَى لِالْتِيَاعِي بَلْ سَارَ عَلَى هِينَتِهِ وَ

أَصْمَانِي بِسَهْمِ إِهَانَتِهِ فَأَوْفَضْتُ إِلَيْهِ لِأَسْتَرْدِفَهُ وَأَجْتَلِيَ

تَغَطْرُفَهُ فَلَمَّا أَدْرَكْتُهُ بَعْدَ الْأَيْنِ وَأَجَلْتُ فِيهِ مَسْرَحَ

الْعَيْنِ وَجَدْتُ نَاقَتِي مَطِيَّتَهُ وَضَالَّتِي لُقَطَتَهُ

فَمَا كَذَّبْتُ اَنْ اَجْذَبْتُهُ عَنْ سَنَامِهَا وَجَاذَبْتُهُ طَرَفَ

زِمَامِهَا وَقُلْتُ لَهُ اَنَا صَاحِبُهَا وَمُضِلُّهَا وَوَلِيُّ رِسْلِهَا

وَنَسْلِهَا فَلَا تَكُنْ كَاَشْعَبَ فَتُتْعِبَ وَتَتْعَبَ فَاَخَذَ

يُبَلِّغُ وَيُصِيءُ وَيَتَحَى وَلَا يَسْتَحْيِي وَبَيْنَا هُوَ يَتَرَوَّى وَيَلِينُ

وَيَسْتَاسِدُ وَيَسْتَكِينُ اِذْ غَشِيَنَا اَبُو زَيْدٍ لَابِسًا جِلْدَ النَّمِرِ

وَهَاجِمًا هُجُومَ السَّيْلِ الْمُنْهَمِرِ فَخِفْتُ وَاللّٰهِ اَنْ يَكُونَ يَوْمُهُ

كَاَمْسِهِ وَبَدْرُهُ مِثْلَ شَمْسِهِ فَاَلْحَقَ بِالْقَارِظَيْنِ وَاَصِيرَ

خبرا بعد عين، فلم أر إلا أن أذكرته العهود المنسية والفعلة

الأمسية، وناشدته الله أوافي بالتلاد في أم لما فيه إلا فحي

فقال معاذ الله أن أجهز على مكلومي، أو أصل حروري

بسمومي، بل وأبيتك لأخبرنك حالك، وأكون يمينًا

لشمالك، فسكن عند ذلك جأشي، واستجاب استيحاشي، وطلع

طلع اللحمة، وتبرقع صاحبي بالقحة، فنظر إليه نظر الليث

العريسة إلى الفريسة، ثم أشرع قبله الرمح، وأقسم بمن

أنار الصبح، لئن لم ينج منجى الذباب، ويرض من الغنيمة بالإياب

لَيُورِدَنَّ سِنَامَهُ وَرِيدَه، وَلَيَفجَعَنَّ بِهِ وَلِيدَهُ وَوَدِيدَه

فَنَبَذَ زِمَامَ النَّاقَةِ وَحَاص، وَأَفلَتَ وَلَهُ حُصَاص،

فَقَالَ لِي أَبُو زَيدٍ تَسَلَّمهَا، وَتَسَنَّمهَا، فَإِنَّهَا إِحدَى

الحُسنَيَين، وَوَيلٌ أَهوَنُ مِن وَيلَين، قَالَ الحَارِثُ

بنُ هَمَّامٍ فَحِرتُ بَينَ لَومِ أَبِي زَيدٍ وَشُكرِه، وَزِنَةِ

نَغبِهِ بِضُرِّه، فَكَأَنَّهُ نُوجِيَ بِذَاتِ صَدرِي، أَو

تَكَهَّنَ مَا خَامَرَ سِرِّي، فَقَابَلَنِي بِوَجهٍ طَلِيق، وَ

أَنشَدَ بِلِسَانٍ ذَلِيق،

يَا أَخِي الحَامِلَ ضَيْمِي * دُونَ إِخْوَانِي وَقَوْمِي *
إِنْ يَكُنْ سَاءَكَ أَمْسِي * فَلَقَدْ سَرَّكَ يَوْمِي *
فَاغْتَفِرْ ذَاكَ لِهٰذَا * وَاطَّرِحْ شُكْرِي وَلَوْمِي *

ثُمَّ قَالَ أَنَا تَئِقٌ وَأَنْتَ مَئِقٌ فَكَيْفَ نَتَّفِقُ، وَوَلَّى يَفْرِي أَدِيمَ الأَرْضِ، وَيَرْكُضُ طِرْفَهُ أَيَّمَا رَكْضٍ، فَمَا عَدَوْتُ أَنْ قَعَدْتُ مَطِيَّتِي، وَعُدْتُ لِطِيَّتِي، حَتَّى وَصَلْتُ إِلَى حِلَّتِي بَعْدَ اللَّتَيَّا وَالَّتِي

المقامة الثامنة والعشرون السمرقندية

أَخْبَرَ الحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ، قَالَ اسْتَبْضَعْتُ فِي بَعْضِ أَسْفَارِي

أَلْقَنْدِ وَقَصَدْتُ بِهِ سَمَرْقَنْدَ وَكُنْتُ يَوْمَئِذٍ قَوِيمَ

الشِّطَاطِ جَمُومَ النَّشَاطِ أَرْمِي عَنْ قَوْسِ الْمِرَاحِ إِلَى غَرَضِ

الْأَفْرَاحِ وَأَسْتَعِينُ بِمَاءِ الشَّبَابِ عَلَى مَلَاحِي السَّرَابِ

فَوَافَيْتُهَا بُكْرَةَ عَرُوبَةٍ بَعْدَ أَنْ كَابَدْتُ الصُّعُوبَةَ فَسَعَيْتُ

وَمَا وَنَيْتُ إِلَى أَنْ حَصَلَ الْبَيْتُ فَلَمَّا نَقَلْتُ إِلَيْهِ قَدَمِي

وَمَلَكْتُ قَوْلَ عِنْدِي عُجْتُ إِلَى الْحَمَّامِ عَلَى الْأَثَرِ فَأَمَطْتُ

عَنِّي وَعْثَاءَ السَّفَرِ وَأَخَذْتُ فِي غُسْلِ الْجُمُعَةِ بِالْأَثَرِ ثُمَّ

بَادَرْتُ فِي هَيْئَةِ الْخَاشِعِ إِلَى مَسْجِدِهَا الْجَامِعِ لِأَحُوزَ

يَقْرُبُ مِنَ الْإِمَامِ، وَيُقَرِّبُ أَفْضَلَ الْأَنْعَامِ، فَحَظِيتُ بِأَنْ
جُلِّيتُ فِي الْحَلْبَةِ، وَتَخَيَّرْتُ الْمَرْكَزَ لِاسْتِمَاعِ الْخُطْبَةِ، وَلَمْ
يَزَلِ النَّاسُ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللّٰهِ أَفْوَاجًا، وَيَرِدُونَ
فُرَادَى وَأَزْوَاجًا، حَتَّى إِذَا اكْتَظَّ الْجَامِعُ بِحَفْلِهِ، وَأَظَلَّ
تَسَاوِي الشَّخْصِ وَظِلِّهِ، بَرَزَ الْخَطِيبُ فِي أُهْبَتِهِ، مُتَهَادِيًا
خَلْفَ عُصْبَتِهِ، فَارْتَقَى فِي مِنْبَرِ الدَّعْوَةِ، إِلَى أَنْ مَثَلَ
بِالذُّرْوَةِ، فَسَلَّمَ مُشِيرًا بِالْيَمِينِ، ثُمَّ جَلَسَ حَتَّى خُتِمَ نَظْمُ التَّأْذِينِ
ثُمَّ قَامَ وَقَالَ، الْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمَمْدُوحِ الْأَسْمَاءِ، الْمَحْمُودِ الْآلَاءِ،

الواسع العطاء المدعو بحسم اللأواء مالك الامر ومصوره

الرحم واهل السماح والكرم ومهلك عاد وارم ادرك

كل سر علمه ووسع كل مصر حلمه وعم كل عالم

طوله وهد كل مارد حوله احمده حمد موحد مسلم

وادعوه دعاء مؤمل مسلم وهو الله لا اله الا هو الواحد

الاحد العادل الصمد لا ولد له ولا والد ولا ردء معه

ولا مساعد ارسل محمدا للاسلام ممهدا وللملة موطدا

وكمل دلائل الرسل موكدا وللاسود والاحمر مسددا

وَصْلُ الْأَرْحَامِ، وَعِلْمُ الْأَحْكَامِ، وَوَسْمُ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ،

وَرَسْمُ الْإِحْلَالِ وَالْإِحْرَامِ، كَرَّمَ اللهُ مَحَلَّهُ، وَكَمَّلَ الصَّلَاةَ

وَالسَّلَامَ لَهُ، وَرَحِمَ آلَهُ الْكُرَمَاءَ، وَأَهْلَهُ الرُّحَمَاءَ، يَا أَهْلَ

رُكَامٍ وَهَدِّ رِجَامٍ، وَسَرْحِ سَوَامٍ، وَسَطَا حُسَامٍ، اِعْمَلُوا رَحِمَكُمُ اللهُ

عَمَلَ الصُّلَحَاءِ، وَاكْدَحُوا لِمَعَادِكُمْ كَدْحَ الْأَصِحَّاءِ، وَارْدَعُوا

أَهْوَاءَكُمْ رَدْعَ الْأَعْدَاءِ، وَأَعِدُّوا لِلرِّحْلَةِ إِعْدَادَ السُّعَدَاءِ،

وَادَّرِعُوا حُلَلَ الْوَرَعِ، وَدَاوُوا عِلَلَ الطَّمَعِ، وَسَوُّوا أَوَدَ الْعَمَلِ،

وَعَاصُوا وَسَاوِسَ الْأَمَلِ، وَصَوِّرُوا لِأَوْهَامِكُمْ حُؤُولَ

الأحوال وحلول الأهوال ومساورة الأعلال ومصا

أي نزول الأهوال جمع هول يعني الخوف ١٢

المال والآل وادّكروا الحِمام وسكرة مصرعه والرمس و

هول مطّلعه واللحد ووحدة مودعه والملك وروعة

سؤاله ومطّلعه وانحوا الدهر ولؤم كرّه وسوء محاله

وفِكَره كم طمس معلماً وأمرّ مطعماً وطحطح عرمرماً ودوّخ ملكاً

من المرارة ضد الحلاوة ١٢ پريشان و هلاک نمود و شكست ١٢

مكرّماً همّه سكّ المسامع وسحّ المدامع وإكداء المطامع وإرداء

المسمِع والسامع عمّ حكمه الملوك والرعاع والمسود والمطاع

والمحسود والحسّاد والأساود والآساد مأمول الآمال

وعكس الآمال، وما وصل الأوصال، وكلم الأوصال

ولا سرّ الأوساء، ولوّم وأساء، ولا أصحر إلا ولد الداء و

روّع الأوداء، الله الله، رعاكم الله، ألا امرؤ كلأ أومة اللهو

ومواصلة السهو، وطول الإصرار، وحمل الآصار، واطراح

كلام الحكماء، ومعاصاة إله السماء، أما الهرم حصادكم

والمدر مهادكم، أما الحمام مدرككم، والصراط مسلككم

أما الساعة موعدكم، والساهرة موردكم، أما أهوال

الطامة لكم موصدة، أما دار العصاة الحطمة الموصدة

حارسهم مالك ورواؤهم حالك وطعامهم السموم

وهواؤهم السموم لا مال اسعدهم ولا ولد ولا عدد حماهم

ولا عدد الا رحم الله امرأ ملك هواه وأمّ مسالك هداه

وأحكم طاعة مولاه وكدّ وكدح لروح مأواه وعمل ما دام

العمر مطاوعا والدهر موادعا والصحة كاملة والسلامة

حاصلة والا دهمه عدم المرام وحصر الكلام والمام

الآلام وحموم الحمام وهدوّ الحواس ورمس الارماس

آها لها حسرة ألمها مؤكد وأمدها سرمد وممارسها مكمد

مَا لِوَلَهِهِ حَاسِمٌ وَلَا لِسَدِّهِ رَاحِمٌ وَلَا لَهُ مِمَّا عَرَاهُ عَاصِمٌ

أَلْهَمَكُمُ اللّٰهُ أَحْمَدَ الْإِلْهَامِ وَوَرَّدَكُمْ رِدَاءَ الْإِكْرَامِ وَأَحَلَّكُمْ

دَارَ السَّلَامِ وَأَسْأَلُهُ الرَّحْمَةَ لَكُمْ وَلِأَهْلِ مِلَّةِ الْإِسْلَامِ

وَهُوَ أَسْمَحُ الْكِرَامِ وَالْمُسَلِّمُ وَالسَّلَامُ قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ هَمَّامٍ

فَلَمَّا رَأَيْتُ الْخُطْبَةَ نُخْبَةً بِلَا سَقَطٍ وَعَرُوسًا بِغَيْرِ نَقَطٍ دَعَا

الْإِعْجَابُ بِنَمَطِهَا الْعَجِيبِ إِلَى اسْتِجْلَاءِ وَجْهِ الْخَطِيبِ

فَأَخَذْتُ أَتَوَسَّمُهُ جِدًّا وَأُقَلِّبُ الطَّرْفَ فِيهِ مُجِدًّا

إِلَى أَنْ وَضَحَ لِي بِصِدْقِ الْعَلَامَاتِ أَنَّهُ شَيْخُنَا صَاحِبُ

٣٨٨

المقامات ولم يكن بدٌّ من الصمت في ذلك الوقت

فامسكت حتى تحلّل من الغرض وحلّ الانتشار في

الارض ثم واجهت بلقاءه وابتدرت لقاءه فلما

تخطّى خفّ في القيام واحتفى في الاكرام ثم استصحبني

الى داره واودعني خصائص اسراره وحين انتشر

جناح الظلام وحان ميقات المنام احضر اباريق المدام

مختومة بالفدام فقلت اتحسوها امام النوم وانت

امام القوم فقال مه انا بالنهار خطيب وبالليل اطيب

اى اعرض عنى مستكبرا ۱۲

فقلت واللهِ ما أدري أأعجب من تسليك عن أناسك ومسقطِ راسك أم من خطابتك معادناسك ومدارِ كاسك فأشاح بوجهه عني ثم قال اسمع مني

لا تبكِ إلفاً نأى ولا دارا	ودُر مع الدهر كيفما دارا
واتّخذِ الناس كلّهم سكناً	ومثّلِ الأرض كلّها دارا
واصبر على خلق من تعاشره	ودارِه فاللبيب من دارى
ولا تضع فرصة السرور فما	تدري أيوماً تعيش أم دارا
واعلم بأنّ المنون جائلةٌ	وقد أدارت على الورى دارا

واقسمت لا تزال قانصة	ما كرّ عصرا المحيا وما دارا
فكيف ترجى النجاة من شرك	لم ينج منه كسرى ولا دارا

صائدة ۱۲ — ای المنون ۱۲

قال فلما اعتورتنا الكؤوس وطربت النفوس جرّ على اليمين
الغموس على ان احفظ عليه الناموس فاتبعت مرامه
ورعيت ذمامه ونزّلته بين الملاء منزلة الفضيل

فرو هشتن جامه يعنی پوشيدم حال ورا کذا فی الصراح ۱۲ العلوی

وسدلت الذيل على مخازي الليل ولم يزل ذلك دأبه
ودأبي الى أن تعيّا إيابي فودّعته وهو مصرّ على
التدليس ومسرّ حسو الخندريس

المقامة التاسعة والعشرون الواسطيّة

حكى الحارث بن همام قال ألجأني حكم دهر قاسط إلى أن أنتجع أرض واسط فقصدتها وأنا لا أعرف بها سكنًا ولا أملك فيها مسكنًا ولمّا حللتها حلول الحوت بالبيداء والشعرة البيضاء في اللمّة السوداء قادني الحظّ الناقص والجدّ الناكص إلى خان ينزله شذّاذ الآفاق وأخلاط الرفاق وهو لنظافة مكانه وظرافة سكانه يرغّب الغريب في إبطانه وينسيه

هَوَى أَقْطَانِهِ، فَاسْتَفْرَدَتْ مِنْهُ بِحُجْرِهِ، وَكَمْ أُنَافِسُ

فِي أَجْرِهِ، فَمَا كَانَ إِلَّا كَلَمْحِ طَرْفٍ أَوْ خَطِّ حَرْفٍ حَتَّى سَمِعْتُ

جَارِي بِنْتِ بَيْتٍ يَقُولُ لِنَزِيلِهِ فِي الْبَيْتِ: قُمْ يَا بُنَيَّ

لَا قَعَدَ جَدُّكَ، وَلَا قَامَ ضِدُّكَ، وَاسْتَصْحِبْ ذَا الْوَجْهِ

الْبَدْرِيِّ، وَاللَّوْنِ الدُّرِّيِّ، وَالْأَصْلِ النَّقِيِّ، وَالْجِسْمِ

الشَّقِيِّ، الَّذِي قُبِضَ وَنُشِرَ، وَسُجِنَ وَشُهِرَ، وَسُقِيَ وَفُطِمَ،

وَأُدْخِلَ النَّارَ بَعْدَ مَا لُطِمَ، ثُمَّ ارْكُضْ بِهِ إِلَى السُّوقِ رَكْضَ

الْمَشُوقِ، فَقَايِضْ بِهِ اللَّاحِمَ الْمُلْحِمَ، الْمُفْسِدَ الْمُصْلِحَ الْمُكْمِدَ

المغربِ المعنّى المروّحِ ذا الزفيرِ المحرِقِ والحنينِ المشرِقِ و

اللفظِ المغنيِ والنيلِ المُمتعِ الذي إذا طرقَ رعدَ وبرقَ

وباحَ بالحُرَقِ ونفثَ في الخِرَقِ قال فلمّا قرّت شقشقةُ

الهادرِ ولم يبقَ إلّا صدرُ الصادرِ برز فتًى يميسُ وما معهُ

أنيسٌ فرأيتُها عضلةً تلعبُ بالعقولِ وتغري بالدخولِ

في الفضولِ فانطلقتُ في أثرِ الغلامِ لأخبرَ فحوى الكلامِ

فلم يزلْ يسعى سعيَ العفاريتِ ويتفقّدُ نضائدَ الحوانيتِ

حتّى انتهى عندَ الرواحِ إلى حجارةِ القدّاحِ فناولَ بائعَها

رَغِيفًا وَتَنَاوَلَ مِنْهُ حَجَرًا لَطِيفًا فَعَجِبْتُ مِنْ فَطَانَةِ الْمُرْسِلِ

وَالْمُرْسَلِ وَعَلِمْتُ أَنَّهَا سِرُّ وَحِيَّةٍ وَإِنْ لَمْ أَسْأَلْ وَمَا كَذَّبْتُ

أَنْ بَادَرْتُ إِلَى الْخَانِ مُنْطَلِقَ الْعِنَانِ لِأَنْظُرَ كُنْهَ فَهْمِي

وَهَلْ قَرْطَسَ فِي التَّلَقُّنِ سَهْمِي فَإِذَا أَنَا فِي الْفِرَاسَةِ فَارِسٌ

وَأَبُو زَيْدٍ بِوَصِيدِ الْخَانِ جَالِسٌ فَتَهَادَيْنَا بُشْرَى الِالْتِقَاءِ

وَتَقَارَضْنَا تَحِيَّةَ الْأَصْدِقَاءِ ثُمَّ قَالَ مَا الَّذِي نَابَكَ حَتَّى

زَايَلْتَ جَنَابَكَ فَقُلْتُ دَهْرٌ هَاضَ وَجَوْرٌ فَاضَ فَقَالَ

وَالَّذِي أَنْزَلَ الْمَطَرَ مِنَ الْغَمَامِ وَأَخْرَجَ الثَّمَرَ مِنَ الْأَكْمَامِ

لَقَدْ فَسَدَ الزَّمَانُ وَعَمَّ الْعُدْوَانُ وَعُدِمَ الْمِعْوَانُ وَاللهُ

الْمُسْتَعَانُ فَكَيْفَ أَفْلَتَّ وَعَلَى أَيِّ وَصَفَيْكَ أَجْفَلْتَ فَقُلْتُ

اتَّخَذْتُ اللَّيْلَ قَمِيصًا وَأَدْلَجْتُ فِيهِ خَمِيصًا فَأَطْرَقَ سِكِّيتًا

فِي الْأَرْضِ وَيُفَكِّرُ فِي ارْتِيَادِ الْقَرْضِ وَالْفَرْضِ ثُمَّ اهْتَزَّ هِزَّةَ

مَنِ اكْتَسَبَ قَنَصًا أَوْ بَدَتْ لَهُ فُرَصٌ وَقَالَ قَدْ عَلِقَ بِعِلْمِي

أَنْ تُصَاهِرَ مَنْ يَأْسُو جِرَاحَكَ وَيَرِيشُ جَنَاحَكَ فَقُلْتُ

وَكَيْفَ أَجْمَعُ بَيْنَ غُلٍّ وَقُلٍّ وَمَنْ ذَا الَّذِي يَرْغَبُ فِي ضِلِّ

ابْنِ ضِلٍّ فَقَالَ أَنَا الْمُشِيرُ لَكَ وَالْكَفِيلُ لَكَ بِتَمْلِيكِ

مَعَ أنّ دِينَ القَوْمِ جَبْرُ الكَسِيرِ وفَكُّ الأسِيرِ واحْتِرَامُ
العَشِيرِ واسْتِنْصَاحُ المُشِيرِ إلّا أنّهُمْ لوْ خَطَبَ إليْهِمْ إبْرَاهِيمُ
بنُ أدْهَمَ أوْ جَبَلَةُ ابنُ الأيْهَمِ لمَا زَوَّجُوهُ إلّا على خَمْسِمائةِ
دِرْهَمٍ اقْتِداءً بِمَهْرِ الرَّسُولِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ
زَوْجَاتِهِ وعَقْدَ بِهِ أنْكِحَةِ بَنَاتِهِ على أنّكَ لنْ تُطالَبَ
بِصَداقٍ ولا تُلْجَأَ إلى طَلاقٍ ثُمّ إنّي سأخْطُبُ في مَوْقِفِ
عَقْدِكَ ومَجْمَعِ حَشْدِكَ خُطْبَةً لمْ تَفْتُقْ رَتْقَ سَمْعٍ ولا
خُطِبَ بِمِثْلِها في جَمْعٍ قالَ الحارِثُ بنُ هَمّامٍ فازْدَهاني بِوَصْفِ

الخُطبَةِ المتلوّة دون الخطبة المجلوّة حتّى قُلت قد

وكّلتُ اليكَ هذا الخطب فدبّره تدبيرَ من طبَّ

لمن حبّ فنهض مُهرولًا ثمّ عاد متهللًا وقال ابشر باعتاب

الدهر واجتلاب الدرّ فقد وُلّيتُ العقدَ واُكفِلتُ النقدَ

وكان قد ثمّ اخذ في مواعدة اهل الخان واعداد حلوان

الخوان فلمّا مدّ الليل اطنابه واغلق كلّ ذي باب بابه

اذّن في الجماعة الا احضروا في هذه الساعة فلم يبق فيهم

الا من لبّى صوتَهُ وحضر بيته فلمّا اصطفّوا لديه واجتمعوا

الشَّاهِدُ وَالمَشْهُودُ عَلَيْهِ جَعَلَ يَرْفَعُ الأُصْطُرْلَابَ وَ

يَضَعُهُ وَيَلْحَظُ التَّقْوِيمَ وَيَدَعُهُ إِلَى أَنْ نَعَسَ القَوْمُ وَغَشِيَ

النَّوْمُ فَقُلْتُ لَهُ يَا هٰذَا ضَيَّعَ الفَاسَ فِي الرَّاسِ وَخَلَّصِ

النَّاسَ مِنَ النُّعَاسِ فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُومِ ثُمَّ انْتَشَطَ مِنْ عُقْلَةِ

الوُجُومِ وَأَقْسَمَ بِالطُّورِ وَالكِتَابِ المَسْطُورِ لَيَكْشِفَنَّ سِرَّ

هٰذَا الأَمْرِ المَسْتُورِ وَلَيَنْشُرَنَّ ذِكْرَهُ إِلَى يَوْمِ النُّشُورِ

ثُمَّ إِنَّهُ جَثَا عَلَى رُكْبَتِهِ وَاسْتَدْعَى الاسْتِمَاعَ لِخُطْبَتِهِ

وَقَالَ الحَمْدُ لِلّٰهِ المَلِكِ المَحْمُودِ المَالِكِ الوَدُودِ مُصَوِّرِ

كُلِّ مَوْلُودٍ وَمَآلِ كُلِّ مَطْرُودٍ + سَاطِحِ المِهَادِ وَمُوَطِّدِ

الأَطْوَادِ + وَمُرْسِلِ الأَمْطَارِ وَمُسَهِّلِ الأَوْطَارِ + عَالِمِ

الأَسْرَارِ وَمُدْرِكِهَا + وَمُدَمِّرِ الأَمْلَاكِ وَمُهْلِكِهَا

وَمُكَوِّرِ الدُّهُورِ وَمُكَرِّرِهَا + وَمُورِدِ الأُمُورِ وَمُصْدِرِهَا

عَمَّ سَمَاحُهُ وَكَمَلَ + وَهَطَلَ رُكَامُهُ وَهَمَلَ + وَطَاوَلَ السُّؤْلَ

وَالأَمَلَ + وَأَوْسَعَ المُرْمِلَ وَالأَرْمَلَ أَحْمَدُهُ حَمْدًا مَمْدُودًا

مَدَاهُ + وَأُوَحِّدُهُ كَمَا وَحَّدَهُ الأَوَّاهُ وَهُوَ اللَّهُ لَا إِلَهَ

لِلْأُمَمِ سِوَاهُ + وَلَا صَادِعَ لِمَا عَدَّلَهُ وَسَوَّاهُ أَرْسَلَ مُحَمَّدًا

علماً للإسلام وإماماً للحكام ومسدداً للرعاع و

معطلاً أحكام ود وسواع أعلم وعلّم وحكم وأحكم

وأصّل الأصول ومهّد وأكّد الوعود وأوعد وأصل

الله له الإكرام وأودع روحه دار السلام وترحم

آله وأهله الكرام ما لمع آل وملع دال وطلع هلال

وسمع إهلال اعلموا رعاكم الله أصلح الأعمال واسلكوا

مسالك الحلال واطرحوا الحرام ودعوه واسمعوا

أمر الله وعوه وصلوا الأرحام وراعوها وعاصوا

الأهواء وأردعوها وصاهروا لحم الصلاح والورع

وصارموا رهط اللهو والطمع ومصاهركم أطهر الأحرار

قاطعوا ١٢

مولدا وأسراهم سؤددا وأحلاهم موردا وأصحهم

موعدا وها هو أمّكم وحلّ حرمكم مملكا عروسكم

قصدكم ١٢ اى نزل ساحتكم وبلدكم ١٢

المكرمة وماهرا لها كما مهر الرسول أمّ سلمة وهو أكرم

صهر أودع الأولاد وملّك ما أراد وما سها مملكه ولا

نيكوترين شوهريست كه اولاد ازو حاصل آيد ١٢

وهم ولا وكس ملاحمه ولا وصم أسأل الله لكم إحماد

وصاله ودوام إسعاده وألهم كلاّ إصلاح حاله

والاعداد لمعادة وله الحمد السرمد والمدح لرسوله

و آن روز یکه عود کرده شود در ان بسوئ آفرینش خود ۱۲ علوی

محمد فلما فرغ من خطبته البديعة النظام العرية من

سیدنا محمد صلی الله علیه وعلی آله وصحبه وسلم ۱۲

الاعجام عقد العقد على الخمس المئين وقال لي بالرفاء

ای علی خمسمائة ۱۲

والبنين ثم احضر الحلواء التي كان اعدها وابدى

الابدة عندها فاقبلت الجماعة عليها وكرت

اهوى بيدي اليها فزجرني عن المؤاكلة وانهضني للمناولة

فوالله ما كان باسرع من تصفّق الاجفان حتى خر القوم

للاذقان فلما رأيتهم كاعجاز نخل خاوية او كصرعى

ربيبتِ خابيةٍ علمتُ إنّها لإحدى الكُبَرِ وأمُّ العِبَرِ فقلتُ

له يا عُدَيَّ نفسِه وعُبيدَ فلسِه أعددتَ للقوم حلواً

أم بلوى فقال لم أعدَّ الأخبيصَ البَحْرِ في صِحافِ الخلنج

فقلتُ أقسمُ بمن أطلعها زُهراً وهدى بها السّارين

طرّاً لقد جئتَ شيئاً نكراً وأبقيتَ لك في المخزياتِ ذكراً ثمّ

جرتْ فكرةٌ في صيّورِ أمره وخيفةٌ من عدوى عرّه حتّى

طارتْ نفسي شعاعاً وأرعدتْ فرائصي ارتياعاً فلمّا

رأى استطارةَ فرقي واستشاطةَ قلقي قال ما هذا القلق

المرض والروع المومض فإن يكن قرّك في محلي من أجلي

فأنا الآن أرتع وأطفر وأقوى هذه البقعة مني وأقفر

وكم مثلها فارقتها وهي تصفر وإن يكن نظرك إلى النسك

وحدا بك من حبسك فتناول فضالة الخبيص وطب

نفسا عن القميص حتى تأمن المستعدي والمعدي

ويتمهد لك المقام بعدي وإلا فالمفر المفر قبل أن تسحب

وتجر ثم عمد لاستخراج ما في البيوت من الأكياس والتخوت

وجعل يستخلص خالصة كل مخزون ونخبة كل

مدّ زوع وموزون حتى غادر ما الغلاء مخه كعظم

استخرج مخه فلما همّ ما اصطفاه ورزم وشمر عن

ذراعيه وتحزم اقبل على اقبال من لبس اصفاقة و

خلع الصداقة وقال هل لك في المصاحبة الى البطيحة

لأزوجك بأخرى مليحة فأقسمت له بالذي جعله مباركا

اينما كان ولم يجعله ممن خان في خان انه لا قبل

لي بنكاح حرتين ومعاشرة ضرتين ثم قلت له قول

المتطبع بطباعة الكائل له بصاعه قد كفتني الاولى فخرا

فاطلب آخر للأخرى + فتبسم من كلامي + ودلف

لالتزامي + فلويت عنه عذاري + وأبديت له

ازوراري + فلما بصر بانقباضي + وتجلى له إعراضي أنشد

يا صارفاً عني المودة	والزمان له صروف
ومعنفي في فضح من	جاوزت تعنيف العسوف
لا تلحني فيما أتيت	فإنني بهم عروف
ولقد نزلت بهم فلم	أرهم يراعون الضيوف
وبلوتهم فوجدتهم	لما سبكتهم زيوف

ای ویا لائمی ۱۲

جواب السؤال ۱۲

۴۰۷

ما فيهم إلا مخيـ ـف إن تمكّن أو مخوف

لا بالصفيّ ولا الوفيّ ولا الحفيّ ولا العطوف

فوثبت فيهم وثبة الذئب الضريّ على الخروف

وتركتهم صرعى كأنـ ـهم سقوا كأس الحتوف

وتحكّمت فيما اقتنوه يدي وهم رغم الأنوف

ثم انثنيت بمغنم حلو المجاني والقطوف

ولطالما خلّفت مكـ ـلوم الحشا خلقي يطوف

وورثت أرباب الأرا ئك والدرانك والسجوف

وَلَكَمْ بَلَغْتُ بِحِيلَتِي ... مَا لَيْسَ يَبْلُغُ بِالسُّيُوفِ

وَوَقَفْتُ فِي هَوْلٍ تُرَا ... عُ الأُسْدُ فِيهِ مِنَ الوُقُوفِ

وَلَكَمْ سَفَكْتُ وَكَمْ فَتَكْـ ... ـتُ وَكَمْ هَتَكْتُ حِمَى أُنُوفِ

وَكَمِ ارْتِكَاضٍ مُوبِقٍ ... لِي فِي الذُّنُوبِ وَكَمْ خُفُوفِ

لَكِنَّنِي أَعْدَدْتُ حُسْـ ... ـنَ الظَّنِّ بِالمَوْلَى الرَّؤُوفِ

قَالَ فَلَمَّا انْتَهَى إِلَى هٰذَا البَيْتِ بَجَّ فِي الاسْتِعْبَارِ، وَلَاذَ بِالاسْتِغْفَارِ، حَتَّى اسْتَمَالَ هَوَى قَلْبِي المُنْحَرِفِ، وَرَجَوْتُ لَهُ مَا يُرْجَى لِلْمُعْتَرِفِ، ثُمَّ إِنَّهُ غَيَّضَ دَمْعَهُ

المنهل. وتأبط جرابه، وانسل. وقال لابنه احتمل

الباقي. والله الواقي. قال المخبر بهذه الحكاية) فلما رأيت

انسياب الحية. والحية، وانتهاء الداء إلى الكية.

علمت أن تربثي بالخان، مجلبة للهوان. فضممت

حبلي. وجمعت للرحلة ذيلي. وبت ليلتي أسري إلى

الطيب. واحتسب الله على الخطيب.

المقامة الثلاثون الصورية

حكى الحارث بن همام) قال رحلت من مدينة المنصور

إلى بلدة صور فلما حصلت بها ذا رفعة وخفض

ومالٍ ذي رفعٍ وخفضٍ تقت إلى مصر توقان السقيم

إلى الأساة والكريم إلى المواساة فرفضت علائق الاستقامة

ونفضت عوائق الإقامة واعروريت ظهر ابن النعامة

واجفلت نحوها اجفال النعامة فلما دخلتها بعد معاناة

الأين ومداناة الحين كلفت بها كلف الشنوان

بالاصطباح والحيران بتنفس الصباح فبينما أنا يوماً

بها أطوف وتحتي فرس قطوف إذ رأيت على جرد

مِنَ الخَيلِ عُصبَةٌ كمَصابيحِ اللَّيلِ فسألتُ لانتجاعِ

جماعة ١٢

النُّزهةِ عَنِ العُصبةِ والوِجهةِ فقيلَ أمّا القومُ فشُهودٌ

وأمّا المقصِدُ فإملاكٌ مشهودٌ فحدتْني مِيعةُ النَّشاطِ

على أنْ سِرتُ معَ الفُرّاطِ لأفوزَ بحَلاوةِ اللُّقاطِ وأحوزَ

اي وصلنا ١٢

حَلواءَ السِّماطِ فأفضَينا بعدَ مُكابدةِ العَناءِ إلى دارٍ

مقاساة المشقة ١٢

رفيعةِ البِناءِ وسيعةِ الفِناءِ تشهَدُ لبانيها بالثَّراءِ والسَّناءِ

اي تدل على ان بانيها كان كثير المال ١٢

فلمّا نزَلنا عن صَهَواتِ الخُيولِ وقدَّمْنا الأقدامَ للدُّخولِ

رأيتُ دِهليزَها مُجلَّلاً بأطمارٍ مُخرَّقةٍ ومُكلَّلاً بمَجارِفَ

ثياب دروازه وغاية فارسي معرب استانة بشر دواليز ١٢

مُعَلَّقَةٌ • وَهُنَاكَ شَخْصٌ عَلَى قَطِيفَةٍ فَوْقَ دُكَّةٍ لَطِيفَةٍ
فَرَابَنِي عُنْوَانُ الصَّحِيفَةِ وَمَرْأَى هٰذِهِ الطَّرِيقَةِ وَدَعَانِي
التَّطَيُّرُ بِتِلْكَ الْمَنَاحِسِ • إِلَى أَنْ عَمَدْتُ لِذٰلِكَ الْجَالِسِ •
فَعَزَمْتُ عَلَيْهِ بِمُصَرِّفِ الْأَقْدَارِ • لِيُعَرِّفَنِي مَنْ رَبُّ هٰذِهِ
الدَّارِ • فَقَالَ لَيْسَ لَهَا مَالِكٌ مُعَيَّنٌ • وَلَا صَاحِبٌ مُبَيَّنٌ • إِنَّمَا
هِيَ مَصْطَبَةُ الْمُقَيِّفِينَ وَالْمُدَرِّزِينَ • وَفَيْحُهُ
الْمُشْتَقِينَ وَالْمُجَلْوِزِينَ • فَقُلْتُ فِي نَفْسِي إِنَّا لِلّٰهِ عَلَى
ضَلَّةِ الْمَسْعَى • وَإِمْحَالِ الْمَرْعَى • وَهَمَمْتُ فِي الْحَالِ

بالرُّجعى + لكنّني استهجنتُ العَودَ مِن وَرِيّ والقهقرى
استقبحت ١٢

دُونَ غيري + فولجتُ الدّارَ مُتجرِّعاً الغُصَصَ كما يَلِجُ
يعني دخلت الدار كارها ١٢

العُصفورُ القَفَصَ + فإذا فيها أرائكُ منقوشةٌ و
اي منقوشة مزينة ١٢

طنافِسُ مفروشةٌ + ونمارِقُ مصفوفةٌ + وسُجوفٌ مرصوفةٌ

وقد أقبلَ المُمْلِكُ يَميسُ في بُردتِهِ + ويتبهنسُ بينَ

حفَدتِهِ + فجلسَ كأنّهُ ابنُ ماءِ السّماءِ + نادى

مُنادٍ مِن قِبَلِ الأحماءِ + وحُرمةِ ساسانَ أُستاذِ

الأُستاذينَ وقُدوةِ الشّحّاذينَ + لا عقدَ هذا العقدَ

المجلّ في هذا اليوم الاغرّ المحجّل الّا الّذي جال

وجاب وشبّ في الكدية وشاب فاعجب رهط

الصّهم ما اشاروا اليه واذنوا في احضار المنصوص

عليه فبرز حينئذٍ شيخ قد امال الملوان قامته ولوّن

العقبان ثغامته فتباشرت الجماعة باقباله وتبادرت

الى استقباله فلمّا جلس على زربيّته وسكنت الضوضاء

لهيبته ازدلف الى مسنده ومسح سبلته بيده

ثمّ قال الحمد لله المبتدئ بالافضال المبتدع

للسؤال المتقرب اليه بالسؤال المؤمل لتحقيق الآمال

ای تیقرب الیه بالسؤال لا بالترک ۱۲

الذی شرع الزکاة فی الاموال وزجر عن نهر السؤال

وندب الی مواساة المضطر وامر باطعام القانع والمعتر

ووصف عباده المقربین فی کتابه المبین فقال

وهو اصدق القائلین والذین فی اموالهم حق

معلوم للسائل والمحروم احمده علی ما رزق من طعمة

هنیة واعوذ به من استماع دعوة بلا نیة واشهد

ان لا اله الا الله وحده لا شریک له الها یجزی

٢/١٦

المُتَصَدِّقِينَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ وَيَمْحَقُ الرِّبَا وَيُرْبِي

الصَّدَقَاتِ وَاشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ الرَّحِيمُ وَرَسُولُهُ

الْكَرِيمُ اِبْتَعَثَهُ لِيَنْسَخَ الظُّلْمَةَ بِالضِّيَاءِ وَيَنْتَصِفَ

لِلْفُقَرَاءِ مِنَ الْاَغْنِيَاءِ فَوَفَقَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِالْمِسْكِينِ وَخَفَضَ جَنَاحَهُ لِلْمُسْتَكِينِ وَفَرَضَ الْحُقُوقَ

فِي اَمْوَالِ الْمُثْرِينَ وَبَيَّنَ مَا يَجِبُ لِلْمُعْتَفِينَ عَلَى الْمُكْثِرِينَ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ صَلَاةً تُحْظِيهِ بِالزُّلْفَةِ وَعَلَى

اَصْفِيَائِهِ اَهْلِ الصُّفَّةِ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اللهَ تَعَالٰى شَرَعَ

النكاح لتعففوا ، وسن التناسل لكى تتضاعفوا فقا

سبحانه لتعرفوا يا ايها الناس خلقناكم من ذكر وا

وجعلناكم شعوبا وقبائل لتعارفوا وهذا ابو الدراج

ولاج بن خراج ذو الوجه الوقاح والافك الصراح

والهرير والصياح والابرام والالحاح يخطب سليط

اهلها وشريطة بعلها قبس بنت ابى العنبس لما بلغ

من التحافها بالحافها واسرافها فى اسفافها وانكماشه

على معاشها وانتعاشها عند هراشها وقد بذل له

مِنَ الصَّدَاقِ شَدًّا وَعُكَّازًا وَصِعَاعًا وَكِرَازًا فَأَنْكِحُوهُ
من المهر ١٢

إنْكَاحَ مِثْلِهِ وَصِلُوا حَبْلَكُمْ بِحَبْلِهِ وَإِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ

يُغْنِيكُمُ اللهُ مِنْ فَضْلِهِ أَقُولُ قَوْلِي هٰذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللهَ

الْعَظِيمَ لِي وَلَكُمْ وَأَسْأَلُهُ أَنْ يُكَثِّرَ فِي الْمَصَاطِبِ نَسْلَكُمْ

وَيَحْرُسَ مِنَ الْمَعَاطِبِ شَمْلَكُمْ فَلَمَّا فَرَغَ الشَّيْخُ مِنْ

خُطْبَتِهِ وَأَبْرَمَ لِلْخَتَنِ عَقْدَ خِطْبَتِهِ تَسَاقَطَ مِنَ النِّثَارِ

مَا اسْتَغْرَقَ حَدَّ الْإِكْثَارِ وَأَغْرَى الشَّحِيحَ بِالْإِيثَارِ ثُمَّ نَهَضَ
اى جاوز حد الكثرة ١٢

الشَّيْخُ يَسْحَبُ ذَلَاذِلَهُ وَيَقْدُمُ أَرَاذِلَهُ (قَالَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ)

فتبعته لأنظر مرجة القوم وأكمل بهجة اليوم فعاجَ بهم
إلى سِماطٍ زيّنته طُهاته وتناصفت في الحسن جهاته فحين
ربض كل شخص في ربضته وطفق يرتع في روضته انسللت
من الصّف وفررت من الزحف فحانت من الشيخ لفتة إليّ و
نظرة هجم بها طرفه عليّ فقال إلى تيّا بزعمهم هلّا عاشرت معاشرة
من فيه كرم فقلت والذي خلقها طباقا وطبّقها إشراقا لا ذقت
لماقا ولا لستُ رقاقا أو تخبرني أين مذهبُ صباك ومن أين
مهبُّ صباك فتنفّس الصعداء مرارا وأرسل البكاء مدرارا

حَتّى إذا استنزفَ الدمعُ واستصعبت وقالَ لي ادعني

مَسقطُ الرأسِ سَروجُ	وبها كنتُ أموجُ
بلدةٌ يوجدُ فيها	كلُّ شيءٍ ويروجُ
وِردُها مِن سلسبيلٍ	وصحاريها مُروجُ
وبنوها ومغانيـ	ـهِم نجومٌ وبروجُ
حبّذا نفحةُ ريّا	ها ومرآها البهيجُ
وأزاهيرُ رُباها	حينَ تُجابُ الثلوجُ
مَن رآها قالَ مرسى	جنّةِ الدنيا سروجُ
ولِمن ينزاحُ عنها	زفراتٌ ونشيجُ
مِثلُ ما لاقيتُ مُذ زحـ	ـزحني عنها العلوجُ

۴۲۱

عَبْرَةٌ تَهْمِي وَشَجْوٌ ... كُلَّمَا قَرَّ يَهِيجُ

وَهُمُومٌ كُلَّ يَوْمٍ ... خَطْبُهَا خَطْبٌ مَرِيجُ

وَمَسَاعٍ فِي التَّرَجِّي ... قَاصِرَاتُ الْخَطْوِ عُوجُ

لَيْتَ يَوْمِي حُمَّ لَمَّا ... حُمَّ لِي مِنْهَا الْخُرُوجُ

قَالَ فَلَمَّا بَيَّنَ بَلَدَهُ وَوَعَيْتُ مَا أَنْشَدَهُ أَيْقَنْتُ أَنَّهُ عَلَّامَتُنَا أَبُو زَيْدٍ وَإِنْ كَانَ الْهَرَمُ قَدْ أَوْثَقَهُ بِقَيْدٍ فَبَادَرْتُ إِلَى مُصَافَحَتِهِ وَاغْتَنَمْتُ مُؤَاكَلَتَهُ مِنْ صَحْفَتِهِ وَظَلْتُ مُدَّةَ مُقَامِي بِمِصْرَ أَعْشُو إِلَى شُوَاظِهِ وَأَحْشُو صَدَفِي مِنْ دُرَرِ أَلْفَاظِهِ إِلَى أَنْ نَعَبَ بَيْنَنَا غُرَابُ الْبَيْنِ فَفَارَقْتُهُ مُفَارَقَةَ الْجَفْنِ لِلْعَيْنِ

بسم الله الرحمن الرحيم

صورة ما كتبه الامام الهمام - قدوة العلماء الاعلام - بقية السلف الكرام حجة الله على الانام شيخ شيوخ الاسلام - نعمان هذا الاوان بخاري هذا الزمان - قدوة المدرسين الاعيان - (بدار العلوم الديوبندية مركز العلوم الاسلامية بالاقطار الهندية) القائم بنصرة الدين القويم الازهر شيخنا ومولنا الشاه السيّد محمد انور متعنا الله تعالى بحياته - وافاض علينا من علومه وبركاته - آمين -

الحمد لله الذي خلق الانسان وعلمه البيان - يعرب عما في الضمير ويفصح عما في الجنان وانما الانسان باصغريه اما الجنان واما اللسان - والصلوة والسلام على افصح العرب والعجم من آل عدنان - المبعوث الى كافة الناس من الانس والجان الذي ايده الله تعالى - باعجاز التنزيل والفرقان - وعلى آله واصحابه ومتبعيهم ركبان الحوار وفرسان التبيان - **اما بعد** فان اخص نعمة - انعم الله بها الانسان هو المنطق الفصيح الذي هو للانسان كالعنوان - وما شرفه الا بهذه الخصيصة التي امتاز بها من سائر الحيوان - وجلّى بها في مضمار البلاغة - وسبق سائر الاقران - وان فن الادب وان ذهب رواءه ورُواءه - ونضب ماؤه ونماءه - لكنه هو الخادم للحديث والقرآن - وهو مأثرة ماثر للعرب العرباء وهو لغريب الحديث والقرآن كالديوان - وله فضائل ومآثر لا ينتطح فيها عنزان - وان مقامات الحريري من اشهر ما شدا به الشادي في النوادي - وحدا به الحادي في البوادي - ومن اكبر ما ازدحم عليه الادباء عند الجولان - في الميدان و كانت محتاجة الى طراز ووشي ونقش وحلي - اذ قد انتدب له العلامة البارع الفهامة جامع العلوم والفنون المولوي **محمد ادريس** الكاندهلوي فحشاها بما يروق الناظر والنواظر ويشفي الكاتب والشاعر - وبسط شرح اللغة وانبسط لذكر مادتها و اصلها وفروعها بما يغني عن الدفاتر - واقتبس فيه ما استطاع من مفردات القرآن و الحديث واوفى فيه على كل من قبله تنقيبا وتتبعا وما الا من السعي الحثيث - فاضحى الكتاب كالروضة الغناء او الخود الغراء والفرعاء

غرّاء ميسام كان حديثها	درر تحدّر نظمه منثور

فهي منة لي في رقاب من تصدى للكتاب دامت لي العافية ولا زال مغبوطاً بالفضل عند اولي الالباب

محمد انور عفا الله عنه

صورة ما نمقه قدوة العلماء الابرار زبدة الاجلاء الاخيار صدر النبلاء الاعاظم تاج اهل المجد والمكارم لبيد العصر وبديع الزمان زهير الدهر وحريري الاوان مفتي الانام لمملكة النظام ادام الله ظلها وادام سلطانها الى يوم القيام مولانا الحاج حبيب الرحمن ناظم دار العلوم الديوبندية ادامه الله ذخرا للانام ما تعاقبت الليالي والايام

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله المنعم الجواد الذي لا دافع لفضله ولا راد ذي الطول والانعام الذي من علينا بنعمة الايجاد والامداد والصلاة والسلام على سيد الاولين والآخرين خاتم الانبياء والمرسلين سيدنا ومولانا محمد وآله وصحبه اجمعين وبعد فان علم الادب من اجل العلوم قدرا وارفعها ذكرا واجملها بهاء واملها سناء وان المقامات للامام ابي القاسم الحريري تغمده الله برحمته وغفرانه وامطر عليه شآبيب الانعم ورضوانه من اجمع الكتب لفنون الادب واوعاها واحمدها لثمارها وارعاها يقع الغواص في بحارها على اللؤلؤ والمرجان ويلتقط المقتفون لآثارها فرائد المعاني والبيان لكنها كانت محتاجة لحل لغاتها وكشف مغلقاتها فانتدب لذلك الحبر الجليل والفاضل النبيل البارع النقي والفارع الذكي الفائق على الاقران والحائز قصبات السبق في الميدان المولوي محمد ادريس الكاندهلوي المدرس في دار العلوم الديوبندية وقام لشرح مشكلاتها وفتح مغلقاتها وجمع شواردها وقيد اوابدها فجاءت بحمد الله تملأ الابصار والبصائر نورا والقلوب والخواطر بهجة وسرورا واني لارجو من فضل الله جل مجده ان يعم نفعها ويسهل فهمها والله الميسر وصلى الله تعالى على خير خلقه سيدنا ومولينا محمد وآله وصحبه اجمعين

وانا العبد الضعيف حبيب الرحمن الديوبندي العثماني
مفتي العدالة العالية بحيدرآباد حرره يوم الخميس لثمانية
عشر خلت من شهر المحرم الحرام سنة خمس واربعين وثلثمائة والف ١٣

صورة ما قرظه العلامة الاوحد العلم الشهير المفرد الذي جعله الله تعالى كعبة الادب التي تشد اليها الرحال وتضرب اليها اكباد المطي والجمال مولانا محمد اعزاز علي اسبغ الله عليه انعامه الخفي والجلي شيخ الادب بدار العلوم الديوبندية

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي اخرج الانسان من كتم العدم وعلمه ما ينفعه ما لم يعلم ادبه فهذبه باصناف الآداب والحكم وخصه بالخصائل الحميدة والاخلاق والشيم مد اعليه من غوادي جوده شآبيب

المنعم لآلائه الدائم وارسل اليه من هو افصح فصحاء العرب والعجم صاحب جوامع الكلم النبي الامي الهاشمي
بحر الجود والكرم صاحب البراعة والبلاغة عظيم الخلق جميل الشيم رحيم على المؤمنين شفيع الامم الخيرات
من جوامع كلمه مصابيح العدن تاريخ القحطان كلهم صلى الله عليه وعلى آله وصحبه احزاب الله هداة
الناس ومدافع الظلم. **اما بعد** فان علم الادب واللغة من انفس ما يحتاج اليه ارباب الحلوم والنحو وصحف
العلوم والنهى واهل النهى والتقى وهو انفع افاضة وافادة وارفع رتبة وزيادة بل هو اشرف العلوم
كلها سوى علوم الدين وبه تحصيل المتانة والرزانة في جميع الضروريات بفضل رب العلمين ثم حل
البراهين والحجج على فضله وجلالة لما انه مما يحصر عليه المهارة والممارسة والقرن والمزاولة فيما يتوقف
به علوم الشريعة من الحديث الكلام المجيد تفسيره والتاويل فيه بل التفطن والتمرن في جميع العلوم
من المعقول والمنقول يتوقف على العلوم الادبية العربية اذ به يسهل صعابها ويذلل شعابها وتقتنص
منه شواردها وتهتدي الى مواردها الحق (والحق اقول) ان هذا العلم المنيف والفن الشريف عمت
محاسنه وفوائده وجلت منافعه وعوائده لا يعلمه الا من هو ذو حظ عظيم والذوق السليم والطبع
المستقيم - لا سيما الكتاب المقبول المشهور بين الانام مطمح انظار الخواص والعوام مطرح افكار الادباء
العظام ومزال اقدام الكبار والكرام المعروف في الاكناف المنظور اليه في الاطراف الجامع للغرائب
المعدن للعجائب خزينة اللغة والادب ومخزن نوادر لسان العرب المتداول بايدي العربية اعني
به المقامات الحريرية للماهر البصير الامام الهمام الحبر النحرير المقدام القمقام - مالك ازمة اللغات
العربية الحاذق الفطن الفارس السابق في الميادين الادبية اي محمد القاسم بن علي بن محمد بن عثمان
الحريري البصري رحمه الله لما كان اشهر الكتب الادبية تداولا - واعرفها تعاملا وادخلا في
المدارس الهندية ولم يكن شرحا يشرح يظهر به خباياه وخفاياه. وتكشف به عماياه
من زواياه - ولم يطبع بحيث يكون شفاء للغليل وشفاء للعليل - قام العالم الفاضل الفاضل
الكامل العلامة الاديب والفهامة اللبيب الماهر في العلوم العربية البارع في الفنون الادبية
صاحب الدرس والافادة والتدريس مولانا الحافظ محمد ادريس الكاندهلوي المدرس في
دار العلوم الديوبندية - صانها رب البرية عن البلية - بتحليته وحاشية حاسرا عن ساعده
مشمرا عن ساق جده وعلق عليه تعليقا رشيقا - بل علقا نفيسا انيقا جزاه الله عنا وعن
سائر المؤمنين خير الجزاء آمين -

والحق ان الذي به الفاضل المذكور مما يجلو الهموم ويكشف الغموم ويسر الخواطر ويقر النواظر يفيد
الفارع والبارع ويغني الفارغ والشارع يحير الناثر ويبتهج الناظر مثل الشاعر الماهر وانه لم يترك
دقيقة في حل عويصاته ومشكلاته وفتح مغلقاته ومعضلاته سهل اوعاره وكشف استاره واتى
انواره ونوه انواره (انواره) معتبرا بالبيان العجيب مغلقا بالتبيان الغريب حتى صار ذلك الكتاب
من حسن جده وجهده به ما كان خفيا في مرتقى صعب كعروس من عرائس الشرح استقر درشيقة ا ولطيفة
من لطائف صواحب خدور شريفة عليها قلائد الفوائد ما احلاه واجلاه من كتاب ينفع الله به العلماء
والطلاب آمين يا رب العلمين *

وانا عبده محمد اعزاز علي غفرله

صورة ما حرره الذكي اللوذعي والفاضل الالمعي . احمد الاقران في الفكر والنظر . اوحد الاكارم في ميادين المكارم والفخر . حائز قصبات السبق في مضمار الصناعتين النظم والنثر . مولينا الشيخ احمد بن عابد المدني . المدرس بالحرم النبوي التنزيل بلدة حيدر آباد صانها الله تعالى وصان سلطانها عن كل شر وفساد .

الحمد لله الذي رفع مقامات انبيائه . وخصص من بينهم سيدنا محمدا صلى الله عليه وسلم بجزيل عطائه . فاعطاه قرانا عربيا معجزا غير ذي عوج . واوضح به الطريق وحاز به اذواء المهج . والصلاة والسلام على من فتكت البراعة بركابه . وجرت اليراعة بالثناء على على جنابه . وعلى آله الذين تسنموا اوج المجد في الادب . واصحابه الذين تفقهوا في علم اللغة وفازوا منه بالارب . **وبعد** فان كتاب المقامات للعلامة الشيخ ابي القاسم الحريري الموصوف بجودة السبك في الصياغة . الذي توحد بين اضرابه في البلاغة . وعرف فضله كل ناطق بالضاد عظم شأنه في الادب وعم من شاء غيض فضائله فهو ان كان سهل المشرع لكنه سهل ممتنع . وقد وفق الله العالم العلامة والحبر المدقق الفهامة مولينا الشيخ محمد ادريس الكاندهلوي المدرس بدار العلوم الديوبندية . بالتعليق عليه بحاشية جليلة المعاني دقيقة المباني تجاوز كل من الاطناب والاخلال ووسطا بين الاطناب والايجاز قلوبها المولى رحمه الله تعالى المقرونة بما عنيته ولعقد له هامة بالشكر تصدع . مدى في كل عصر ومصر . وحفظه الله تعالى لخدمة العلم واللغة وألبسه من كل خير اسبغه . ومن عليه بمجاورة سيد الكونين وحفظ له بجاهه وبلغه في الدارين آماله

آمين آمين لا ارضى بواحدة	حتى اضم اليها الف آمينا

ومما قلته في حضرته وفي التعليق المذكور نظما . قولي

لله در ابي النعمان ادريس	وما يعانيه من علم وتدريس	قد علق الشرح جيد الرأي على	سبك الحريري كالياقوت في الروس
أزان المقامات في تعليقه ابدا	أزاح عنها غيوم الجهل والبوس	فالله يحفظه للعلم ما التجئت	اهل المقامات لمصباح وقاموس

قاله بفمه ورقمه بقلمه اقل طلبة العلم الشريف بالحرم النبوي المنيف احمد بن عابد المدني . ٢٠ محرم الحرام سنة ١٣٤٥

صورة ما قرظه مولانا العلامة الفاضل المجتهد الكامل . والعالم العامل العابد الزاهد ذي القلب الخاشع المتورع الذي لبس صنوف التقوى مسارع مولانا احمد الاحمد الشنقيطي المهاجر المدني المدرس بالحرم النبوي التنزيل ببلدة حيدر آباد دكن صانها الله وصان ملكها عن آفات الزمن .

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي اشاد منار احكامه بالعلماء العاملين الاعلام . وفقهم لخدمته الاصول منها والفروع بحيث نادى من المراسم الربوع . وجعلهم ورثة الانبياء . وهم البررة والاتقياء . وجعلهم محامين في كل عصر عن حوزة الدين ينفون عنه تحريف الغالين وانتحال المبطلين وتاويل الجاهلين . والصلوة والسلام على واسطة عقد الانبياء والمرسلين عليهم وعلى آلهم واصحابهم والتابعين لهم باحسان الى يوم الجزاء والدين . وبعد فقد اطلعت على التعليق العزيز والنظر الوجيز الذي جادت به قريحة مولانا العلامة التحرير والنحرير ابي النعمان الشيخ محمد ادريس النبيل ابن العالم العامل الشيخ اسماعيل على مقامات اديب الزمان في البلاغة . وحكيم الادب في الصياغة مولانا المرحوم الشيخ ابي القاسم الحريري التي هي مدار الادب وغاية الانظار في لغة العرب فوجدته يملأ القلوب نورا والعيون بهجة وسرورا وفقه الله تعالى لامثاله على الدوام وجعل بعينه التوكل الاتمام آمين .

احمد الاحمد العلوي الشنقيطي المهاجر المدني . ٢١ محرم الحرام سنة ١٣٤٥

بسم الله الرحمن الرحيم

صورة ما قرظه الحبر الفهامة والبحر النحرير زبدة الكملاء عمدة الفضلاء الكرام رأس العلماء الاعلام وفخر المتكلمين وقدوة المفسرين مولانا الشيخ شبير احمد العثمانى متع الله بفيوضه الاقاصى والادانى

الحمد لله الذى خلق اللوح والقلم وعلم الانسان ما لم يعلم والصلوة والسلام على رسوله محمد الذى ارسل الى العرب والعجم واله واصحابه الذين هم بحور العلوم والحكم

اما بعد

فان علم الادب وصناعة اهل العرب هذا فضتهم والذهب وسنانهم والعضب به يمتازون عن جميع العالم وان لم يكن عندهم دينار ولا درهم، ولا بد منه لمن اراد الاطلاع على غوامض الكتاب وعلومه والتعرج على سمائه ونجومه، وعلى معارف الاثار والسنن بل فى كل علم وفن لكن هبت رياح الجهل على مصابيحه فخبت، وتوسطت ارض الغفلة على شموسه فكسفت وصار نهاره كالليل المظلم ولا تسأل عن ليله المدلهم، من علينا العالم البارع التقى النقى والفاضل الفارع الذكى المزين لمسند التدريس المولوى الحافظ محمد ادريس بان انتدب لتحشية المقامات للامام ابى القاسم الحريرى رحمه الله تعالى فحشاها وشرح مشكلاتها ووشاها وكشف مغلقاتها بحيث يعم نفعها ويسهل فهمها فلله الحمد والمنه وبه التوفيق والعصمة

العبد

شبير احمد العثمانى عفا الله عنه

١١- ذو القعدة ١٣٤٥ھ

(حاشیہ کے کل حقوق محشی کے لئے محفوظ ہیں)

مقامات حریری محشی بحاشیہ جدیدہ

اس سے قبل متعدد بار مقامات حریری حاشیہ کے ساتھ طبع ہوئی مگر جن امور کو اس حاشیہ میں ملحوظ رکھا گیا ہے غالباً وہ کسی دوسرے حاشیہ میں ملحوظ نہیں رکھے گئے

خصوصیات حاشیہ حسب ذیل ہیں

(۱) اول کتاب کا نہایت سلیس اور سلجھی ہوئی عبارت میں حل کیا ہے

(۲) مفرد کے جمع اور جمع کے مفرد بتلا دئے گئے ہیں۔

(۳) ابواب اور مصادر اور صلات افعال اور طریق استعمال بھی بتلایا گیا ہے

(۴) معنی حقیقی اور معنی مجازی میں مناسبت اور مترادفات کا باہمی فرق بھی واضح کر دیا گیا ہے

(۵) ابواب اور مصادر اور جمع اور مفرد اور صلات افعال وغیرہ وغیرہ ان سب امور کا اثبات قران عزیز کی آیات اور کہیں کہیں احادیث نبویہ سے بھی کیا گیا ہے

(۶) یہ تمام تحقیقات لغۃ کی معتبر کتابوں اور ائمہ کبار کی تصنیفات سے لیگئی ہیں مثلاً لسان العرب اور مفردات امام راغب وغیرہ اور ہر حاشیہ کے ختم پر اس کتاب کا حوالہ درج ہے کہ اگر قارئین کرام کو اس میں کوئی غلطی یا سہو معلوم ہو تو اصل سے مراجعت کرنیکے بعد تصحیح فرمالیں واللہ اعلم قیمت فی نسخہ ہے

محمد ادریس کاندھلوی مدرس دار العلوم دیوبند کان اللہ لہ ولوالدیہ

To: www.al-mostafa.com